إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

الحمد للہ یہ کتاب مستطاب لاجواب جس میں دو نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کا رد بالغ
اور ملا نذیر حسین صاحب دہلوی کی اجتہاد دانی و حدیث دانی کا کشف بازغ ہے مسمّٰی بنام تاریخی

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۳ ھ ۱۳

ملقب بلقب تاریخی

حجۃ الحین علیٰ نذیر حسین

۱۳ ھ ۱۳

از تصانیف جلیلہ حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت ناصر ملت عالم اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ
صاحب الحجۃ القاہرہ اعلیٰحضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب فاضل قادری برکاتی بریلوی دام ظلہ و عم فضلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بریلی محلہ قرولان | مستفتی | یکم رجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سفر کے قدر [illegible] قصر النماز آدمی [illegible]

[illegible]

فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصلاۃ علی النبی [illegible]

نحفظ بها [illegible] [illegible]

الصلوات [illegible] [illegible]

[illegible] العلماء [illegible]

لا سیما الامام المقدم [illegible]

[illegible] سراج الامۃ [illegible] علم الشرع [illegible]

ثم اجعلنا انصار اللہ اتباعه ورزقنا اتباعه متبوعا تابعا وعلينا معهم

یا ارحم الراحمین آمین یا کریم الٰہ

الجواب

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ارشاد سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے نماز کی صحت نہ اُسکے بعد تاخیر کی اجازت ظہر عصر عرفہ و عشاین مزدلفہ کے سوا دو نمازون کا قصداً ایک وقت مین جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسیطرح جائز نہین قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اُسکی ممانعت پر شاہد عدل ہین یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المومنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا ابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام و خلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز و امام سالم بن عبد اللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمرو بن دینار و امام حماد بن ابی سلیمان و امام اعظم ابو حنیفہ اجلہ ائمہ تابعین و امام سفین ثوری و امام لیث بن سعد و امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف و امام ابو عبد اللہ محمد الشیبانی و امام زفر بن الہذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین و امام عبد الرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک و امام عیسی بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین محققین مذاہب

یہ ہی کہ جمع میں ...

صوری بھی کہتے ہیں ...

ظہر کے آخر وقت میں پڑھی ...

پڑھ لی جو تین تو دونوں ...

میں دیر کی یہانتک کہ شفق ڈوبنے پر ...

ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی ...

جائز ہے ہمارے علماے کرام رضی اللہ تعالی عنہم ...

میں ہے للمسافر ...

وغیرھا ای ان تصلی فی ...

کا تو یہ خاص جزئیہ ہے کہ اسیطرح تاخیر ظہر کر ...

میں تو کوئی وقت کراہت نہیں کما صرح ...

علیہ ردالمحتار بخلاف مغرب کہ اُسکی ...

فی البحر والدر وغیرھما ...

ظہر میں بھی کتاب الحج میں نظر فقیر سے گزرا ...

النضا میں کلام امام ہمام صاحب المذہب ...

ابو حنیفہ اور تالیف امام ...

عنہم اجمعین فرماتے ہیں قال ابو حنیفہ ...

فی السفر فی الظہر والعصر والمغرب ...

وقتھا ثم یصلی ویعجل العصر ... وقتھا فیصلی ...

المغرب والعشاء يؤخر المغرب الى اخر وقتها فيصلى قبل ان يغيب الشفق وذلك اخر وقتها
ويصلى العشاء فى اول وقتها حين يغيب الشفق فهذا الجمع بينهما قال ابو حنيفه
رحمه الله تعالى من اراد ان يجمع بين الصلاتين بمطر او سفر او غيره فليؤخر الاولى منهما حتى تكون
فى اخر وقتها ويعجل الثانية حتى يصليها فى اول وقتها فيجمع بينهما فتكون كل واحدة
منهما فى وقتها انتهى کلام برکت نظام امام کرام رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم سے ظاہر ہوا
کہ جواز جمع صوری صرف مرض وسفر پر مقصور نہیں بضرورت شدت بارش بھی اجازت
ہے مثلا ظہر کے وقت مینہ برستا ہو تو انتظار کرکے آخر وقت حاضر مسجد ہوں جماعت
ظہر ادا کریں اس وقت عصر پر تیقن ہوتے ہی جماعت عصر کرلیں کہ شاید شدت مطر
بڑھ جائے اور حضور مسجد سے مانع آئے مطر شدید میں تنہا گھر پڑھ لینے کی
بھی اجازت ہے تو اس صورت میں تو دونوں نمازوں کے لیے جماعت و مسجد
کی محافظت ہے واللہ تعالی اعلم دوسری قسم **جمع وقتی** جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں
اقول یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی
صورت میں ہے ورنہ جمع اپنے اصل معنے پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی
اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع
صوری ہی ہے کہ ان میں تداخل محال تو جب ملینگے صورۃ ملینگے اور معنے جدا جدا فافہم فانہ
نفیس جدا اس جمع کے یہ معنے ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے
جسکی دو صورتیں ہیں **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھکر اسکے
ساتھ ہی متصلا بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں **جمع تاخیر** کہ
پہلی نماز مثلا ظہر و مغرب کو باوصف قدرت و اختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا

وقت حمل جائیگا [illegible]

اسوقت کی نماز ادا کریگا [illegible]

صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ مین جائز ہے اول مین تقدیم [illegible]

عام ازین کہ وہ مسافر ہون یا خاص ساکنان مکہ [illegible] وغیرہ [illegible]

سے ہے نہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر جمع ظہر و عصر [illegible]

تخصیص نہین جتنی نماز دن تک مشغولی جہاد یا شدت مرض یا غشی وغیرہ کے سبب [illegible]

نکلے ناچار سب قضا ہو جائینگی اور وقت قضا ہے بحالت عدم سقوط ادا [illegible]

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے

غزوہ خندق مین ظہر و عصر و مغرب و عشا سب عشا کے وقت پڑھین ان کے سوا کبھی

کسی شخص کو کسی حالت مین کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہین اگر جمع تقدیم

کریگا نماز اخیر محض باطل و ضائع و ناکارہ جائیگی جب اسکا وقت آئیگا [illegible]

پر رہیگی اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا [illegible] اگرچہ [illegible]

وقتین پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائیگا یہ تفصیل ہے [illegible]

دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلاۃ کا مسئلہ متفق علیہا [illegible]

ہر کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلا شبہہ حرام [illegible] جمع [illegible]

وقت پڑھ لینگے حرام قطعی ہے [illegible] ظہر یا مغرب عشا [illegible] عصر [illegible]

ادا کر لینگے حرام ہونا لازم اور وقت سے پہلے [illegible]

کوئی آدھی رات صبح کی نماز پھر دن چڑھے ظہر [illegible]

ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا [illegible]

یہ کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ سے جمع منقول اُسمین صراحۃً
وہی جمع صوری مذکور یا مجمل ومحتمل اُسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب مین
اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہین جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہین کہ اُسپر
کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے جمع تاخیر مین احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثین
ایسی آئین جنسے بادی النظر مین دھوکا ہو مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے
نظر انصاف کیجائے فوراً حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اُسی جمع صوری
کی خبر دے رہی ہین غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلا
قائم نہین بلکہ بکثرت صحیح حدیثین اور قرآن عظیم کی متعدد آیتین اور اصول شرع کی واضح
دلیلین اُسکی نفی پر حجت مبین یہ **اجمال** کلام و دلائل مذہب ہے لہذا یہ مختصر کلم چار
فصل پر منقسم **فصل ۱** مین جمع صوری کا اثبات جمیل **فصل ۲** مین شبہات جمع
تقدیم کا ابطال جلیل **فصل ۳** مین جمع تاخیر کی تضعیف واضح البینات **فصل ۴** مین
دلائل نفی جمع وہدایت التزام اوقات اس مسئلے پر ہمارے زمانے کے امام لامذہبان
مجتہد نامقلدان مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی میان نذیر حسین صاحب دہلوی
ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر مین اپنی
چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا مباحث مسئلہ مین اگلے پچھلے مالکیون شافعیون
وغیرہم کا اُلٹا پلٹا اُلجھا سلجھا جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہان کہین ملا سب جمع
کرلیا اور کھلے غزانے احادیث صحاح کو رد فرمانے رواۃ صحیحین کو مردود بتانے
بخاری ومسلم کی صدہا حدیثون کو واہیات بتانے محدثی کا بکھیڑا عمل بالحدیث کا
دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے اُڑانے مین رنگ رنگ سے

لغیر و نظیر ...

بالحدیث و لیاقت ...

عصر و علمائے وقت ...

تعقبات کثیرہ و بسیطہ ... والاجل ...

پر افاضات ... ہو رہے ... منصف ...

اور مجھے ع کم ترک الاول للآخر ...

مناظرہ بلکہ اکثر ان کے ماورا میں بھی جتنا عدد بحمدہ تعالی اس وقت تک ...

متجاوز ہے ہمیشہ التزام رہا ہے کہ ... کے ...

سابقین سے کم کام لیا جائے ... الوسع ... اپنے ہی ...

جلوہ دیا جاتے ع کہ جلوا ...

مخالف میں امور مذکور بھی ہوتے ہیں کہ ...

واضحات متبادر اولی الفہم ہیں کہ ذہن ...

انصافا ان میں سابق و لاحق دونوں ...

میں انکا ذکر نظر سے گزرا اپنی طرف نسبت ...

وتہذیب و ترصیف و تقریب و حذف ...

پائیگی اور کچھ نہو تو انشاء اللہ تعالی طرز بیان ہی ...

بیان ہے جس سے بحمد اللہ تعالی ...

الودود اہل حسد جس سے پڑھا ہیں ...

بلیغ جناب استطاب حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی حاجی قاری ... صاحب ... ادام اللہ تعالی ...

... اس وقت تک ... سے متجاوز ...

فرمائینگے بعونہ تعالیٰ عیاں موافق بیان پائینگے باآنہمہ اس اعتراف سے چارہ نہیں کہ
الفضل للمتقدم خصوصاً علمائے سلف رضی اللہ تعالیٰ عنا باکرامہم وحشرنا فی زمرۃ
خدامہم کہ جو کچھ ہے انھیں کی خدمت کلمات برکت آیات کا نتیجہ اور انھیں کی بارگاہ
دولت کا حصہ رسد ملتا ہوا صدقہ ع اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ہاں ہاں
ہاں یہ کفش برداری خدام درگاہ فضائل پناہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ اعلم العلماء الربانیین
افضل الفضلاء الحقانیین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ بقیۃ السلف المصلحین حجۃ الخلف
المفلحین آیۃ من آیات رب العلمین معجزہ من معجزات سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم
وبارک وسلم اجمعین فی ہی التصنیفات الرائقہ والتحقیقات الفائقہ والتدقیقات الشائقہ تاج
المحققین سراج المدققین اکمل الفقہاء المحدثین حضرت سیدنا الوالد الماجد الاماجد اطیب الاطائب
مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی
بریلوی قدس اللہ سرہ وعمم برہ وتمم نورہ واعظم اجرہ واکرم نزلہ وانعم منزلہ ولاحرمنا سعفہ
ولم تفتنا بعدہ کا ہے والحمد للہ دہر الداہرین ہاں ہاں یہ ادنیٰ خاکبوسی آستان رفیع
فلان منیع بندگان بارگاہ عرفان پناہ اقدس حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت اعرف
العرفاء الکرام مرجع الاولیاء العظام السحاب الہامر بفیض القادر والعباب الزاخر بالفضل الباہر
ذو القرب الزاہر والعلو الظاہر والنسب الطاہر ملحق الاصاغر بالجلۃ الاکابر معدن **البرکات**
مخزن الحسنات من **آل محمد** سید الکائنات علیہ وعلیہم افضل الصلوات وارث النجدات
من حمزۃ الخیرات القمر المستبین بالنور المبین من **شمس الدین ابی الفضل** المعظم
والشرف الکریم سیدنا و مولانا وملجانا و ماوانا شیخی ومرشدی کنزی و ذخری
لیومی وغدی اعلیحضرت **سیدنا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی** فاطمی

حسینی قادری برکاتی [illegible]

واشرق علینا من نورہ التام [illegible]

بفضل سید علیہ وعلی آبائہ الکرام [illegible]

بت خدا ہے بگو ا ہمہ بندہ ولی قوم خدا [illegible] کیر کہنا [illegible]

یہی طریقہ رعایت پائیگا و کہنا [illegible] آرہ بجے [illegible] کانی [illegible]

المناب سمجھا جائیگا کہ مقصود اظہار احقاق ہے [illegible] ادراق آل [illegible] فضل

کے ادعائی بول یکسر برعکس ہیں سا[illegible]ت سے سب قابل کس ہیں [illegible]

ناثابت ثابت کو ثابت ساکت کو ناطق ناطق کو ساکت تحسین [illegible]

تحریف کو توجیہ توجیہ کو تحریف مؤول کو مفسر مفسر کو معطل [illegible] صریح [illegible]

کہا اول تا آخر کوئی دقیقہ تحکم ومکابرہ وتعصب ومابرہ کا نہ [illegible] بعونہ تعالے

غر مجدہ ہر فصل میں قول فصل وحق اصل آل قاہرہ و بیانات باہرہ ظاہر [illegible]

الضاف سالم وصاف ہو تو مخالف منکر [illegible] متر [illegible]

حلے اللہ لعزیز ان ذلک علی اللہ بیسیر [illegible]

تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں رسالہ آپکے پیش [illegible]

ع فی طلعۃ الشمس ما یغنیک عن زحل [illegible]

اپنے موافق کہیں چودہ[١٤] کہیں پندرہ[١٥] صحابیوں سے [illegible]

بگاڑ کر کسی کیطرف پلٹے اور چار سے زیادہ ظاہر [illegible]

کچھ لگتی ہوئی بات ہے تو صرف ایک سے [illegible]

صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم سے لاؤنگا ملاجی صرف چار حدیثیں [illegible]

[illegible] ١٢

مفید دکھا سکے جنہیں حقیقۃً کوئی بھی اُنکے مفید نہیں اور آیت کا تو اُنکی طرف نام بھی نہیں
مین بحول اللہ تعالیٰ اُن سے دونی آیتیں اور دس گنی حدیثیں اپنی طرف دکھا دونگا مین یہ بھی
روشن کر دونگا کہ حنفیہ کرام پر غیر مقلدون کی طعنہ زنی ایسی پوچ و لچر بے بنیاد ہوتی
ہے مین یہ بھی بتا دونگا کہ ان صاحبون کے عمل بالحدیث کی حقیقت اتنی ہے مین یہ بھی دکھا دونگا
کہ ملاجی صاحب جو آجکل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہین اُنکی حدیث دانی ایک متوسط
طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے کل ذلک بعون الملک العزیز القریب المجیب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وھذا اوان الشروع فی
المقصود متوکلا علی واھب الفیض والجود والحمد للہ العلی الودود والصلوٰۃ
والسلام علی احمد محمود محمد وآلہ الکرام السعود آمین

فصل اول طلوع فجر نوری بہ اثبات جمع صوری

حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلاً محل
کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفیہ ہے اسمین صاف صریح جلیل و صحیح احادیث
مروی مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی بکمال شوخ چشمی نے نقط سنادی کہ کوئی
حدیث صحیح ایسی نہین جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر مین کیا کرتے تھے
بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو حدیث اجلیل و عظیم حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما کہ اُس جناب سے مشہور و مستفیض ہے جسے امام بخاری و ابو داود
و نسائی نے اپنی صحاح اور امام عیسےٰ بن ابان نے کتاب الحجج علی اہل المدینہ اور امام طحاوی
نے شرح معانی الآثار اور ذہلی نے زہریات اور اسمٰعیلی نے مستخرج صحیح بخاری مین بطرق
عدیدہ کثیرہ روایت کیا فالبخاری والاسمٰعیلی والذہلی من طریق اللیث عن

سعد یونس عن الزہری و النسائی من طریق ... بن شمیل عن کثیر بن قاروند کلاہما عن سالم و النسائی ... عن ابی عامر العقدی و الفقیہ فی الجم التام عن العطاف ... فضیل بن غزوان و عن عبد اللہ بن العلاء و ایضا من ... عن الولید و الطحاوی عن بشر بن بکر ہؤلاء الثلثۃ عن ابن جابر و الطحاوی عن اسامۃ بن زید خمستہم اعنی العطاف و فضیلا و ابن العلاء و جابر و اسامۃ عن نافع و ابو داؤد عن عبد اللہ بن واقد و الطحاوی عن اسمٰعیل بن عبد الرحمن ارعتہم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقیر غفرلہ تعالیٰ لہ نے جسطرح یہاں جمع و تلخیص طرق کی اکمال الحجۃ و ایضاح المحجۃ کے لیے ان کے اکثر نصوص و الفاظ بھی وارد کرے و باللہ التوفیق سنن ابو داؤد میں بسند صحیح ہے حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن نافع و عبد اللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم و اللیلۃ مسیرۃ ثلث یعنی نافع و عبد اللہ بن واقد دونوں تلامذہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا چلو یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشا پڑھی پھر فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا

مین نے کہا ابن عمر نے اُسدن رات مین تین راتدن کی راہ قطع کی ابو داود نے فرمایا
رواہ ابن جابر عن نافع نحو ھذا باسنادہ حدثنا ابرھیم بن موسی
الرازی انا عیسی عن ابن جابر بھذا المعنی ورواہ عبد اللہ بن العلاء
عن نافع قال حتی اذا کان عند ذھاب الشفق نزل فجمع بینھما یعنے جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُترکر دونون نمازین جمع کین نسائی کی روایت
بسند صحیح یون ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنی نافع
قال خرجت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر یرید ارضا لہ فاتاہ ات
فقال ان صفیۃ بنت ابی عبید لما بھا فانظر ان تدرکھا فخرج مسرعا
ومعہ رجل من قریش یسایرہ وغابت الشمس فلم یصل الصلاۃ وکان
عھدی بہ وھو یحافظ علی الصلاۃ فلما ابطأ قلت الصلاۃ یرحمک اللہ
فالتفت الی ومضی حتی اذا کان فی اخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء
وقد توارے الشفق فصلی بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل بہ السیر صنع ھکذا یعنی نافع فرماتے ہین عبد اللہ
بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لیے جاتے تھے کسینے آکر کہا آپکی زوجہ صفیہ بنت
ابی عبید اپنے حال مین مشغول ہین شاید ہی آپ انھین زندہ پائین یہ سنکر بسرعت
چلے اور اُن کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور مین نے
ہمیشہ اُنکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی مین نے
کہا نماز خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہولئے جب شفق کا
اخیر حصہ اترکر مغرب پڑھی پھر عشا کی تکبیر اس حال مین کہی کہ شفق ڈوب چکی اُسوقت

عشا پڑھی پھر ہماری طرف ... رسول ...
سفر مین جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے ... امام طحاوی نے ...
حدثنا ربیع المؤذن ثنا بشر بکر قال ابن جابر ...
نسائی نے بسند صحیح الطریق اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا العطاف بن
ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف
بن خالد المخزومی اور امام نسفیہ نے حجج مین بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف
بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکة
حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجته فقیل له انها فی الموت
فاسرع السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانه فصلی فلما کان تلک
اللیلة نودی بالمغرب فسار حتی امسینا ظننا انه نسی فقلنا الصلاة فسکت
حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء
ثم اقبل علینا فقال هکذا کنا نصنع مع رسول الله صلی الله تعالی علیه
وسلم اذا جد بنا السیر یعنے امام نافع فرماتے ہین راہ مکہ مین ابن عمر رضی الله
تعالی عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی اتر کر مغرب پڑھی ...
اب عشا پڑھی پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا ہم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب چلنے مین کوشش ہوتی تھی امام عیسی بن ابان
نے اسے روایت کر کے فرمایا وهکذا انا ... الجمع ...
ان یصلی الاولی منهما فی آخر وقتها ...
عبید الله بن عمر رضی الله تعالی عنہما ...

علیہ وسلم یعنی دو نمازین جمع کرنے مین یہی طریقہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اُسکے آخر وقت اور پچھلی کو اُسکے اول وقت مین پڑھے جیسا
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سے روایت فرمایا) نیز امام طحاوی نے اور طریق سے یون روایت کی حدثنا
فہد ثنا الحمانی ثنا عبداللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع وفیہ
حتی اذا کان عند غیبوبۃ الشفق فجمع بینھما وقال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع ھکذا اذا جد بہ السیر یعنی جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُترکر دونون نمازین جمع کین اور فرمایا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو یون ہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر مین جلدی ہوتی) یہ
طرق حدیث نافع عن عبداللہ عن النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے تھے اور صحیح
بخاری ابواب التقصیر باب ھل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء مین ان
سے حدثنا ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی
سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلٰوۃ المغرب حتی
یجمع بینھا وبین العشاء قال سالم وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ
السیر ویقیم المغرب فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم
العشاء فیصلیھا رکعتین الحدیث آگے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر مین
بطریق مذکور وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ السیر تک روایت کرکے
فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال سالم کان ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما الجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم
واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امراته صفیة بنت ابی عبید فقلت
له الصلوة فقال سر فقلت له الصلوة فقال سر حتی سار میلین او
ثلثة ثم نزل فصلی ثم قال هکذا رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یصلی
اذا اعجله السیر وقال عبد اللہ رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم
اذا اعجله السیر یؤخر المغرب فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث
حتی یقیم العشاء فیصلیها رکعتین الحدیث ان دونون روایتون کا حاصل
کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما ایام حج مین ذی الحجہ کی دسوین رات مزدلفہ مین مغرب
وعشا جمع کرکے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لیگئے تھے تو
یون کیا کہ مغرب کو آخر کیا مین نے کہا نماز فرمایا چلو مین نے پھر کہا نماز فرمایا چلو
دو تین میل چلکر اُترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا مین نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو دیکھا کہ جب سفر مین جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کرکے تین رکعت
پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشا کی اقامت فرماکر دو رکعت
پڑھتے نسائی کے یہان یون ہے اخبرنی محمد بن عبد اللہ بن بزیع
حدثنا یزید بن زریع حدثنا کثیر بن قاروندا قال سألت
سالم بن عبد اللہ عن صلوة ابیه فی السفر وسألناه هل کان یجمع بین شیء
من صلوته فی سفره فذکر ان صفیة بنت ابی عبید کانت تحته فکتبت
الیه وهو فی زراعة له انی فی اٰخر یوم من ایام الدنیا واول یوم من الاٰخرة
فرکب فاسرع السیر الیها حتی اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن

الصلاۃ یا ابا عبدالرحمن فلم یلتفت حتی اذا کان بین الصلاتین نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاۃ فقال کفعلک فی صلاۃ الظہر والعصر ثم سار حتی اذا اشتبکت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم انصرف فالتفت الینا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا حضر احدکم الامر الذی یخاف فوتہ فلیصل ہذہ الصلاۃ

خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میں دم واپسین ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما شتابان چلے نماز کے لیے ایسے وقت اُترے کہ ظہر کا وقت جانیکو تھا اور عصر کا وقت آنیکو اُسوقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لیے اُسوقت اُترے جب تارے خوب کھل آتے تھے (جسوقت تک بلا عذر مغرب میں دیر لگانی مکروہ ہے) اُسے پڑھکر عشا پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسیکو ایسی ضرورت پیش آئے جسکے فوت کا اندیشہ ہو تو اسطرح نماز پڑھے نیز اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبرنا عبدۃ بن عبدالرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قارَوَندا قال سألنا سالم بن عبداللہ عن الصلاۃ فی السفر فقلنا اکان عبداللہ یجمع بین شیئ من الصلاۃ فی السفر فقال لا الا بجمع یعنے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سفر میں کسی نماز کو دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہاں نماز کا ملانا سب کے نزدیک بالاتفاق ہے) پھر وہی حدیث بیان کی کہ اُس سفر میں اس طریق سے نماز

پڑھی تعیین) اس حدیث جلیل سے تین طرق کثیرہ ہیں جب آفتاب ڈوبنے کی روشنی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سفر حال بحالت ضرورت جمع صوری فرمائی ہے اور یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب ہے حدیث ۱ امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں بسند حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار میں بطریق

حدثنا فہد ثنا الحسن بن الربیع ثنا المعافی بن عمران کلاھما عن مغیرۃ بن زیاد الموصلی عن عطاء بن ابی رباح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے راوی قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظھر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے عشا کو اول وقت پڑھتے حدیث ۲۲ ابو داود اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں بسند حسن جید متصل حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابیطالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد عمر بن علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ سے روایت کرتے ہیں ان علیا کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائہ فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع یعنی امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ الاسنے جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول

فرماتے پھر عشا پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسیطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیا کرتے تھے) امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین اس حدیث کی سند کو فرمایا لا باس بہ اسمین کوئی نقص نہین **حدیث ۴** طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن ابی عثمن راوی قال وفدت انا و سعد بن مالک ونحن نبادر للحج فکنا نجمع بین الظہر والعصر نقدم من ہذہ وننخر من ہذہ ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من ہذہ ونوخر من ہذہ حتی قدمنا مکۃ یعنی مین اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ حج کی جلدی مین مکہ معظمہ تک ظہر وعصر اور مغرب و عشا کو یون جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر و عشا جلد **حدیث ۵** نیز امام ممدوح عبد الرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فی حجۃ فکان یوخر الظہر ویعجل العصر ویوخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاۃ الغداۃ مین حج مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر مین دیر فرماتے اور عصر مین تعجیل مغرب مین تاخیر کرتے عشا مین جلدی اور صبح روشن کرکے پڑھتے) امام ممدوح ان احادیث کو روایت کرکے فرماتے ہین وجمیع ما ذہبنا الیہ من کیفیۃ الجمع بین الصلاتین قول ابیحنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی نماز بین جمع کرنیکا یہ طریقہ جو ہمنے اسباب مین اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد کا مذہب ہی رضی اللہ تعالی عنہم الحمد للہ جمع صوری کا طریقہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وحضرت مولی علی وعبد اللہ بن مسعود وسعد بن مالک و

Marfat.com

عبد اللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی

ہوا اور امام لامذہبان کا وہ جبروتی ادعا کہ ایسی کوئی حدیث صحیح نہیں ادلالان سے

بڑھ کر یہ بانگ بیجے کہ یہ روایات جنسے جمع صوری کرتی ابن عمر کی وانع ہو

سب واہیات اور مردود اور شاذ اور مناکیر ہیں اور لبشدت حیا یہ خاص حجت

واقعہ کہ ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کلان رد ہو

سے معلوم ہوتا ہے اپنی سزائے کردار کو پہنچا اب ایضاح مرام وارا حت امام

کو چند افادات کا استماع کیجیے **افادہ اولے** لامذہب ملا کو جب کہ انکار

جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی اور احادیث مذکورہ صحاح مشہورہ صحیح جو

متداول تو نے رد صحاح چارہ کار کیا تھا لہذا ایسی پیرانہ سالی حضرت کے بعض

جلی ملاحظہ ہوں **لطیفہ ا** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جلیل عظیم جو

طریق صحیح مروی سنن ابی داود کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کیا **قول**

اولاً یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے

ہے **ثانیاً** امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ امام احمد نے حسن الحدیث

امام نسائی نے لابأس بہ کہا امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ

نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے میزان میں اصلا کوئی جرح مفسر

اس کے حق میں ذکر نہ کی **ثالثاً** یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن

فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوے کیا و ثبت ... عبارت تقریب

رمی بالتشیع ملاجی کو ایسی سالخوردی و دعوے محدثی آج تک اتنی خبر نہیں

کہ محاورات سلف و اصطلاح محدثین میں تشیع و رفض میں

متناقض ہے زبان متاخرین مین شیعہ روافض کو کہتے ہین خذلہم اللہ تعالیٰ جمیعا بلکہ الحکل کی بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انھین شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہین خود ملاجی کے خیال مین اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کے لیے تشیع کو رافضی بنایا حالانکہ سلف مین جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو انمین افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالی عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضے اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین خود انھین محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ اُنکا تشیع صرف موالات تھا وبس حیث قال محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء هذا الشان وثقہ یحیی بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان متوالیا فقط رابعا ذرا رواۃ صحیحین بچھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی کیا بخاری ومسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے اُن کے رواۃ مین بیس سے زیادہ ایسے لوگ ہین جنھین اصطلاح قدما پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا یہانتک کہ تدریب مین حاکم سے نقل کیا کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ دور کیون جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع مین شیعی صرف بمعنے محب اہلبیت کرام اور آپ کے زعم مین معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہین خامسا اُنکے ساتھ ہی حدیث کی متابعتین دو ثقات عدول ابن جابر وعبداللہ بن العلا نے ابوداود ذکر کر دین اور سنن نسائی وغیرہ مین بھی موجود تھین پھر ابن فضیل پر مدار کب رہا

ولکن الجہلۃ لا یعلمون [illegible] لک [illegible]

صدوق عارف لکھا تھا ملاجی نے نقل میں عارف [illegible]

لطیفہ ۲ طرفہ تماشا کہ متابعت جابر جو امام ابوداود نے ذکر کی [illegible] سے [illegible]

ٹال گئے کہ وہ تعلیق ہے اور تعلیق حجت نہیں اب کون کہے کہ کسی سے [illegible]

لیکر دیکھیے کہ ابوداود نے رواہ ابن جابر عن نافع کہکر اُسے یونہیں معلق چھوڑ دیا بلکہ

وہیں حدثنا ابراهیم بن موسى الرازی ثنا عیسی عن ابن جابر

فرماکر موصول کر دیا ہے ولکن النجدیۃ لا یبصرون لطیفہ ۳ امام طحاوی

کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ وہ غریب الحدیث ہو

ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف قال الحافظ فی التقریب اقول واللہ شرم

کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو ایک

بخاری بھی بالا طاق ہے ثانیا صریح خیانت کو دیکھیے کہ تقریب میں صاف

صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے ثالثا محدث جی [illegible]

ہی کسی ذی علم سے سیکھو کہ فلان یغرب اور فلان غریب الحدیث میں [illegible]

رابعا اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف [illegible]

غریب و منکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو خامسا وصف [illegible]

مجرد اغراب باعث رد ہو تو صحیحین سے ہاتھ دھو لیجیے اپنی مبلغ علم تقریب [illegible] دیکھیے

کہ بخاری و مسلم کے رجال میں کتنوں کی نسبت یہی لفظ کہا [illegible]

جو رجال بخاری سے ہیں سادسا ذرا میزان تو دیکھی [illegible]

فیصل ثقہ و ثقہ لا طعن فیہ یعنے بشر بن بکر تنیسی خوب راسخ ثقہ ہیں جن میں اصلا

کسیوجہ سے طعن نہین) کیون شرمائے تو نہ ہو گے ایسی ہی اندھیری ڈال کر جاہلونکو بہکا دیا کرتے ہو کہ حنفیہ کی حدیثین ضعیف ہین ۔ ع شرم بادت از خدا واز رسول ؐ

لطیفہ ۴۱ طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے

رد کیا کہ روایت مین اُس سے خطا ہوتی تھی کہا تقریب مین صدوق یخطئ ۔

اقول ولا اسلمانواس تحریف شدید کو دیکھنا اسناد نسائی مین یہان نام ولید غیر منسوب واقع تھا کہ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنا نافع الحدیث ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب مین اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہین ولید بن مسلم ہین رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب مین ان کی ثقہ ہونیکی شہادت موجود ہان تدلیس کرتے ہین مگر بحمد اللہ اُسکا احتمال یہان مفقود کہ وہ صراحۃً حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع فرما رہے ہین میزان مین ہے الولید بن مسلم ابو العباس الدمشقی احد الاعلام وعالم اھل الشام لہ مصنفات حسنۃ قال احمد ما رأیت فی الشامیین اعقل منہ وقال ابن المدینی عندہ علم کثیر قال ابو مسھر الولید مدلس قلت اذا قال الولید عن ابن جریج او عن الاوزاعی فلیس بمعتمد لانہ یدلس عن کذابین فاذا قال حدثنا فھو حجۃ اھ ملخصا ملاجی ؎ در نباید نکتہ دانان خود فروشی شرط نیست یا سخن دانستہ گو اے مرد عاقل یا خموش ہی تم نے جانا کہ آپکے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا ذرا بتائیے تو کہ آپنے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا اس طفرہ

یعنی ان نام کا رواۃ نسائی مین [illegible]

بن مسلم کیسے جانا اول تو لفظ ان نستا ظرہ جب آپ [illegible]

عمل نہین اور استفادہ پوچھو تو چلے اپنی جانب کا [illegible]

شاگردی کیجیے تو ایک ہی کیا الجونہ تمام بہت کچھ سکھا دین [illegible]

اسمائے مشترکہ مین اکثر جگہ تعیین نکال سکو **ثانیا** بفرض [illegible]

بھی کب مستحق رد ہین امام احمد نے انکی توثیق فرمائی اُن سے روایت کی محدثین کو [illegible]

کرا اُنسے حدیث لکھو ابن عدی نے کہا اذا روی عن ثقۃ فلا باس بہ [illegible] جب

کسی ثقہ سے روایت کرین تو انمین کوئی عیب نہین م اور ابن جابر کا [illegible] ظاہر

ثالثا ذرا رواۃ صحیح بخاری و مسلم پر نظر ڈالے ہوئے کہ انمین [illegible] کی نسبت

تقریب مین یہی صدوق یخطئ بلکہ اس سے زائد کہا [illegible] بیٹھے ہو کہ

صحیحین کا رد ہی کر دو گے **رابعا** صحیح بخاری مین [illegible] روایت

کی تقریب مین انھین بھی کہا صدوق یخطئ [illegible]

خلطہ ابن مہدی تہ بالذی قبلہ [illegible]

کہ جیسے صدوق یخطئ کہا وہ ضعیف نہین [illegible] جہالت

کا رہی مین **لطیفہ** حدیث صحیح نسائی و طحاوی جیسی [illegible]

کو عطاف سے معلول کیا کہ وہ وہمی ہے [illegible]

اولا عطاف کو امام احمد و امام ابن معین [illegible]

کی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہین **ثانیا** [illegible]

وہم مین کتنا فرق ہے **ثالثا** صحیحین سے [illegible]

[illegible] صالح بن رستم المزنی صدوق کثیر الخطاء عبد اللہ بن مسلم [illegible]

کہ آپ کے وہم کے ایسے وہ بھی ائمہ ہین کسقدر ہین رابعا بالفرض یہ سب رواۃ مطعون
ہی ہی مگر جب بالیقین ائمہ ہین کوئی بھی درجہ سقوط مین نہین تو تعدد طرق سے پھر
حدیث حجت تامہ ہے ولکن الوہابیۃ قوم یجہلون **لطیفہ ۶** آپکے امتحان
علم کو پوچھا جاتا ہی کہ روایت طحاوی **حدثنا** فہد ثنا الحمانی **ثنا** ابن المبارک
عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع مین آپنے کہان سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید
عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہی اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح
مسلم و سنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے جسے یحیی بن معین نے کہا ثقہ ہے ثقہ
صالح ہے ثقہ حجت ہی دونون ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہین اور دونون
نافع کے شاگرد پھر منشاء تعیین کیا ہے اور آپکو تو شاید اس سوال مین بھی دقت
پڑے کہ کہان سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبد الحمید صاحب مسند ہے
جسکی جرح آپنے نقل کی اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ اور ابن عدی کا ارجو انہ
لا باس بہ اور ابن نمیر کا ہو اکبر من ہؤلاء کلہم فاکتب عنہ کہنا چھوڑ دیا
اسی طبقہ تاسعہ سے اسکا والد عبد الحمید بن عبد الرحمن حمانی بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے
ہی اور دونون حمانی کہلاتے جاتے ہین کما فی التقریب **لطیفہ ۷** روایت
نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ مین مجہوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی
تو اسے یون کہکر ٹالا کہ وہ شاذ ہے اسلیے کہ مخالف ہی روایات متفق علیہا صحیحین وغیرہما کے
وہ ارجح ہین سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہین سب پر جب کہ موافقت
نہ بن سکے **اقول** ولا شیخین کا نام کس مونہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح
کہتے یہ وہی شیخین تو ہین جو محمد بن فضیل سے حدیثین لاتے ہین جسے تم جارحہ

نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع [illegible]
تھا ثانیا ثالثا لثار العاء یہ وہی شیخین تو ہین جنکے یہان سب کے [illegible]
لانیوالے حدیثوں مین خطا کرنیوالے وہی کتی درجین بھرے ہوئے ہین خامسا [illegible]
شیخین کا دعوے محض باطل ہے جیساکہ بعونہ تعالے عنقریب ظاہر ہوتا ہے لطیفہ
اس حدیث جلیل صحیح کے رد مین ملاجی نے جو جو چالاکیان بیا کیان برتین انکا پردہ
تو فاش ہو چکا جا بجا ثقات کو مجروح فرمایا رواۃ بخاری ومسلم کو مردود ٹھہرایا حدیث
موصول کو معلق بنایا متابعات سے انکھین بند کرلین نقل عبارت مین خیانتین کین معانی
مین تحریف کی راہین لین راوی کو کچھ سے کچھ بنالیا مشترک کو جزافا معین کر دیا جہان
کچھ نہ بن پڑا مخالفت شیخین کا ادعا کیا اب خود حدیث صحیح بخاری شریف کو کیا کرین رجال
بخاری کو رد کر دینا اور بات تھی کہ عوام کو انکی کیا خبر مگر حدیث بخاری کا [illegible] رد
کرنی مین سخت مشکل پیش نظر لہذا یہ چال چلے کہ لاؤ اسے بزور زبان [illegible] مبتلا بچ
موافق بنا لیجیے اسلیے حدیث مذکور باب ہل یوذن [illegible]
چلکر مغرب پڑھنے کا ذکر تھا اپنے ثبوت کی اعاد [illegible]
بھی جاتا ہے کہ بعد دخول وقت مغرب کے دو تین کوس مسافت چلین [illegible]
شفق غائب ہو جاتی ہے اور وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہے اولا [illegible]
کہ کچھ تو دیر پڑھے دو میل کا نو سواہی کوس ہوا اور تین ہی [illegible]
پورے نہین پڑتے ثانیا اقول فریب [illegible]
نہ کیا دو تین کوس مسافت چلین لکھدیا [illegible]
تین کوس چلے ہون ترجمہ کرنے تو کھلتا کہ سوار تھے [illegible]

جنے حدیث ابوداود سے نقل کیا کہ انھون نے اسدن سنہ منزلہ فرمایا تو صرف میل بھر
یا اس سے بھی کم چلنے کی دیر رہگئی اگر پیادہ ہی چلیے تو اتنی دیر مین ہرگز وقت عشا
نہین آتا تو حدیث سے مغرب کا وقت مغرب ہی مین پڑھنا پیدا تھا جسے صاف کایا
پلٹ کر دیا کہ معظمہ اور اسکے حوالی مین جنکا عرض ۲۱ ہین کا الت ۔ ہے غروب شمس سے
انحطاط ۱۸ تک ہر موسم مین ایک ساعت فلکیہ سے زیادہ وقت رہتا ہے اور
پھر مدینہ طیبہ کیطرف جتنے بڑھیے وقت بڑھتا جائیگا کما لا یخفی علی العارف
یا لھیا ہو تو غروب سے گھنٹے بھر بعد بھی نماز مغرب وقت مین ممکن آپکے نزدیک جبکہ
دو میل چلنے مین عشا آجاتی ہے تو لازم کہ اتنی مسافت مین ایک گھنٹہ سے زیادہ صرف
ہونا واجب ہو اور امام مالک موطا مین روایت فرماتے ہین کہ حضرت امیر المؤمنین عثمان
غنی رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ طیبہ مین نماز جمعہ سے فارغ ہو کر سوار ہوئے اور موضع
ملل مین عصر کے لیے اترے مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابن
ابی سلیط ان عثمن بن عفان صلی الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل ملل مدینہ
طیبہ سے سترہ میل ہے کما فی النہایۃ بعض نے کہا اٹھارہ میل کما حکاہ الزرقانی
ابن وضاح نے کہا بائیس میل کما نقلہ عن ابن رشیق عن ابن وضاح بلکہ بعض
نسخ موطا مین خود امام مالک سے اسکی تصریح قال مالک وبینہما اثنان وعشرون
میلا وہ سترہ ہی میل سہی آپکے طور پر کوئی رات کے نو دس بجے تک عصر کا وقت نہ
ہوگا کہ جمعہ پڑھنے سے آٹھ نو گھنٹے بعد امیر المؤمنین نے عصر ادا کی کہ مدینہ طیبہ اور اس
حوالی مین جنکا عرض ۲۵ سے زائد نہین مقدار نہار روز تحویل سرطان بھی صرف
تیرہ گھنٹے ہے کما لا یخفی علی من یعلم استخراج طول النہار من عرض البلد

ثالثاً اقول اسلیے خود آخر حدیث بخاری مین مذکور تھا کہ مغرب کے بعد دیر انتظار کرکے عشا پڑھی اگر خود عشا ہی کے وقت مین مغرب پڑھتے تو اس بیتابی واضطراب شدید کی حالت مین بعد عشا کے لیے انتظار کس لیے تھا یہ ٹکڑا چھپا کر ہضم کر لیا کہ بھرم کھلتا **رابعاً اقول** آپ تو اسی بحث مین فرما چکے کہ تعلیقات حجت نہین صحیح بخاری مین یہ ٹکڑا جو آپ اپنی سند بنا کر نقل کر رہے ہین تعلیقاً ہی مذکور تھا اصل حدیث بطریق **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری ذکر کی جسمین آپکے اس مطلب کا کچھ پتا نہ تھا اسکے بعد یہ ٹکڑا تعلیقاً بڑھایا کہ وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب اب تعلیق کیونکر حجت ہوگئی وہان تو آخر حدیث کو ہضم کیا تھا یہان اول کلام تناول فرمایا کہ اپنا عیب نہ ظاہر ہو **خامساً اقول** آپ تو راوی کو اسکے وہم وخطا بلکہ صرف اغراب پر رد فرماتے ہین اگرچہ رجال بخاری ومسلم سے ہو اب یہ تعلیق کیونکر مقبول ہوگئی اسمین زہری سے راوی یونس بن یزید ہین جنھین اسی تقریب مین فرمایا ثقۃ الا ان فی روایتہ عن الزہری وہما قلیلا وفی غیر الزہری خطاء یونس ثقہ مگر زہری سے انکی روایت مین کچھ وہم ہوا اور غیر زہری سے روایت مین خطا اثرم نے کہا ضعف احمد امر یونس امام احمد نے یونس کا کام ضعیف بتایا امام ابن سعد نے کہا لیس بحجۃ یونس قابل احتجاج نہین امام وکیع بن الجراح نے کہا سیئ الحفظ یونس کی حافظہ برا ہے) یونہین امام احمد نے انکی کئی حدیثون کو منکر بتایا کل ذلک فی المیزان

تنبیہ یہ ہمنے آپکا ظلم وتعصب ثابت کرنیکو آپکی طرح کلام کیا ورنہ ہمارے نزدیک نہ تعلیق مطلقا مردود نہ یونس ساقط نہ وہم وخطا جب تک فاحش ہون

موجب رد نہ یہ حدیث بخاری اصلاً تمھارے موافق بلکہ صراحۃً ہمارے مؤید وباللہ التوفیق
چند اوہام یا کچھ خطائین محدث سے صادر ہونا نہ اُسے ضعیف کردیتا ہے نہ اُسکی حدیث کو
مردود ورنہ وہ کتنے ہین جو بالکل پاک صاف گزر گئے یہ ہین تمام محدثین کے امام الائمہ سفین
بن عیینہ جنھون نے زہری سے روایت مین بیس سے زیادہ حدیثوں مین خطا کی امام احمد
رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین مجھ مین اور علی بن مدینی مین مذاکرہ ہوا کہ زہری سے روات
مین ثابت تر کون ہے علی نے کہا سفیان بن عیینہ مین نے کہا امام مالک کہ انکی خطا سفین
کی خطاؤن سے کم ہے قریب بیس حدیثوں کے ہین جنمین سفیان نے خطا کی پھر مین نے
اٹھارہ گنادین اور اُن سے کہا آپ مالک کی خطائین بتائیے وہ دو تین حدیثین لائے
پھر جو مین نے خیال کیا تو سفین نے بیس سے زیادہ حدیثوں مین خطا کی ہے ذکرہ
فی المیزان باینہمہ امام سفین کے ثقہ ثبت حجت ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے۔
لطیفہ ۹ ملاجی کی یہ ساری کارگزاریان حیاداریان حدیث صحیح عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق تھین حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن ابی شیبہ باسناد ان بخاری ومسلم کے رد کو یہی
معمولی شگوفہ چھوڑا کہ ایک راوی اسکا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا
قال الحافظ فی التقریب **اقول اولا** تقریب مین صدوق کہا تھا وہ صدوق مین
رہا **ثانیا** وہی اپنی وہمی نزاکت کہ لہ اوہام کو وہمی کہنا سمجھ لیا **ثالثا** وہی
صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہین دیکھیے تو کتنے رجال بخاری ومسلم کو یہی صدوق
لہ اوہام کہا ہے **رابعا** مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے امام ابن معین و
امام نسائی دونون صاحبون نے آن تشدد شدید فرمایا لیس بہ باس اُسمین کوئی

برائی نہیں سنا دیکھی لسحدیث واحد [illegible]

لاجرم وکیع نے ثقہ ابوداود نے صالح ابن عدی نے عندہ [illegible]

حدیث حسن ہونیمین کلام نہین اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب [illegible] نے لیس

بالقوی ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم کہا لاجرم لیس بقوی لیس بمتین [illegible]

مابین العبارتین حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق مین رکھا اس قسم رجال سا یند صحیح

مین صدہا ہین **لطیفہ** ۰ احدیث مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مروی سنن ابی داود

کے رد کو طرفہ تماشا کیا سند ابی داود مین یون تھا قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن عمر

بن علی بن ابیطالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث

جسکا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے راوی ہین

اور وہ ان کے دادا یعنے اپنے والد عمر سے کہ ان کے والد ماجد مولی علی [illegible] سے مروی

خود بھی کی اور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی [illegible] اور جدہ

دونون ضمیرین عبد اللہ کیطرف تھین حضرت نے بزعم باطل ایک ضمیر [illegible] دوسری

محمد کیطرف قرار دیکر یہ معنے ٹھہرالئے کہ عبد اللہ روایت [illegible] اپنے باپ محمد سے

اور وہ محمد اپنے دادا علی سے اور آپ اسپر اعتراض جڑ دیا کہ محمد کو اپنے دادا علی سے لقا

نہین تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہین قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے ائمہ [illegible] کے

نزدیک حجت ہی ایمان سے کہنا کہ ان ڈھٹائیون سے صحیح ثابت حدیثون کو رد کرنا

کونسی دیانت ہے مین کہتا ہون آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی [illegible]

حیا و دیانت کی ایک ادنے جھلک ابھی باقی [illegible]

ہوتی کہ ضمیر اقرب کیطرف پھرتی ہی اور ابیہ سے اقرب ابوطالب [illegible]

تو معنی یون کہے ہوتے کہ عبد اللہ نے روایت کی ابو طالب کے باپ حضرت عبد المطلب سے
اور عبد المطلب نے اپنے دادا عبد مناف سے کہ مولے علی نے جمع صوری کی اب رسال بھی
دیکھیے کتنا بڑھ گیا کہ مولی علی کے پرپوتے مولے علی کے دادا سے روایت کرین اور
حدیث صراحۃً موضوع بھی ہو گئی کہ کہان عبد المطلب و عبد مناف و رکہان مولی علی
سے روایت حدیث مفید احناف ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **مسلمانو** دیکھا
یہ علم الحدیث کا جھوٹا دعوے کرنے والے جب صحیح حدیثوں کے رد کرنے پر آتے ہین
تو ایسی ایسی بددیانتیوں بغیر تیون پیا کیون چالاکیون سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت
ڈال کر ایک ہانک بولتے ہین کہ سب واہیات اور مردود ہین انا للہ وانا الیہ
راجعون **افادۂ ثانیہ** احادیث وطرق پر نظر انصاف فرمایئے **تو ارادۂ** جمع
صوری پر متعدد قرائن پایئے مثلاً (۱) یہ کہ احادیث جمع بین الصلاتین کے راویون
سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ ہین کما سیاتی فی الحدیث
التاسع من الافادۃ الرابعۃ حالانکہ یہی عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ انھون نے عرفات و مزدلفہ کے سوا کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کما سیاتی تحقیقہ فی الفصل الرابع
انشاء اللہ تعالے تو ضرور ہے کہ روایت جمع سے جمع صوری مراد ہو (۲) **اقول**
خود حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی جمع کرنا مروی ہوا حالانکہ انکا مذہب
معلوم کہ جمع حقیقی کو منسک حج کے سوا ناجائز جانتے (۳) **اقول** ملاجی نے ان
چندرہ صحابیون مین جنکی نسبت دعوے کیا کہ انھون نے جمع بین الصلاتین حضور پرنور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو

بھی گنتا حالانکہ انکا بھی مذہب وہی منع جمع ہے ان دونوں صحابی جلیل الشان کا یہ مذہب خود امام شافعی المذہب ابو العزیز یوسف بن رافع اسدی حلبی شہیر بابن شداد متوفی ۶۳۲ھ نے کتاب دلائل الاحکام مین ذکر فرمایا کما فی عمدۃ القاری للامام البدر العینی عن التلویح شرح الجامع الصحیح للامام علاء الدین مغلطائی عن دلائل الاحکام لابن شداد تو مراد وہی جمع صوری ہوگی جیساکہ خود ان کے فعل سے مروی ہوا کما تقدم فی الحدیث الرابع رھم ۴ **اقول** بہت زور شور سے جمع کے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما گنے جاتے ہیں و سیأتی بعض روایاتہ فی الحدیث الاول والباقی فی الفصل الثالث انشاء اللہ تعالی حالانکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مغرب وعشا کو سفر مین ایکبار کے سوا کبھی جمع نہ فرمایا کما سیأتی فی آخر الفصل الرابع انشاء اللہ تعالی ظاہر ہے کہ وہ بار حجۃ الوداع کی شب مزدلفہ ہی تھی تو وہی جمع صوری منظور جیساکہ انکی روایات صریحہ نے واضح کردیا جیساکہ بسط حدیث اول مین گزرا **اقول** لطف یہ کہ ان عبد اللہ بن عمر سے قصہ صفیہ بنت ابی عبید میں جو کا جو جمع مروی ہوا اُسکے جمع حقیقی ہونے پر بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ خود اُن کے صاحبزادے سالم کہ اُس شب بھی اُنکے ہمراہ تھے صراحۃً فرما چکے کہ حضرت عبد اللہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ کی جیساکہ حدیث نسائی سے گزرا اور سالم کا اُس رات ساتھ ہونا بھی حدیث بخاری سے ظاہر ہوچکا قلت لہ الصلاۃ قال سر الحدیث تو قطعاً یقیناً جمع صوری ہی مراد ہے لاجرم روایات مفسرہ نے تصریح فرمادی یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ بعونہ تعالی بہت سے خیالات مخالفین کا علاج کافی ہوگا (۶) رواۃ جمع مین حضرت عبد اللہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی ہیں کہ یہ نفی حدیث اتنی ہے اور ... حضرت

قتادہ سے تفسیر ... ہیں کہ دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلی فوت ہو جاتی ہے

۷ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ راوی جمع بین ... بغیر ... حدیث

... اور آگے حدیث بھی ... اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نماز میں تفریط یہ ہے

کہ دوسری کا وقت آنے تک پہلی کو تاخیر کرے فقد ... الکبائر ...

فی فہم معانی الآثار افادۂ ثالثہ ... احادیث سے

... تطبیق ... فرماتے ہیں جمع صوری سفر میں ... کے بھی

... ہے کہ جمع رخصت ہو اور جمع صوری ... اول جز ... کا ہوتا

... خواہ مخواہ نہیں ممکن ... عوام **اقول** ... جو شامت ایام سے مقابلہ

غیر ان حنفیہ میں پھنسے وہ کچھ ایسی بھولے ہیں کہ اپنی اجتہادی آزادی بھی یاد نہیں

اتو وہ جوش تھے کہ ابو حنیفہ و شافعی کی تقلید حرام بلکہ شرک یا اب جا بجا ایک ایک مقلد

بھی شافعی کے ٹھیٹ مقلد بنے ہیں رطب یابس جہاں جو کچھ کلام کسی مقلد کا ملتا ہے

اگرچہ کیسا ہی پوچ و ضعیف ہو الحمد للہ کہ ... آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے

لگے بے سمجھے بوجھے ایمان لے آتے ہیں یہ اعتراض بھی حضرت نے بعض مالکیہ و شافعیہ کی تقلید

جامد کے صدقہ میں پایا ہے مگر شوخ چشمی یہ کہ علمائے حنفیہ جو طرح طرح اسکی دھجیاں اڑا چکے

ان سے ایک کان گونگا ایک بہرا کر لیا اور پھر اسی رد شدہ بات باطل و بے ثبات کو

پیش کر دیا بہادری تو جب تھی کہ ان قاہر جوابوں کے جواب دیتے پھر دیکھتے کیا ہی

جم جاتے ... خیر اب بعض جوابات مع تازہ افاضات لیجیے وباللہ التوفیق

اولا اللہ عزوجل نے نماز خواص عوام سب پر یکساں فرض کی اور اسکے لیے اوقات

مقرر فرمائے اور اُن کے لیے اول و آخر بتائے اور اُنپر واضح وعام فہم نشان بنائے کہ
اُنکا ادراک ہر خاص و عام کو آسان ہو جائے ہمارے دین مین کوئی تنگی نہ رکھی اور ہمپر
کسیطرح دشواری نہ چاہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج یرید اللّٰہ بکم الیسر و
لا یرید بکم العسر تو ہر وقت کے اول و آخر شرعی کا پہچاننا خواص و عوام سبکو
آسان خصوصًا سفر مین جہان افق سامنے اور صاف میدان جو نہ سیکھے یا توجہ نہ کرے الزام
اُسپر ہے نہ شرع مطہر پر ہان فصل مشترک حقیقی کہ آن واحد و جزلا یتجزے ہے اُسکا علم
بے طرق مخصوصہ انبیا و اولیا عامۂ بشر کی طاقت سے ورا ہے مگر نہ اُسکے ادراک کی
تکلیف نہ اُسپر جمع صوری کی توقیف **ثانیا اقول** اول و آخر کا پہچاننا تو شاید تم بھی
فرض جانتے ہو کہ تقدیم و تاخیر بے عذر بالاجماع مبطل و حرام ہے کیا اللہ عزوجل نے
امر محال کی تکلیف دی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا فافہم **ثالثا اقول** تحقیق تام
یہ ہے کہ اوقات متصلہ مین عامہ کے لیے پانچ حالتین ہین وقت اول پر یقین اُسپر ظن
دونون مین شک آخر کا ظن اُسکا یقین فقہیات مین ظن ملتحق بیقین ہے اور یقین شک
سے زائل نہین ہوتا تو بین الوقتین جسکا ابھی اصلا فاصل نہین مسئلۂ تسحر و مسئلۂ صلاۃ الفجر
فی آخر الوقت وغیرہما مین تصریحات علما دیکھیے **رابعا اقول** کسنے کہا کہ جمع صوری مین
وصل حقیقی بے فصل آنی لازم ہے حدیث مذکور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بروایت
صحیح بخاری وحدیث امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بروایت ابی داود
دیکھیے مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رحمت پر نثار حضور نے عوام ہی کے ارشاد
کو یہ سہل ملحوظ رکھی کہ مغرب آخر شفق مین پڑھ کر قدرے انتظار فرمایا پھر عشا پڑھی
یا بین الصلاتین کھانا ملاحظہ فرمایا اور لطف الٰہی یہ کہ تمام احادیث جمع مین اگر منقول ہے

توحضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعل آپکے ساتھ امت کو بھی ارشاد کہ جسے
ضرورت ہو ایسا ہی کرلے اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما مین ہے جسکو
بروایت صحیح بخاری ثابت کہ دو نمازون کے بیچمین قدرے انتظار فرمایا تو آپ کے
جہل کا خود رخصت عطا فرمانے والے رؤف رحیم خبیر علیم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے لحاظ کرلیا تھا مگر افسوس کہ اب بھی انکی شکایت ورحمت کا نام معاذ اللہ مصیبت
ہے ہر عاقل جانتا ہے کہ مسافر کو بار بار اُترنے چڑھنے وضو نماز کا جدا جدا سامان کرنی
سے یہ بہت آسان ہے کہ ایکبار اُترکر دفعۃً دونون نمازون سے فارغ ہولے
اول قریب آخر پڑھے اور ایک لطیف انتظار کے بعد آخر اپنے اول مین اسکا انکار
صریح مکابرہ ہے ہان یہ کہیے کہ وقت گزار کر پڑھنے کی اجازت ملے تو اور آسانی
ہے **اقول** دن ٹال کر گھر پہنچکر اکھٹی پڑھ لینے کی رخصت ہو تو اور آسانی ہے اور
بالکل معاف ہوجائے تو پوری چھٹی رخصت مین آسانی درکار ہے پوری آسانی کسنے
ثانی **خامسا** احمد بخاری مسلم ابو داود نسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر
بن زید حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی وھذا لفظ مسلم
قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا
قلت یا ابا الشعثاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
قال وانا اظن ذلك مالک احمد مسلم ابو داود ترمذی نسائی طحاوی وغیرہم اُسی جناب
سے بطرق شتے والفاظ عدیدہ راوی وھذا حدیث مسلم بطریق زہیر نا
ابو الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعصر
جمیعا بالمدینة فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك

فقال سألت ...
وفي اخرى له وللترمذي ...
جيد عن ابن عباس قال ...
وبين المغرب والعشاء ...
صالح مولى التوأمة عن ابن عباس
اخبرنا قتيبة ثنا سفين ...
رضي الله تعالى عنهما قال صليت ...
ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر
وفي لفظ له عن عمرو بن هرم عن جابر
بالبصرة الاولى والعصر ...
فعل ذلك من شغل وزعم ...
تعالى عليه وسلم بالمدينة ...
بطريق الزبير بن الخريت ...
فخطبنا خطبة ...
ابن عباس في الفتنة قال ...
صلى الله تعالى عليه وسلم ...
تعالى عليه وسلم ...
اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم ...
محض ...

[illegible] حدیث مین مذکور اور مرض بلکہ ہر عذر مجی کی نفی سوق بیان
سے صاف [illegible] جب نماز مین جماعت سے نخیین تو سب کا مریض معذور ہونا
مستبعد پھر راوی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اسی بنا پر صرف
طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکور انتفاے اعذار پر صریح دلیل
[illegible] کے لیے بعض جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہین حدیث مسلم انما التفریط
علی من لم یصل الصلاۃ حتی یجیئ وقت الصلاۃ الاخری کے جواب مین
فرماینگے یہ حدیث اسی شخص کے حق مین ہے کہ بلا عذر نماز مین تاخیر کرے حدیث
امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ ان الجمع بین الصلاتین فی وقت
واحد کبیرۃ من الکبائر کے جواب مین کہہ چکے ہین منع کرنا عمر کا جمع بین الصلاتین
سے [illegible] حالت مین بلا عذر تھا جیسا کہ شاہد ہے اس تاویل پر اتفاق جمہور صحابہ
ومن بعدہم [illegible] عدم جواز جمع بلا عذر کے تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما [illegible] مراد لینے سے چارہ نہین اور خود ملاجی کے امام ابن حجر شافعی ور اُن کے
توسط سے امام قرطبی و امام الحرمین وابن الماجشون وابن سیدالناس وغیرہم سے یہان
[illegible] کی تقویت و ترجیح نقل کی ہے قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین مین
[illegible] ابن عباس [illegible] تلامذہ و راویان حدیث جابر بن زید و عمرو بن دینار نے ظنًا
[illegible] قال ابن سید الناس و راوی الحدیث ادری بالمراد
[illegible] نسائی مین خود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس جمع کی جمع
[illegible] فرمادی کہ ظہر و مغرب مین دیر کی اور عصر و عشا مین جلدی یہ خاطر
[illegible] سخن نہ رہا تھا اسے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار

مین کہا ممّا یدل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی
عن ابن عباس (وذکر لفظہ قال) فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب
قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور ہو الجمع الصوری شوکانی نے اس
ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کیے اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت
کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبر لی اپنی جیبین آئے تو ملاحظہ کرلیجیے بالجملہ شک نہین
کہ حدیث مین مراد جمع صوری ہے اب اسی حدیث مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کی تصریح موجود ہے کہ یہ جمع حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنظر
رحمت وآسانی امت کی تھی ملاجی اب اپنی مصیبت کی خبر لیجیے **سادساً** عجب تر یہ
کہ یہی صاحب جنھون نے جمع صوری کو باعث مشقت ومنافی رخصت مانا خود اسی
حدیث ابن عباس کو جمع صوری سے تاویل کر گئے کما افادہ الامام الزیلعی
وغیرہ یہ صریح مناقضت ہے **اقول** ملاجی تو تقلید جامد کا جامہ پہنے بیٹھے ہین
اس تناقض مین بھی تقلید کر گئے حدیث طبرانی مفید جمع صوری کہ عنقریب آتی ہے
حضرت اسکے جواب مین انکھی بولتے ہین کہ اسمین کیفیت اس جمع کی ہے جو حالت
قیام مین بلا عذر آنحضرت[1] نے جمع کی تھی جیسا کہ روایت مین ابن عباس کی ہے کہ
آنحضرت[2] نے حالت قیام مین مدینہ مین جمع صوری کی تھی ملاجی ذرا آنکھ ملاکر بات کیجیے
اب وہ مصیبت رحمت ورافت کیونکر ہوگئی **سابعاً** حدیث حمنہ بنت جحش رضی اللہ
تعالے عنہا مروی احمد وابوداود وترمذی جسمین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے زنان مستحاضہ کے لیے جمع صوری پسند فرمائی ہے ملاجی کو وہان بھی یہی عذر
معمولی پیش آیا کہ وہ مقیم تھی پس مقیم پر مسافر کی نماز کو قیاس مع الفارق ہے

[1] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

[2] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

اقول ملاجی جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانون مین اک کا دینا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری مین ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف مین بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم تری النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اُس جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت مین اُسی جناب سے
یون ہے اذا باد راحدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثون سے بھی ظاہر کہ جمع صوری مین بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگون کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینھ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام و گناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ
المنان فصل چہارم مین آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

فرماتے مغرب کو اُسکے آخر وقت مین پڑھتے اور عشا کو اُس کے اول وقت مین)
یہ وہی حدیث طبرانی ہے جسمین جمع صوری ملاجی ابھی ابھی ان چکے ہین اسکی نسبت
باقی کلام کار دانشاء اللہ العزیز آیندہ آتا ہے غرض شاباش ہے تمھارے جگر کو
کہ صحیح حدیثون کے رد و ابطال مین کوئی دقیقہ مغالطہ جاہلین و مکابرہ عاقلین و تقلید
مقلدین کا اٹھا نہ رکھو اور پھر عمل بالحدیث کی شیخی کو ٹھیک ٹھیک دیکھے ع چون وضو تے
محکم بی بی تمیز افادہ رابعہ الحمد مد جب کہ احادیث جمع صوری کی صحت مہر نیم روز
و ماہ نیم ماہ کیطرح روشن ہو گئی تو اب جسقدر حدیثون مین مطلق جمع بین الصلاتین
وارد ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ظہر و عصر یا مغرب و عشا
کو جمع فرمایا عصر و عشا سے ملانے کو ظہر و مغرب مین تاخیر فرمائی و امثال ذلک کسی مین
مخالف کے لیے اصلا حجت نہ رہی سب اسی جمع صوری پر محمول ہو نگی اور استدلال
مخالف احتمال موافق سے سطور و مخذول مثل حدیث بخاری و مسلم و مالک
و دارمی و نسائی و طحاوی و بیہقی بطریق سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم و مسلم و مالک و نسائی و طحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا
جد به السیر و فی لفظ لمسلم و النسائی من طریق سالم رأیت رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاۃ المغرب حتی یجمع
بینها و بین صلاۃ العشاء یہ معنے مجمل بروایات سالم و نافع مستفیض ہین
فرواه البخاری عن ابی الیمان و النسائی عن بقیة و عثمن کلهم عن شعیب
بن ابی حمزة و مسلم عن ابن وهب عن یونس و البخاری عن علی بن المدینی

و مسلم عن یحیی بن یحیی و قتیبة بن سعید و ابی بکر بن ابی شیبة و عمرو الناقد
والدارمی عن محمد بن یوسف والنسائی عن محمد بن منصور والطحاوی عن الحمانی
ثمانیتهم عن سفین بن عیینة ثلثتهم اعنی شعیبا و یونس و سفین عن الزهری
عن سالم و مسلم عن یحیی بن یحیی والنسائی عن قتیبة والطحاوی
عن ابن وهب کلهم عن مالک والنسائی بطریق عبد الرزاق ثنا معمر
عن موسٰی بن عقبة والطحاوی عن لیث والبیهقی فی الخلافیات من طریق
یزید بن هارون عن یحیی بن سعید اربعتهم عن نافع کلاهما عن ابن
ابن عمر رضی الله تعالی عنهما حدیث معلق بخاری و وصله البیهقی
عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما کان رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم یجمع بین صلاۃ الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر و یجمع بین المغرب
والعشاء و هو عند مسلم و آخرین بدیگر غرق بتوک و لابن ماجة من
طریق ابراهیم بن اسمعیل عن عبد الکریم عن مجاهد و سعید بن جبیر
و عطاء بن ابی رباح و طاؤس اخبروه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما
انه اخبرهم ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان یجمع بین المغرب
والعشاء فی السفر من غیر ان یعجله شیء ولا یطلبه عدو ولا یخاف
شیئا قلت ابراهیم هذا هو ابن اسمعیل بن مجمع الانصاری ضعیف
و عبد الکریم ان لم یکن ابن مالک الجزری فابن ابی المخارق و هو
اضعف و اضعف والمعروف حدیثه فی الجمع بالمدینة رواه الشیخان
و جماعة کما قدمناه بطرقها والفاظها عما قریب و حدیث بخاری

تعلیقاً و وصلاً و طحاوی وصلاً عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین ھاتین الصلاتین فی السفر یعنی المغرب
والعشاء وحدیث مالک وشافعی ودارمی ومسلم وابوداود و ترمذی ونسائی و
ابن ماجہ وطحاوی مطولاً ومختصراً عن عامر بن واثلۃ ابی الطفیل عن
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک بین الظھر والعصر وبین المغرب والعشاء
قال فقلت ما حملہ علی ذلک قال فقال اراد ان لا یحرج امتہ ھذا
لفظ مسلم فی الصلاۃ ومثلہ للطحاوی وعند الترمذی صدرہ فقط
وھو احد لفظی الطحاوی ولمالک ومن طریقہ عند مسلم فی الفضائل
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام غزوۃ تبوک فکان یجمع
الصلوٰۃ فصلی الظھر والعصر جمیعاً والمغرب والعشاء جمیعاً حتی اذا کان یوماً اخر الصلوۃ
ثم خرج فصلی الظھر والعصر جمیعاً ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعاً الحدیث
بطولہ وھو بھذا القدر من دون زیادۃ عند الباقین حدیث مالک مرسلاً وسند الطحاوی عن داود
بن الحصین عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع
بین الظھر والعصر فی سفرہ الی تبوک ھکذا رواہ عن یحیی مسنداً وھو عند محمد فی موطاہ
المؤطا عن عبد الرحمٰن بن ھرمز مرسلاً وعبد الرحمٰن ھو الاعرج وھو
عند البزار عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیث احمد وابن ابی شیبہ
بطریق حجاج بن ارطاۃ مختلف فیہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

وھو عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین الصلاتین فی غزوۃ بنی المصطلق وحدیث ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجریری عن ابی عثمٰن عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر جمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال الترمذی سألت محمدا یعنی البخاری عن ھذا الحدیث فقال الصحیح ھو موقوف عن اسامۃ بن زید حدیث احمد بطریق ابن لہیعۃ عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالٰی عنہ ھل جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بنی المصطلق وحدیث ابن ابی شیبہ وابو جعفر طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلٰی عن ھذیل واما الاٰخر فعن ابی قیس الاودی عن ھذیل بن شرحبیل عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جمع ولفظ الاٰخر کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیہ الکبیر والاوسط عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقیل لہ فی ذلک فقال صنعت ذلک لئلا تحرج امتی وحدیث طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیثہ مرسل و

وبلاغ مالک انه بلغہ عن علی بن حسین عن ابیہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یسیر یومہ جمع بین الظہر والعصر واذا اراد ان یسیر لیلۃ جمع بین المغرب والعشاء ولہذا سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ موطا شریف مین حدیث پنجم روایت کرکے فرماتے ہین بہذا ناخذ والجمع بین الصلاتین ان توخر الاولی منہما فتصلی فی اٰخر وقتہا وتعجل الثانیۃ فتصلی فی اول وقتہا یعنی جو اس حدیث مین آیا کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سفر تبوک مین ظہر وعصر جمع فرماتے ہم اسیکو اختیار کرتے ہین اور جمع کے معنے جمع صوری ہین) ملاجی تو ایک ہوشیار ان احادیث اور ان کے امثال کو محتمل ونے سو وسمجھکر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کے لیے یون گول در پردہ کہہ گئے کہ جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا لاکن مجموعہ روایات مین بعضی ایسی ہین کہ انمین فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازون کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہین کی پس حنفی لوگ ان حدیثون مین یہ تاویل کرتے ہین کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسیلیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین کرتے ہین تو منصفین افہم ان حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھین اھ ملخصا **اقول** بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قاطع استدلال نہ کہ جب آفتاب کیطرح روشن دلیلون سے

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور صحابہ کبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور صحابہ کبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب بڑا لبیس پندرہ صحابہ کی
روایت سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور بیجا عوام کو دہشت دلانے کے
لیے کہین چودہ کہین پندرہ ستانا کیا مقتضائے ملائیت ہے انتو ملاجی کی تحریر
خود اُنپر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین
با فہم اُن حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھین رہے
وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم مین صریح سمجھکر لائے اور نص مفسر نا قابل تاویل
کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہین دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر
مین اُن روایات کا حال بھی عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے
اُسوقت ظاہر ہوگا کہ دعوے کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے مین تھ پیر ٹاہو وللہ الحجۃ السامیہ

فصل دوم ابطال دلائل جمع تقدیم

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط مین ہے حتے کہ بہت علمائے
شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہین کہ اُسکے باب مین کوئی حدیث صحیح نہ ہوئی مگر ملاجی
اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اُٹھا کر چلے ہین کہ اُسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ
قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے ع چلا تو ہے وہ بت سنگین شب وعدہ پہ اگر
حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آتے جمع تقدیم وتاخیر دونون کی نسبت حضرت کے
یہی دعوے ہین ابھی سُن چکے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین
پھر بعد ذکر احادیث فرمایا یہ ہین دلائل ہمارے جواز جمع پر جنمین کسیطرح عذر اور تاویل
اور جرح اور قدح کو دخل نہین آخر کتاب مین فرمایا النصوص قاطعۃ تاویل اُس سے
اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعًا اور یقینًا دلالت کرتی ہین

بہت اچھا [illegible] اصل [illegible]
دل کا خون پی پیا ہوا اگر قطرہ خون نکالا ہے مصر ہے کمال عزیزی [illegible]
کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں کہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جائے

حدیث اول بعض طرق حدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

سے روایت صحیحہ معروفہ مشہورہ مرویۂ کبار ائمہ تو وہی تھی جو ان احادیث مجملہ
حدیث چہارم میں گزری جس میں سوا جمع کے کوئی کیفیت مخصوصہ مذکور نہ تھی جماہیر
ائمہ وحفاظ نے اسے یونہیں روایت کیا رواہ عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل
عن معاذ جماعة من الحفاظ منهم سفين الثوري وقرة بن خالد ومالك
بن انس وآخرون اما سفين فعند ابن ماجة واما قرة فعنه خالد
بن الحارث عند مسلم وعبد الرحمن بن مهدي عند الطحاوي واما
مالك فعنه الشافعي في مسنده وابن وهب عند الطحاوي وابو القاسم
عند النسائي وابو علي الحنفي عند الدارمي وعن الامام مسلم في صحيحه یہی اہل علم کے
نزدیک معروف ہے مگر ایک روایت غریبہ شاذہ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن ابی
حبيب عن ابي الطفيل یوں آئی ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان
في غزوة تبوك اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر حتى يجمعها الى العصر
فيصليهما جميعا واذا ارتحل بعد زيغ الشمس صلى الظهر والعصر جميعا
ثم سار وكان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتى يصليها مع العشاء
واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب رواه احمد
وابو داود والترمذي وابن حبان والحاكم والدارقطني والبيهقي

زاد الترمذی بعد قولہ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر وصلی الظہر والعصر جمیعا الحدیث یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غزوۂ تبوک مین جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر مین دیر کرتے یہان تک کہ اُسے عصر سے ملاتے تو دونون کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر مین تعجیل کرتے اور ظہر و عصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے مغرب مین تاخیر فرماتے یہانتک کہ عشا کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا مین تعجیل کرتے اُسے مغرب کے ساتھ پڑھتے) امام ترمذی فرماتے ہین یہ غریب ہے معروف روایت ابی الزبیر ہے حیث قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اہل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جمع فی غزوۃ تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء رواہ قرۃ بن خالد وسفین الثوری و مالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی پھر ائمہ شان مثل ابوداود و ترمذی و ابوسعید بن یونس فرماتے ہین اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا یہانتک کہ بعض ائمہ نے اُسپر غلط ہونیکا حکم فرمایا کما نقلہ الامام البدر فی العمدۃ والشوکانی الظاہری فی شرح المنتقی عن الحافظ ابی سعید بن یونس امام ابوداود نے منکر کہا کما فی البدر المنیر وعنہ فی النیل بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دیکر اُن سے روایت

کرادی اُسکی عادت تھی کہ براہ مکر و حیلہ شیوخ پر اُنکی ناشنیدہ حدیثین داخل کر دیتا
لاجرم حاکم نے علوم الحدیث مین اُسکے موضوع ہونیکی تصریح کی یہ سب باتین علمائے
حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز و امام بدر عینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح
منیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ و ظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی
شارح بخاری و علامہ زرقانی مالکی شارح موطا و مواہب و شوکانی ظاہری شارح
منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس و امام ابوداود و ابو عبد اللہ حاکم و امام المحدثین بخاری
سے نقل کین بلکہ انھین نے اور ان کے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداود
سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب مین اصلا کوئی حدیث قابل
استناد نہین کما سیأتی انشاء اللہ تعالیٰ تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصًا
بخاری کے پھر ملاجی کا [illegible] روایت کی تصحیح مین عرق ریزی بیجا اصلا ور توثیق لیث
و قتیبہ وغیرہما رواۃ و قبول تفرد ثقہ کے اثبات مین تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت
فاحشہ ہے کسنے کہا تھا کہ قتیبہ یا لیث یا یزید بن الحبیب یا معاذ اللہ حضرت ابو الطفیل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہین ملاجی با این پیرانہ سالی و دعوے محدثی ابھی حدیث معلول
ہی کو نہین جانتے کہ اُسکے لیے کچھ ضعف راوی ضرور نہین بلکہ باوصف ثقاہت و عدالت
رواۃ حدیث مین علت قادحہ ہوتی ہے کہ انکار واجب کرتی ہے جسے بخاری و ابوداود
وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہین بخاری و ابوسعید و حاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح
نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انھین دھوکا دیا گیا غلط مین پڑ گئے پھر اس سے عدالت
قتیبہ کو کیا نقصان پہنچا و ثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا ہان یہ دفتر توثیق
اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنایئے جس خبیث اللسان نے آپکی اس

روایت کے رد مین سیدنا ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو عیاذا باللہ مقدوح
ومجروح بتایا جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا غیر مقلدون کی عادت ہے
کہ جب حدیث کی رد پر آتے ہین خوف خدا وشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے
ہین ایسی ابن حزم نے باجے حلال کرنیکے لیے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو
بزعم تعلیق رد کیا جسکا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف
مین فرمایا وہی ڈھنگ موصول کو معلق مسند کو مرسل بناکر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد
کرنے کے آپنے سیکھے ہین کما تقدم ومن یشبہ اباءہ فما ظلم **ثم اقول**
وتحسین الترمذی یرجع الی حدیث معاذ لقوله حدیث معاذ حدیث
حسن غریب واذا اتی علی هذه الروایه لم یحسنه انما قال وحدیث اللیث
عن ابی یزید غریب وافاد انه خلاف المعروف فقال والمعروف عند اهل العلم حدیث
معاذ الخ واما ابن حبان فلا نعلم له فضلا علی ابی سعید بن یونس فانه ایضا
ثبت حافظ امام من ائمة الشان کلاهما من الاقران من تلامذة الامام النسائی
ابی عبد الرحمن وابن یونس انزه وامتن نفس فلسنو احب الی الناس من ابن
حبان وقد قال الامام ابو عمرو بن الصلاح فی طبقات الشافعیة ربما
غلط الغلط الفاحش فی تصرفاته کما نقله الذهبی فی تذکرة الحفاظ فانی
یلی ای اباد ارد فضلا ان یلحه بیدیه فضلا عن ذلک الجبل الجلیل محمد بن
اسمٰعیل وقد عرف بالتساهل فی باب التصحیح بل والتحسین هو والترمذی
کما نص علیها الائمة وحققناه فی رسالتنا مدارج ۱۳ طبقات
الحدیث علی ان الجرح مقدم فی مثل المقام فان من اثبت فانما نظر الی

ثقة الرواة ولم يطلع على ما اطلع عليه غيره ومن حفظ حجة
على من لا يعلم والله تعالى اعلم وعلمه اتم كما علمه ثم اقول اس روایت
سے بطرح مقال واقع ہوئی اسے چھوڑ کر کلام طویل ہے مگر فقیر غفر اللہ تعالی لہ کہتا
نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجیے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص
ہے اسکا حاصل تو صرف اسقدر کہ حضور والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سفر تبوک میں
ظہر و عصر کو جمع فرماتے اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل
ہی پر پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی اور دوسری میں سیر بعد جمع پھر اسمیں
جمع صوری کا خلاف کیا ہوا حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے اذا
ارتحل بعد زیغ الشمس میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے
بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا صلّٰی ثم سار ہے بلکہ الفاظ اخر الظہر
وعجل العصر سے جمع صوری ظاہر ہے ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلد پڑھی اس سے
یہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں
یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی یا عصر ظہر میں ولہذا علمائے کرام مثل امام اجل طحاوی و محقق ابو الفتح
ابن سید الناس وغیرہما بلکہ ان کے علاوہ آپ کے امام شوکانی نے بھی انہی الفاظ
تاخیر و تعجیل کو جمع صوری کی صریح دلیل ٹھہرایا شرح منتقی میں کہا مما یدل علی تعیین حمل حدیث
الباب على الجمع الصوري ما اخرجه النسائي عن ابن عباس بلفظ صليت
مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء
جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء فهذا ابن
عباس راوي حديث الباب قد صرح بان ما رواه من الجمع المذكور

ھو الجمع الصوری ہے اسمین ہے ومن المؤیدات للحمل علی الجمع الصوری ایضاً ما

اخرجه ابن جریر عن ابن عمر قال خرج علینا رسول الله صلی الله تعالے

علیه وسلم فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر فیجمع بینهما ویؤخر المغرب ویعجل

العشاء فیجمع بینهما وهذا هو الجمع الصوری یعنے ظهر ومغرب کا جب وقت دیکھو ننا

تھا تو عصر وعشا مین جلدی کا ہیکی اطمینان سے منزل پر پہنچکر دونون پڑھ لیجاتین جمع

صوری اُنکی تعجیل ہی سے ممکن تو حدیث اسی طرف ناظر بالجملہ شک نہین کہ یہ روایت

بھی انھین احادیث مجملۃ الکیفیۃ سے ہے جسے ملاجی نے خواہی نخواہی جمع حقیقی مین نص

مفسّر نا قابل تاویل مان لیا الحمد للہ اس تحریر کے بعد مرقاۃ شرح مشکوۃ کے مطالعہ نے

ظاہر کیا کہ مولانا علی قاری علیه رحمۃ الباری نے حدیث کی یہی تفسیر کی جو فقیر نے تقریر کی

فرماتے ہین (جمع بین الظہر والعصر) ای فی المنزل بان اخر الظہر الی اٰخر وقته

وعجل العصر فی اول وقته پھر فرمایا (جمع بین المغرب والعشاء) ای فی المنزل

کا سبق حدیث دوم ادر تمنے کیا بانا کیا حدیث دوم وہ حدیث جسے جمع صلاتین

سے اصلاً علاقہ نہین جسمین اثبات جمع کا نام نہین نشان نہین بو نہین گمان نہین خود

قائلین جمع نے بھی اُسے مناظرہ مین پیش نہ کیا بعض علماء شافعیہ نے شرح حدیث

مین استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کرجاتے ہین لکھدیا

کہ اسمین جمع سفر پر دلیل ہے ملاجی چار طرف ٹٹول مین تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی

لاٹھی پکڑے آنکھین بند کیے پہنچے فیہ دلیل پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقطۃ

لاقطۃ جھٹ خوش خوش اُٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ مین جاری کیا یعنی

صحیحین عن ابی جحیفۃ رضی الله تعالی عنه خرج علینا النبی صلی الله تعالی

علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلی لنا الظہر والعصر و
البخاری خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ
فصلے بالبطحاء الظہر رکعتین والعصر رکعتین سچ توہے ملاجی کی داد نہ فرماید
اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح
نا صالح تاویل بتا نا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے سبحن اللہ حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ
حضور والا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے
پہلے خیمہ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر و عصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا
فرمائیں اسمیں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار
ہیں خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بیگانہ ہے لہذا ٹاٹ مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام
کچھ عربی بولے اور یوں اپنی نحو دانی کے پردے کھولے کہ ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ
سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کے لیے تو بمقتضائے فا معنے یہ ہوئے
کہ یہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہو لیے ظاہر یہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی
ناروا علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلے توضأ سے بے مہلت مربوط تو
معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز ۱ھ ملخصا مھذبا متر جما اسپر بہت وجوہ
سے رد ہیں مثلا اول فا کو ترتیب ذکری کافی مسلم الثبوت میں ہے الفاء للترتیب
علی سبیل التعقیب ولو فی الذکر ثانی عدم مہلت ہر جگہ اسکے لائق
ہوتی ہے کما فی الخ الرضی تزوج فولدلہ کون کہیگا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن
میں بچہ پیدا ہوا تو جیسے وہاں تقریبا ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہیں ظہر
وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا ثالث ہاجرہ ظرف خروج

ہی ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ مین ہو کہ وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا
مہلت اُسکے بعد ہو ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہین کہتے زوال سے عصر تک سارے
وقت ظہر کو بھی شامل ہے کما فی القاموس تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل رابع
حدیث مروی بالمعنے ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے
ما ورا و غیرہا سے استدلال صحیح نہین کما فی الحجۃ البالغۃ یہ تلخیص تہذیب
اجوبہ ہے وقد ترکنا مثلہا فی العدد **وانا اقول** وبحول اللہ اصول
خامس ہاجرہ کو ظرف افعال ثلثہ کہنا محض ادعائے بیدلیل ہے فا تعقیب چاہتی ہے
اتحاد زمانہ نہین چاہتی نہین بلکہ تعدد واجب کرتی ہے کہ تعقیب بے تعدد معقول
نہین سادس ظرفیت ثلثہ فاسے ثابت یا خارج سے اول بداہۃً باطل کما علمت بتقریب
ثانی حدیث فالو محض ہے کہ عصر فی الہاجرہ اسیقدر سے ثابت پھر با وصف لغو
اسکی طرف اسناد کہ مقتضائے فا یہ معنے ہوئے اور عجیب تر سابع ذرا صفت
حجۃ الوداع مین حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالے عنہما صحیح
مسلم وغیرہ مین ملاحظہ ہو فرماتے ہین فلما کان یوم الترویۃ توجہوا الی منی فاھلوا
بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فصلے بہا الظہر والعصر والمغرب
والعشاء والفجر جب آٹھوین ذی الحجہ کی ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالے عنہم حج کا
احرام باندھ کر منے کو چلے اور حضور پر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سوار ہوئے تو
منے مین ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر پانچون نمازین پڑھین ملاجی وہی فا ہے
وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب اب یہان کہدینا کہ سوار ہوتے ہی معًا
منے پہونچے مہلت پانچون نمازین ایک وقت مین پڑھ لین جو معنے صلی الظہر والعصر

لخ کے یہان ہین وہی وہان اور یہ قطعا محاورہ عامہ خلاف ہے ... اصل
وصل صلوات نہین ہوتا و من ادعی فعلیہ البیان ثامن کلام متنا قض
ہو کہ اول کلام مین حکم وصل سے عصر کا فصل خلاف ظاہر قطعیہ دلیل صحت ہے آخر
مین کیونکر جائز کہا یہ دلیل فساد ناسع تاویل کے لیے قطعیت مانع ضرور ہے جاننا
عجب جہل ہے کیا اگر کسی حدیث کے ظاہر سے ایک معنے متبادر ہون اور دوسری
حدیث صحیح اسکے خلاف مین صریح تو حدیث اول کو اسکے خلاف ہی پر حمل واجب
ہو کہ سنے مانع قطعی ظاہر سے عدول کیونکر ہو نقل کرلاتا ہے بے محل و مقلم و مقصد
کلام کا سمجھنا نصیب اعدا عاشر آپ اپنی نصرت خیالات کو احادیث صحیحہ مین
جا بجا تاویلات رکیکہ باردہ کرتے ہین اُن کے جواز کا فتوے کہان سے پایا مجتہدات
مین قاطع کہان مثلاً مسئلہ وقت ظہر یک مثل کے بتلانے کو جو حدیث صحیح صریح
بخاری حتی ساوی الظل التلول کے معنے بگاڑے جن کا ذکر انشاء اللہ
تعالے عنقریب آتا ہے اُسکا عذر کیا معقول ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی
ہے کہ احادیث صحیحہ جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر کا نہین رہتا
ثابت ہین پس جمعا مین الادلہ یہ تاویلین حقہ کیگئین اب خدا جانے بے قطعیت
مانع یہ تاویلین حقہ کیونکر ہو مین مخالفت ظاہر کے باعث سلفہ کیون نہ ہوگئین حادی
عشر طرفہ نزاکت صدر کلام مین یہ بیڑا اٹھا کے چلے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل مخالف
کو دخل نہین ذکر کرتے ہین اور بیان ایسے کرے کہ صرف ظاہر سے سند لائے
تاویل خود ہی مان گئے ثانی عشر آپکی فضولیات کی گنتی کہانتک جاہل مقصود کی بجان
لیجیے صحیحین مین حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھیے جنمین ناسے یہ نکالی گرچہ یہی حدیث

انھیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپکی تعقیب نے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی صحیح بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بطریق شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین نیز باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون عن ابیہ وفیہ خرج بلال فنادی بالصلاۃ ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوقع الناس علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کانی انظر الی وبیص ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین چلو کہاں کوان دونے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑدی ہے تیسرا اورنہ لیجاؤ جو خود ظہر وعصر میں فاصلہ کردکھائے صحیح مسلم شریف بطریق سفین نا عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ وفیہ فخرج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فتوضأ واذن بلال ثم رکزت العنزۃ فتقدم فصلی الظہر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ ملاجی اب مزاج کا حال بتائیے۔

ع حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء بحمد اللہ اس فصل کی بھی اصل کلام نے وصل ختام بروجہ احسن پایا اب حسب فصل اول چند افاضات لیجیے

افاضہ اولے ہمارے اجلہ ائمہ حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ملاجی کے امام ظاہریہ سب بالاتفاق اپنی کتب میں نقل کررہے ہیں کہ امام اجل ابوداود صاحب سنن نے فرمایا لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم جمع تقدیم میں کوئی حدیث ثابت نہیں امام

زیلعی فرماتے ہین قال ابو داؤد لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
امام بدر محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قلت حکی
عن ابی داؤد انہ انکر ھذا الحدیث وحکی عنہ ایضاً انہ قال لیس فی
تقدیم الوقت حدیث قائم اسیطرح علامہ سید میرک شاہ حنفی نے نقل
فرمایا مولانا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین حکی عن ابی داود
انہ قال لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم نقلہ میرک فھذا شہادۃ
بضعف الحدیث وعدم قیام الحجۃ للشافعیۃ امام احمد قسطلانی ارشاد الساری
شرح صحیح البخاری مین فرماتے ہین قال ابو داود لیس فی تقدیم
الوقت حدیث قائم بعینہ اسیطرح علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطا
امام مالک ونیز شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ مین فرمایا شوکانی غیر مقلد کی
نیل الاوطار مین ہے قال ابو داود وھذا حدیث منکر ولیس فی
جمع التقدیم حدیث قائم بھلا ابو داود سا امام جلیل الشان یہ تصریح فرماگیا جسے
علماے مابعد حتے کہ قاآن جمع بلعی بلا نکیر وانکار نقل فرماتے آئے آج تک کوئی اسکا
پتا دیسکا ایک ملا جی چاہین کہ مین حدیث صحیح سے ثابت کردون یہ کیونکر ہو سکتا مگر
قیامت لطیفہ ولربا کھسیانی ادا یہ ہے کہ جھنجھلائی نظرون سے ملاحظہ فرمایا

پھیپھی غیرت آوے تو نشان دہی کرین کہ ابو داود نے کونسی کتاب مین یہ قول کہا کہ
بیسنے اقوال ثقات عدول محض مردود و نامقبول جب تک قائل خود اپنی کتاب
مین تصریح نہ کرے اُس سے کوئی نقل معتبر نہ ہوگی اقول وجی الٰہی جھنجھلانا ہی
مین حق بجانب تمھارے ہے تم دلی کی ٹھنڈی سڑک پر ہوا کھلانے کے عادی تھے

یہ حنفی لوگ عبث تمھین چھیڑ کر بوکھلائے دیتے ہین بھلا **اولا** اتنا تو ارشاد ہو کہ بہت
ائمہ جرح و تعدیل و تصحیح و تضعیف وغیرہم ایسے گزرے جنکی کوئی کتاب تصنیف
نہین اُنسے نقل معتبر ہونے کا کیا ذریعہ ہوگا **ثانیا** آپ جو اپنی مبلغ علم تقریب کے
بھروسے رواۃ مین کسیکو ثقہ کسیکو ضعیف کسیکو چنین کسیکو چنان کہہ رہے ہین ظاہر
ہے کہ مصنف تقریب نے اُنمین کسیکا زمانہ تک نپایا صدہا سال بعد پیدا ہوئے
اُنھین دیکھنا اور اپنی نگاہ سے پرکھنا تو قطعاً نہین اسیطرح ہر غیر ناظر بین ہی کلام
ہوگا اب رہی دیکھنے والون سے نقل سو مواضع عدیدہ کے ثبوت تو دیجیے کہ ناظرین
مبصرین نے اپنی کس کتاب مین اُن کی نسبت یہ تصریحین کی ہین **ثالثا** آپکی
اسی کتاب مین اور بیسیون نقول سلف سے ایسی نکلینگی کہ آپ حکایات متاخرین کے
اعتقاد پر نقل کر لائے اور اُنسے احتجاج کیا کچھ غیرت رکھاتے ہو تو نشاندہی کرو کہ
وہ باتین منقول عنہم نے کس کتاب مین لکھی ہین مگر یہ کہیے کہ بحمد للہ ہابی ملا لا
یحیر تعیین **افاضۂ ثانیہ** رہی اسباب مین حدیث ابن عباس رضی
اللہ تعالے عنہما مروی احمد و شافعی و عبد الرزاق و بیہقی وھذا حدیث احمد
اذ یقول حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن
عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن عکرمۃ و کریب عن ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما قال الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزلہ جمع بین الظہر
والعصر قبل ان یرکب و اذا لم تزغ لہ فی منزلہ سار حتی اذا کانت العصر
نزل فجمع بین الظہر والعصر و اشار الیہ ابو داؤد تعلیقا فقال رواہ ھشام

بن عروۃ عن حسین بن عبد اللہ عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ولم یذکر لفظہ فوق قال الان جمع اسکا ضعف تسلیم کر گئے شاید
اسیلیے کچھ سوچ سمجھ کر ملاجی بھی اسکا ذکر زبان پر نہ لائے لہذا اُنہیں زیادہ کلام
کی ہمین حاجت نہین تاہم اتنا معلوم رہے کہ اُسکے راوی حسین مذکور ائمہ شان نزد
ضعیف ہین یحیی نے فرمایا ضعیف ابوحاتم رازی نے فرمایا ضعیف یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ابو زرعہ
وغیرہ نے کہا لیس بقوی جوزجانی نے کہا لا یشتغل بہ ابن حبان نے کہا یقلب
الاسانید ویرفع المراسیل محمد بن سعد نے کہا کان کثیر الحدیث ولم
ارھم یحتجون بحدیثہ یہانتک کہ نسائی نے فرمایا متروک الحدیث
امام بخاری نے فرمایا علی بن مدینی نے کہا ترکت حدیثہ لاجرم حافظ نے تقریب
مین کہا ضعیف اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی و شرح
موطا زرقانی مالکی و شرح منتقی شوکانی ظاہری مین دیکھیے ارشاد مین فتح الباری سے
ہو لکن لہ شاہد من طریق حماد عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابن عباس
لا اعلمہ الا مرفوعا انہ کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبہ اقام فیہ
حتی یجمع بین الظہر والعصر ثم یرتحل فاذا لم یتھیألہ المنزل مد فی السیر فسار حتی
ینزل فیجمع بین الظہر والعصر اخرجہ البیہقی ورجالہ ثقات الا انہ مشکوک
فی رفعہ والمحفوظ انہ موقوف وقد اخرجہ من وجہ اٰخر مجزوما بوقفہ
علی ابن عباس ولفظہ اذا کنتم سائرین فذکر نحوہ شرح موطا مین اسے
ذکر کرکے فرمایا وقد قال ابوداود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
اقول وہ ضعیف اور اُسکا یہ شاہد موقوف اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہو تو

بلا کام دیتی کہ اُن کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
پسند آئی اور دوپہر وہین ہو جاتا تو ظہر و عصر دونون سے فارغ ہو کر سوار ہوتے
سمین عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا بعینہ اسی بیان سے شاہد کا سا
حتی ینزل فیجمع جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہین اور کانت العصر کا جواب بعونہ تعالیٰ
بیانات آئندہ سے لیجیے وباللہ التوفیق اگر کہیے روایت شافعی یون ہے اخبرنی
ابن ابی یحیی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن کریب عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما فذکر الحدیث وفیہ جمع بین الظہر والعصر
فی الزوال **اقول** اسکی سند مین ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع
ہوا امام اجل یحیی بن سعید قطان وامام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام
یزید بن ہارون و امام ابوداود وغیرہم اکابر نے فرمایا کذاب تھا امام احمد نے فرمایا سارے
بلائین اسمین تھین امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث مین ثقہ ہے نہ دین مین امام بخاری
وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہو میزان الاعتدال مین ہے ابراہیم
بن ابی یحیی احد العلماء الضعفاء قال یحیی بن سعید سألت مالکا
عنہ اکان ثقۃ فی الحدیث قال لا ولا فی دینہ وقال یحیی بن معین سمعت
القطان یقول ابرھیم بن ابی یحیی کذاب وروی ابو طالب عن احمد
بن حنبل قال ترکوا حدیثہ قدری معتزلی یروی احادیث لیس لہا
اصل وقال البخاری ترکہ ابن المبارک والناس وروی عبد اللہ
بن احمد عن ابیہ قال قدری جہمی کل بلاء فیہ ترک الناس حدیثہ وروی
عباس عن ابن معین کذاب رافضی وقال محمد بن عثمن بن ابی شیبۃ سمعت

علیا یقول ابراہیم بن ابی یحییٰ کذاب وقال النسائی والدارقطنی وغیرہ متروک اسیمین ہے قال ابن حبان کان یکذب فی الحدیث اسیمین ہے قال ابو محمد الدارمی سمعت یزید بن ہارون یکذب بابراہیم بن ابی یحییٰ تہذیب التہذیب مین ہے عن الزہری وصالح مولی التوأمة وعنه الشافعی واٰخرون وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیه کان قدریا معتزلیا جہمیا کل بلاء فیه قال ابو طالب عن احمد بن حنبل ترک الناس حدیثه وکان یأخذ احادیث الناس فیضعها فی کتبه وقال یحییٰ القطان کذاب وقال احمد بن سعید بن ابی مریم قلت لیحییٰ بن معین فابن ابی یحییٰ قال کذاب تذکرۃ الحفاظ مین ہے قال ابن معین وابو داود رافضی کذاب لاجرم تقریب مین ہے متروک اھ الکل باختصار یہانتک کہ ابو عمر بن عبد البر نے کہا اُسکے ضعف پر اجماع ہے کما نقله فی المیزان فی ترجمة عبد الکریم بن ابی المخارق واللہ تعالیٰ اعلم **افاضۂ ثالثہ** وہین حدیث دارقطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین حدثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظہر والعصر فاذا جد به السیر اخر الظہر وعجل العصر ثم جمع بینہما اسمین سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں عمدۃ القاری مین فرمایا لا یصح اسنادہ شیخ الدارقطنی هو ابو العباس بن عقدۃ احد الحفاظ لکنه شیعی (قلت بل نص فی موضع اٰخر من المیزان فیه وفی ابن خراش انہما رافضیان وبدعتہما اھ) وقد تکلم فیه الدارقطنی وحمزۃ السہمی وغیرہما وشیخه المنذر بن محمد المنذر نسب با لقہ...

ایضا قالہ الدارقطنی ایضا و لنا وجہ لا یحتاج الی معرفتہما **اقول** وہ صحیح ہی سہی تو انصافاً صاف صاف ہمارے مفید و موافق ہے اسکا صریح مفاد یہ کہ سورج ڈھلنے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے پُر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال کیا پیش از زوال ظہر و عصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جسکا صاف بیان خود آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے یہی جمع صوری ہے کما لا یخفے **افاضۂ رابعہ** حدیث انس رضی اللہ تعالے عنہ کہ انشاء اللہ العزیز جمع تاخیر مین آتی ہے اسمین معروف و محفوظ و مروی جماہیر ائمۂ ثقات و عدول مذکور صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و مصنف طحاوی وغیرہا عامۂ دواوین اسلام صرف اسقدر ہے کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے ظہر مین عصر تک تاخیر کرکے ساتھ ساتھ پڑھتے اور اگر منزل ہی پر وقت ظہر آجاتا صلے الظہر ثم رکب ظہر پڑھکر سوار ہوجاتے جس سے بحکم مقابلہ و سکوت فی معرض البیان صاف ظاہر کہ تنہا ظہر پڑھتے عصر اُسکے ساتھ نملاتے ولہذا نافیان جمع تقدیم نے اُس سے تمسک کیا کما فی عمدۃ القاری و ارشاد الساری وغیرہما مگر بعض روایات غریبہ مین آیا کہ ظہر و عصر دونون پڑھکر سوار ہوتے حاکم نے اربعین مین بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحق الصاغانی عن حسان بن عبد اللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر والعصر ثم رکب جعفر فریابی نے تبقرہ اسحق بن راہویہ سے روایت کی عن

شبابة بن سوار عن الليث عن عقيل عن الزهري عن انس رضي الله تعالى
عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان في سفر فزالت الشمس
صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد
بن ابرهيم بن نصر بن شبيب الاصبهاني ثنا هارون بن عبد الله الحمال
ثنا يعقوب بن محمد الزهري ثنا محمد بن سعدان ثنا ابن عجلان عن عبد الله
بن الفضل عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم كان اذا كان في سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر
والعصر جميعا روایت اسحق پر امام ابوداود نے انکار کیا اسمعیلی نے اُسے معلول بتایا
كما في العمدة وغيرها اقول الامام اسحق رضي الله تعالى عنه لا كلام في جلالة
قدره وعظمة فخره لكن نقل الامام ابو داود انه كان تغير قبل موته
باشهر قال وسمعت منه في تلك الايام فرميت به كما في التهذيب
وذكر الحافظ المزي حديثه الذي زاد فيه على اصحاب سفين قال
قيل اسحق اختلط في اخر عمره كما في الميزان ولا شك انه رحمه الله تعالى
كان كثير التحديث عن ظهر قلبه املى المسند كله من حفظه كما في
التهذيب قال قال احمد بن اسحق الضبعي سمعت ابرهيم بن ابي طالب يقول
فذكره فلا غرو ان يعتريه خطأ في حديث او حديثين ومن المعصوم عن
مثل ذلك في سعة ما روى وكثرته لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا
اور امام اسحق کی لغزش حفظ واشتباہ سے گنا حیث قال وكذا حديثه رواه
جعفر الفريابي ثنا اسحق بن راهويه ثنا شبابة عن الليث عن عقيل

عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلے الظہر والعصر ثم ارتحل فہذا علی نبل فی منکر فقد رواہ مسلم عن الناقد عن شبابۃ (وذکر لفظہ) تابعہ الزعفرانی عن شبابۃ واخرجہ مسلم من حدیث عقیل عن ابن شہاب عن انس (وذکر لفظہ) ای ولیس فی شیٔ منہما والعصر قال) ولاریب ان اسحٰق کان یحدث الناس من حفظہ فلعلہ اشتبہ علیہ اسکے بعد ہمین شبابہ بن سوار مین کلام کی حاجت نہین کہ وہ اگرچہ رجال جماعہ وموثقین ابن معین وسعد وابی شیبہ سے ہو مگر مبتدع مکذب تھا امام احمد نے اُسے ترک کیا امام ابوحاتم رازی نے درجہ حجیت سے ساقط بتایا تہذیب التہذیب امام ابن حجر عسقلانی مین ہے شبابۃ بن سوار الفزاری قال احمد بن حنبل ترکتہ لم اکتب عنہ للارجاء فقیل لہ یا ابا عبد اللہ وابو معٰویۃ قال شبابۃ کان داعیۃ وقال زکریا الساجی صدوق یدعو الی الارجاء کان احمد یحمل علیہ اُسیمین ہے قال ابو حاتم صدوق یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ اُسیمین ہے قال ابو بکر الاثرم عن احمد بن حنبل کان یدعو الی الارجاء وحکی عنہ قول اخبث من ہذہ الاقاویل قال اذا قال فقد عمل بجارحتہ وہذا قول خبیث ما سمعت احدا یقولہ اُسیمین ہے قال ابو بکر محمد بن ابی الثلج حدثنی ابو علی بن سخت المدائنی حدثنی رجل معروف من اہل المدائن قال رأیت فی المنام رجلا نظیفا نقی الثیاب حسن الہیأۃ فقال لی من این انت قلت من اہل المدائن قال انا من اہل الجانب الذی فیہ شبابۃ قلت نعم قال فانی ادعو اللہ فامن علی دعائی اللہم ان کان

شبابه بعض اهل نبیک فاضربه الساعۃ بقائم قال فانتبہت وجئت الی المدائن قبل الظہر وا ذا الناس فی ھرج فقلت ما للناس فقالوا فلم شبابۃ فی السم ومات الساعۃ روایت حاکم وطبرانی کو جو ملاجی بھی ضعیف مان چکے فرماتے ہین مولف نے دلائل مین وہ حدیثین بیان کی ہین جنکی طرف ہمکو کچھ التفات نہین یعنی ایک روایت ابو داود جسکے راوی مین ضعف تھا ایک روایت معجم اوسط طبرانی ایک روایت اربعین حاکم نقل کرکے انپر طعن کردیا اور جو روایتین صحیحہ متداول تھین نقل کرکے ان کا جواب نہین دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری ومسلم چھوڑکر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جاپکڑا اور ان سے دو روایتین ضعیف نقل کرکے انکا جوابدیا لہذا ہمین اُن کے باب مین تفصیل کلام کی حاجت نہین ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری خیر یہ تو ملاجی سے خدا جانے کس مجبوری نے کھلوا چھوڑا مگر ستم **لطیفہ** اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتین نا قابل احتجاج نکل گئین جو روایت صحیحین مین لفظ والعصر بڑھادیا فرماتے ہین روایت کی بخاری اور مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر والعصر ثم رکب **اقول** ملاجی حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی ورلعونہ تعالے اور دیکھیے گا یہان تک کہ آپکی سب ہوسون کی تسکین ہوجائے مگر دینداری ومردانگی اسکا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب مین تحریف کیجیے مردانہ پن کا دعوے ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجیے ایک زمانہ مین آنکو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیرین مین حضور پرنور منزہ عن المثل والنظیر صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہین یہ بخاری مسلم

شاید انھین طبقات کی ہوگی **ثم اقول** وباللہ التوفیق یہ سب کلام بالائی تھا
فرض کر لیجیے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین مین موجود سہی پھر تمھین کیا نفع اور ہمین
کیا ضرر اسکا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی مین ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونون سے
فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان سے
نکلا **اولا** واو مطلق جمع کے لیے ہے نہ معیت و تعقیب کیواسطے جمیعًا بھی اُسی مطلق
جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واو ہے اُسکا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے نہ خواہی
نخواہی اجتماع فی الوقت آیہ کریمہ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون
لعلکم تفلحون ٥ نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کرین حکم تو یہ سب کو شامل
ہوا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ ملکر معًا توبہ کرین
ثانیا اجتماع فی الوقت کہ بذریعہ فردیت اجتماع فی الحکم مفاد ہو یا خود اسکے
لیے بھی وضع مانو اُسوقت سے وقت نماز مراد نہین ہوسکتا کہ وضع الفاظ تعیین
اوقات نماز سے مقدم ہے لفظ جمیعا اپنے معنی لغوی پر اہل جاہلیت بھی بولتے
تھے جنھین نماز سے خبر تھی نہ اُسکے وقت سے تو لاجرم اس تقدیر پر اسکا مفاد
اتحاد زمانہ وقوع و مقارنت فی الصدور ہوگا وہ دو نماز فرض مین ناممکن اور
اتصال بروجہ تعقیب اس معنے جمیعا کا فرد نہین بلکہ صریح مباین لاجرم پھر اُسی
معنے واضح و روشن واقل متیقن یعنے اجتماع نے الحکم کیطرف رجوع لازم کہ
تاصحت حقیقت مجاز کیطرف مصیر نامجاز خصوصًا مستدل کو **ثالثًا** تعقیب ہی
سہی پھر جمع صوری کی نفی کہان سے ہوئی صلے جمیعا یون بھی صادق اور ارادہ عام
تقدیم باطل وزاہق ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق بحمد اللہ آفتاب کی

طرح روشن ہوا کہ جمع تقدیم پر اصلا کوئی دلیل نہین کسی حدیث صحیح مین اسکا ذکر
بھی نہین ملاجی کا قطعی و مفسر کہدینا خدا جانے کس نشہ کی ترنگ تھی سبحن اللہ کیا
ایسی ہی ہو سو پر توقیت منصوص قرآن و نصوص اوپیش از وقت نماز کے
بطلان پر اجماع امت ترک کر دیئے جائینگے اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے باندھے ہوئے اوقات اولٹ پلٹ ہوسکینگے یہ اچھا عمل
بالحدیث ہو کہ اپنی خیال بندیو نپر رگ دعوے بلند اور قرآن عظیم و حدیث و اجماع
سب سے آنکھین بند ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالے علی سید
المرسلین سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

فصل سوم تضعیف دلائل جمع صوری

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا اب جمع تاخیر کیطرف چلیے ملاجی
بہزار کاوش و کاہش یہان بھی وہی حدیثین چھانٹ پائے جن کے الفاظ متعددہ
کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو گا اتنی حدیثین ہین یہ دو حدیثین وہی احادیث
ابن عمر و انس رضی اللہ تعالے عنہم مذکورہ صدر فصل اول و افاضہ ثالثہ مین جن کے بعض
طرق و الفاظ حدیث اول جمع صوری و حدیث اول و دوم احادیث مجملہ مین گزرے
ان کے بعض الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی مین نص صریح سمجھکر لائے اور
بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے
سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے اُن کے جوابون مین کلام طویل کیے فقیر
غفر لہ المولی القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل و جمع ما قال و قیل کے لیے نہین لہذا
بعونہ تعالے وہ افاضات تازہ سنیے کہ فیض مولا سے اجل سے قلب عبد اذل

پر فائض ہوئے اہل نظر اگر مقابلہ کرین جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہو گئے
واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **فاقول وبالحول**
اللہ اصول **حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما** کے چالیس
سے زیادہ طرق اسوقت پیش نظر فقیر ہین اُن مین نصف سے زائد تو محض مجمل
جنمین سے اٹھارہ کیطرف جتنے احادیث مجملہ مین اشارہ کیا رہے لضف سے
کم اُنمین اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہین جنمین سے چودہ
روایاتِ بخاری وابو داود ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے اُن بعض مین
ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور انمین بھی بعض محض
موقوف مثل روایت موطأ امام محمد اخبرنا مالک عن نافع ان
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حین جمع بین المغرب والعشاء سفر ا حتی
غاب الشفق اور بعض مین رفع ہے تو بالفاظ اجمال یعنے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے نص بحا اسیقدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع مین غیبت شفق
پر تنصیص نہین مثل روایت بخاری حدثنا سعید بن ابی مریم
اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید ھو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت
مع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بطریق مکۃ فبلغہ عن صفیۃ
بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب
الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمۃ یجمع بینہما فقال انی رأیت رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر اخر المغرب وجمع
بینہما ور روایت مسلم حدثنا محمد بن مثنی نا یحیی عن عبید اللہ

عن نافع ان ابن عمر کان اذا جد بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء بعد ان
یغیب الشفق ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جد بہ
السیر جمع بین المغرب والعشاء ورواہ الطحاوی فقال حدثنا
ابن ابی داود ثنا مسدد ثنا یحیی بہ سندا دمتنا وروایت ابی داود
حدثنا سلیمن بن داود العتکی نا حماد نا ایوب عن نافع ان ابن عمر
استصرخ علی صفیۃ وھو بمکۃ فسار حتی غربت الشمس بدت النجوم فقال ان
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ھاتین
الصلاتین فسار حتی غاب الشمس فنزل فجمع بینہما ضمیر سار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کیطرف ہے بدلیل روایت طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا عارم بن الفضل
ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخ
علی صفیۃ بنت ابی عبید وھو بمکۃ فاقبل الی المدینۃ فسار حتی غربت الشمس و
بدت النجوم وکان رجل یصحبہ یقول الصلوٰۃ الصلوٰۃ وقال لہ سالم الصلاۃ فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ السیر فی سفر جمع بین ھاتین الصلاتین
وانی ارید ان اجمع بینہما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما ولہذا امام اجل
ابوجعفر اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہیں انما الخبر یدل علی من فعل ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وذکر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمع ولم یذکر
کیف جمع البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل کیف کیطرف اشارہ کرکے رفع ہی
وہ یہ ہیں روایت ابی داود حدثنا عبد الملک ابن شعیب نا ابن وہب
عن اللیث قال قال ربیعۃ یعنی کتب الیہ حدثنی عبد اللہ بن دینار

قال غابت الشمس فلنا عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رأینا ہ قد امسی قلنا الصلوٰۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی ھذہ یقول یجمع بینھما بعد لیل روایت ترمذی حدثنا ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ استغیث علی بعض اھلہ فجد بہ السیر واخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح روایت نسائی اخبرنا اسحٰق بن ابرھیم ثنا سفین عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن عبد الرحمٰن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمٰی فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ الصلوٰۃ فسار حتی ذھب بیاض الافق وفحمۃ العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل بظاہر زیادہ مستحق جواب یہی تین روایتین تھیں مگر فقیر بعون الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ وتقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور ان کے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں **فاقول** وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق **جواب اول** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقا ہمنے ذکر کیے صاف وواشگاف باواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد اور اسیکو حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی [illegible] ان حضرات [illegible]
پھر نگاہ تازہ کیجیے امام سالم صاحبزادہ حضرت [illegible] تعالیٰ عنہم اپنی روایات مر
صحیح بخاری و سنن نسائی و صحیح [illegible] بیان فرماتے ہیں کہ دو تین میل چلکر
تارے کھل آئے اُتر کر مغرب پڑھنا پھر [illegible] عشا عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت
ابن عمر اپنی روایت مرویہ سنن ابی داود میں روشن تر فرماتے ہیں کہ غروب شفق سے
پہلے اُتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اسوقت عشا پڑھی
طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص و رفیق سفر و حضر ابن عمر کہ ان غروب شفق والی
سات روایتوں میں چار اُنھیں سے ہیں وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن
ابی داود و سنن نسائی وغیرہا میں یوں واضح و جلی تر فرما رہے ہیں کہ جب تک
مغرب پڑھی ہی شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا جب ڈوب گئی
اسوقت عشا کی تکبیر کہی اول تا آخران سب روایات میں تصریح صریح ہے
کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے بلکہ حدیث امام
سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو
وہ اسطرح پڑھا کرے للہ الانصاف ان صاف الفاظ مفسرہ النصوص میں کہیں بھی گنجائش
تاویل و تبدیل ہی اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا بلکہ انھیں
امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے
سوا کسی سفر میں انھیں جمع کرتے نہیں دیکھا سنن ابی داود میں بطریق امام ایوب
سختیانی مذکور انہ لم یر ابن عمر جمع بینہما قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ

تمشي على صفية او ابطا [illegible] وصحه من حديث مكحول عزنا فيه
انه راى ابن عمر فعل ذالك [illegible] او قال فيه شك والشك
لا يعارض الجزم حدیث نسائی وطحاوی مین انھین امام نافع سے گزرا کہ مین نے
انکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت [illegible] حدیث کتاب الحجم مین انھین نافع
سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلیے اترتے اس بار دیر لگائی روایت
نسائی وطحاوی ومجم مین تھا ہمین گمان ہوا کہ اسوقت نماز اُنھین یاد نہ رہی یہ سب اُسی
قول نافع کے مؤید ہین بہرحال شک نہین کہ اصل عدم تعدد ہے توجب تک صراحۃ
تعدد ثابت نہ ہوتا اُسکے ادعا کیطرف راہ نہ تھی خصوصا مستدل کو جسے احتمال کافی
نہین رفع تعارض کے لیے اسکا اختیار اُسوقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ مین
دونون روایات صحیحہ قبل غروب و بعد غروب موجود نہ ہوتین فسقط ما التجأ اليه بعض
المتأخرين من العلماء المخالفين في المسألة ظنا منه انه يدرأ به
التعارض وما كان ليندرئ بہ ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات
ایک ہی واقعہ کی حکایات ہین قصہ صفیہ مین حدیث سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مردی سنن نسائی پر براہ عیاری یہی جب کوئی طعن
نہ کرسکے تو اُسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اسمین مغرب کا بین الوقتین
پڑھنا ہی اور اُن مین بعد غروب شفق لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفہ ششم
افادہ کیم مین گزری حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سُن چکے اُسمین قصہ صفیہ کا
کہین ذکر نہین توجب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہو حدیث قصہ
صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا معنے چہ بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ

مین یہ تصریح صریح ہو کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا بھی اُن مدایات میں یہ کہ شفق ڈوبنے پر پڑھی اور دونون جانب طرق صحاح وحسان ہین جن کے رد کی کوئی سبیل نہین تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ہمین کونسا لفظ مفسر ناقابل تاویل ہے جسے چار و ناچار معتمد رکھین اور کونسا محتمل کہ اُسے بمفسر کیطرف پھیر کر رفع تعارض کرین ہر عاقل جانتا ہے کہ ہمارے طرف کے نصوص اصلا احتمال جسے خلاف نہین رکھتے شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی اتنی ہی لفظ کے یہ معنے کسیطرح نہو سکتے کہ جب شفق ڈوبگئی اُسوقت پڑھی نہ کہ جب اُسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہون کہ پھر مغرب پڑھکر انتظار کیا یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اسکے بعد عشا پڑھی ان لفظون کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نکر سکیگا ہان پورے پاگل مین کلام نہین مگر اُدھر کے نصوص کہ چلے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اُترکر جمع کی یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہین جن کا اُن نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق مطابق ہوجانا بہت آسان عربی فارسی اُردو سب کا محاورہ عامہ شائعہ مشہورہ واضح ہے کہ قرب وقت کو اُسوقت سے تعبیر کرتے ہین عصر کے اخیر وقت کہتے ہین شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے کسی سے اول وقت آنے کا وعدہ تھا وہ اُسوقت آتے تو کہتے ہین اب سورج چھپنے آئے قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اُسے اُٹھاتے ہین کہینگے سورج نکل آیا شروع چاشت کے وقت کسی کام کو کہا تھا مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہیگا اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے ان کی صدہا مثالین ہین کہ خود ملاجی اور اُن کے موافقین بھی اپنے کلامون مین رات دن اُنکا استعمال کرتے ہون گے بعینہ اسیطرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود

قرآن عظیم و احادیث مین شایع و ذائع ہے قال اللہ تعالی و اذا طلقتم النساء
فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف جب تم عورتونکو
طلاق دو اور وہ اپنی میعاد کو پہنچ جائین تو اب انھین اچھی طرح اپنے نکاح مین روک
لو یعنی رجعت کرلو یا اچھی طرح چھوڑ دو کہ بے قصد مراجعت عدت بڑھانے کے
لیے رجعت نہ کرو وقال تعالے فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او
فارقوھن بمعروف جب طلاق والیان اپنی عدت کو پہنچین تو انھین بھلائی کے
ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کردو ظاہر ہے کہ عورت جب عدت کو
پہنچگئی نکاح سے نکل گئی اب رجعت کا کیا محل اور اُسے روکنے چھوڑنے کا کیا اختیار
تو بالیقین قرب وقت کو وقت سے تعبیر فرمایا ہے یعنے جب عدت کے قریب
پہنچے اُسوقت تک تمھین رجعت و ترک دونون کا اختیار ہے یہ مثالین تو آیات قرآنیہ
سے ہوئین جنھین امام طحاوی وغیرہ علما مسئلہ وقت ظہر اور نیز اس مسئلہ مین افادہ
فرما چکے فقیر غفرلہ المولے القدیر احادیث سے بھی مثالین اور علما قائلین بالجمع سے
بھی اس معنی و محاورہ کی تصریحین ذکر کرے **فاقول** وباللہ التوفیق حدیث پہلا
جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات نماز معین کرنے
اور اُن کا اول آخر بتانے کے لیے دو روز حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچون نمازین اول وقت پڑھین
اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اُسکے بعد گزارش کی الوقت ما بین ھذین
الوقتین وقت ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے اس حدیث مین ابو داود و
ترمذی و شافعی و طحاوی و ابن حبان و حاکم کے یہان حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت
صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ
مثلہ ترمذی کے لفظ یوں ہیں صلے المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیٔ
مثلہ لوقت العصر بالامس شافعی کے لفظ یہ ہیں ثم صلے المرۃ الاخیرۃ الظہر حین
کان کل شیٔ قدر ظلہ قدر العصر بالامس حدیث ۲ نسائی وطحاوی و
حاکم وبزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاءکم یعلمکم دینکم وفیہ ثم
صلی العصر حین رای الظل مثلہ ثم جاءہ الغد ثم صلے بہ الظہر حین کان
الظل مثلہ بزار کے لفظ یوں ہیں جاءنی فصلی بی العصر حین کان فیئی مثلی
ثم جاءنی من الغد فصلی بی الظہر حین کان الفیٔ مثلی حدیث ۳
نیز نسائی وامام احمد واسحٰق بن راہویہ وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے راوی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان
الظل مثل شخصہ فصلے العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل
مثل شخصہ فصلی الظہر حدیث ۴ امام اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت
ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق حدثنا بشر بن عمر
الزہرانی ثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحیی بن سعید ثنی ابوبکر بن عمرو بن حزم عن
ابی مسعود الانصاری اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عتبہ
ثنا ابوبکر بن عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ
راوی اور یہ لفظ حدیث اسحٰق ہیں قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم فقال قم فصل وذلک لدلوک الشمس حین مالت فقام رسول الله
صلی الله تعالی علیه وسلم فصلی الظهر اربعا ثم اتاه حین کان ظله مثله
فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حین کان ظله
مثله فقال له قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا **حدیث ۵** ابن
راہویہ مسند مین عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف مین بطریق **اخبرنا**
معمر عن عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو
بن حزم رضی الله تعالی عنه سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی الله
تعالی علیه وسلم وصلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بالناس حین زالت الشمس
الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی
الظهر بالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم وصلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
بالناس الظهر حین کان ظله مثله **حدیث ۶** دارقطنی سنن اور
طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد البر تمہید مین بطریق ایوب بن عتبة عن ابی بکر بن حزم
عن عروة بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونون صحابی
رضی الله تعالی عنہما سے راوی ان جبریل جاء الی النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل
کل شیء مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءه الغد حین کان ظل کل شیء
مثله فقال صل الظهر الحدیث والکل مختصرا ان سب حدیثون مین کل کی
عصر کی نسبت یہ ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہوا نماز پڑھائی اور بعینہ یہی لفظ
آج کی ظہر مین ہین کہ جب سایہ ایک مثل ہوا پڑھائی اور روایت ترمذی تو صاف فصا

ہو کہ آج کی ظہر اُس وقت پڑھی جس وقت کل عصر پڑھی تھی حالانکہ مقصود افہام تعلیم
اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے لاجرم امام ابو جعفر وغیرہ نے ظہر امروزہ
میں ان لفظوں کے یہی معنے لیے کہ جب سایہ ایک مثل کے قریب آیا پڑھائی معانی الآثار
میں فرمایا احتمل ان یکون ذلک علی قرب ان یصیر ظل کل شئ مثلہ وھذا جائز فی
اللغۃ قال اللہ عزوجل فذکر الایۃ وشرح المراد وافاد واجاد حدیث ۷
سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین حاضر
ہو کر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہکر
ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز
آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ھذین وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ
درمیان ہے اس حدیث مین نسائی وطحاوی نے جابر رضے اللہ عنہ سے روایت
کی سال رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن مواقیت الصلاۃ فقال صل
معی فصلی الظہر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فئ کل شئ مثلہ قال ثم
صلی الظہر حین کان فئ الانسان مثلہ اس حدیث مین بھی عصر دیروزہ و ظہر امروز
کا وہی حال اور علما کے وہی مقال حدیث ۸ سنن ابی داود مین بسند صحیح
ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث سائل یون ہے ان سائلا
سأل النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیأ حتی امر بلالا
فاقام الفجر حین انشق الفجر وفیہ فلما کان من الغد اقام الظہر فی وقت العصر الذی
کان قبلہ وصلے العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی اس حدیث سے
دو فائدے زائدہ حاصل ہوئے اولا اسمین صاف تصریح ہے کہ آج کی ظہر کل کی

۹ حدیث قال حدثنا مسدد ثقۃ حافظ من رجال البخاری حدثنا عبد اللہ بن داود ثقۃ عابد من رجال البخاری [illegible] دون العاشر [illegible] الذی علیہ الائمۃ [illegible] رجال الترمذی حدثنا بدر بن عثمان ثقۃ من رجال مسلم حدثنا ابو بکر بن ابی موسیٰ ثقۃ من رجال الستۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عصر کے وقت پڑھی حالانکہ یہی حدیث ابی موسے اسی طریق بدلہ بن عثمن **ثالثا** ابو بکر بن ابی موسے عن ابیہ سے مسلم ونسآئی وابن ابان وطحاوی کے یہان ان لفظون سے ہے ثم اخر الظهر حتے کان قریبا من وقت العصر بالامس ولفظ النسآئی الی قریب من وقت العصر بالامس (پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہانتک کہ وقت عصر دیروزہ سے قریب ہوگئی) ثابت ہوا کہ وہان بھی قرب ہی مراد ہے اور قرب وقت کو نام وقت سے تعبیر کرنا صراحۃً ان لفظون سے بھی تعبیر کر لیتے ہین کہ دوسری نماز کے وقت مین نماز پڑھی یہ فائدہ یاد رکھنے کا ہے **ثانیا** اسمین یہ بھی تصریح ہو کہ عصر اس حال مین پڑھی کہ سورج زرد ہوگیا تھا یا کہا شام ہوگئی یہ بھی قطعًا قرب شام پر محمول **حدیث ۹** صحیح مسلم شریف مین حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ ما لم یحضر العصر ظہر کا وقت اسوقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اسکے قد کی برابر ہوجائے جب تک عصر کا وقت نہ آئے **حدیث ۱۰** امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث امامت جبریل مین راوی حضور والا صلوات اللہ تعالے علیہ وسلامہ نے فرمایا صلے الظهر وفئ کل شئ مثلہ ظہر اسوقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اسکی برابر ہوگیا) جنکے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت ظہر نہین رہتا ان حدیثون مین ایک مثل ہونیکو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر حمل کرتے ہین **حدیث ۱۱** امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالے عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا

کہ صحیحین وغیرہما مین مروی ہمین طبرانی کی روایت یون ہے عنا المؤذن لصلاۃ العصر فامسے عمر بن عبد العزیز قبل ان یصلیہا یعنے عمر نے شام کردی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی امام قسطلانی شافعی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور علامہ عبد الباقی زرقانی مالکی شرح موطا مین فرماتے ہین محمول علی انہ قارب المساء لانہ دخل فیہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آ گئی نہ یہ کہ شام ہو ہی گئی خود صحیح بخاری کتاب بدء الخلق مین ہے اخر العصر شیئا عصر مین کچھ تاخیر کی افادہ الحافظ فی فتح الباری حدیث ۲۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پیو یہانتک کہ ابن مکتوم اذان دے اسپر صحیح بخاری شریف مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہانتک کہ انسے کہا جاتا تمھین صبح ہوگئی صبح ہوگئی) اگر انکی اذان سے پہلے صبح ہوچکی تھی تو اس ارشاد کے کیا معنے کہ جب تک وہ اذان نہ دین کھاتے پیتے رہو لہذا قسطلانی شافعی ارشاد اور امام عینی عمدہ مین فرماتے ہین واللفظ للارشاد المعنے قاربت الصبح علی حد قولہ تعالی فاذا بلغن اجلہن یعنے لوگون کے اس قول کی کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی یہ معنے ہین کہ صبح قریب آ گئی جیسے آیت مین فرمایا کہ عورتین میعاد کو پہنچین یعنے قریب میعاد نیز اسی حدیث مین ارشاد اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتے یطلع الفجر ابن ام مکتوم اذان نہین دیتے یہانتک کہ فجر طلوع کرے) ارشاد شافعی کتاب الصیام مین ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنے یہانتک کہ طلوع فجر قریب آئے بالجملہ اس محاورہ

شیوع تام ہے کسیکو انکار نہین ہو سکتا اگر بالفرض وہ روایات صحیحہ جلیلہ صریحہ صلاۃ
مغرب پیش از غروب شفق مین نہ بھی آتین تاہم جب کہ ہر نماز کے لیے جدا وقت کی تعیین
اور پیش از وقت یا وقت فوت کر کے نماز پڑھنے کی تحریم یقینی قطعی اجماعی تھی
ان روایات مین یہ مطلب بنظر محاورہ عمدہ محتمل اور استدلال مستدل بتطرق احتمال
باطل و مختل اور آیات و احادیث تعیین اوقات کا ان سے معارضہ غلط و مہمل ہوتا نہ کہ خود
اسی حدیث مین بالخصوص وصاف صریح مفسر بنصوص اور انھین بزور زبان بخاری و
مسلم سب بالائے طاق رکھ کر مردود واہیات بتلیے یا اُلٹا ان محتملات کے
معارض بتا کر شاذ و مردود ٹھہرائیے یہ کیا مقتضائے انصاف و دیانت ہے یہ کیا
محدثی کی شان نزاکت ہے اب تو بحمد اللہ سب حیل کھل گیا حق و باطل میزان نظر مین تل گیا
اور واضح ہوا کہ یہ ساتون روایتین بھی اُنھین محاورات سے ہین جنھین دو آیتین لی در بارہ
محدثین ہمنے نقل کین ان سات سے ملکر اکیس مثالین ہوئین وباللہ التوفیق **جواب دوم**
جانے دو اُنمین قبل انمین بعد یو ہین سمجھو پھر ہمین کیا مضر اور تمھین کیا مفید شفقین
دو ہین احمر و ابیض آن روایات قبل مین سپید مراد ہے ان روایات بعد مین
سرخ یون بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر
ڈوبنے کے بعد شفق ابیض مین نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا جب سپیدی
ڈوبی عشا پڑھی یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کیطور پر جمع صوری ہے حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی
پڑھی جاتی اسکا ثبوت تم ہرگز نہ دیسکے یہ جواب بنگاہ اولین ذہن فقیر مین
آیا تھا پھر دیکھا کہ امام ابن الہمام قدس سرہ نے بھی افادہ فرمایا رہی روایت ہفتم

سار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء جس میں افق کی سپیدی جانے کے
بعد نزول ہے **اقول** وباللہ استعین **اولا** یہ بھی کب رہی آمین بھی وہی
تقریر جاری جیسے غاب الشفق بمعنے کاد ان یغیب یوہیں ذهب البیاض بمعنے
کاد ان یذهب **ثانیا** حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق کنارہ
شرقی بھی افق ہے بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی اور اسکے اوپر سپیدی
ہوتی ہی جسطرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں حتی یتبین لکم الخیط
الابیض من الخیط الاسود من الفجر فرمایا جب فجر بلند ہوتی ہے وہ خیط اسود جاتا رہتا
ہے یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپید شرقی جاتی رہتی ہے اور
ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے اور اسپر عمدہ قرینہ یہ کہ بیاض کے بعد فحمۃ
عشا جانے کا ذکر کیا فحمۃ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب
بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے جب تارے کھلکر روشنی دیتے ہیں زائل ہوجاتا ہے جیسے
چراغ کے سامنے سے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی پھر نگاہ ٹھہر جاتی
ہے زہر الربی میں ہے فحمة العشاء هی اقبال اللیل و اول سواده شرح
جامع الاصول للمصنف میں ہے هی شدة سواد اللیل فی اوله حتی اذا سکن
فورته قلت بظهور النجوم وبسط نورها و لان العین اذا نظرت الی الظلمة
ابتداء لا تکاد ترے شیئا ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے
بہت پہلے ہوتا ہے تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اسکے ذکر کی کیا حاجت تھی
ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے جاتی ہے تو اس معنے صحیح پر فحمۃ عشا کا ذکر عبث
ولغو نہ ہوگا **ثالثا** یہی حدیث اسی طریق مذکور سفین سے امام طحاوی نے یوں

روایت فرمائی حدثنا فہد ثنا الحمانی ثنا ابن عیینہ عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن ابی ذویب قال کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلما غربت الشمس ہبنا ان نقول الصلاۃ فسار حتی ذہبت فحمۃ العشاء ورائینا بیاض الافق فنزل فصلی ثلثا المغرب وثنتین العشاء وقال ہکذا رائیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل یہ لقائے شفق ابیض مین نص صریح ہے کہ سر شام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمین افق کی سپیدی نظر آتی اُسوقت نماز پڑھی اور کہا اسیطرح حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کیا الجا ملا جی آپ تو بہت محدثی مین دم بھرتے ہین یہ صحیح حدیثین بوجہ محض نورد کرتے آئے بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایہ بنائے اک اپنے لیے یہ روایت حجت بنالی جو آپکے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہین ہوسکتی اسکا مدار ابن ابی نجیح پر ہے وہ مدلس تھا اور یہان روایت مین عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار ومعتمد مین مردود نامستند ہے اسی آپکی مبلغ علم تقریب مین ہے عبد اللہ بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی مولاہم ثقۃ رمی بالقدر وربما دلس وہ قسم مرسل سے ہے تقریب وتدریب مین ہے الصحیح التفصیل فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فمرسل لا یقبل وما بین فیہ کسمعت وحدثنا واخبرنا وشبہہا فمقبول یحتج بہ اور مرسل کی نسبت

آپ خود فرما چکے روایت مرسل حجت نہین ہوتی نزدیک جماعت فقہا وجمہور محدثین کے یہ آپنے اُس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بناکر فرمایا تھا جسکا ذکر لطیفہ دہم مین گزرا جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش اور سچے ارسال پر یون گنگ

وخاموش یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے **جواب سوم** حدیث مذکور
اصلا کسی طریق مین نہین کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بعد
غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی نہ ہرگز ہرگز کسی روایت مین آیا کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کرکے دوسری نماز کے
وقت مین پڑھنے کو فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت
مغرب شفق احمر تک ہے الدارقطنی عن ابن عمر رفعہ والصحیح وقفہ افادہ البیہقی
والنووی انہ قال الشفق الحمرۃ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ہو الصحیح
روایۃ والرجیح درایۃ وقضیۃ الدلیل فعلیہ التاویل ہمارا مذہب اجلائے
صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل صدیق اکبر و ام المؤمنین صدیقہ و امام العلماء معاذ بن
جبل و سید القراء ابی بن کعب و سید الحفاظ ابو ہریرہ و عبد اللہ بن زبیر وغیرہم
رضی اللہ تعالی عنہم و اکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر و امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز
و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی و امام الفقہاء و المحدثین والصالحین عبد اللہ
بن مبارک و زفر بن الہذیل و ائمہ لغت مثل مبرد و ثعلب فراء و بعض کبرائے
شافعیہ مثل ابو سلیمان خطابی و امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ
تعالے علیہم سے منقول کما فی عمدۃ القاری وغنیۃ المتملی وغیرہما اب اگر
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے صراحۃً ثابت بھی ہو کہ انھون نے بعد غروب
ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انھون نے کسی سفر مین سید المرسلین صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض مین مغرب اور اُسکے بعد عشا پڑھتے دیکھا
اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا ہو کہ حضور والا صلوات اللہ تعالے وسلامہ

علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی آپ چاہے ابن عمر سے ثابت ہو جانے
کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی یہ اگر اپنے مذہب
مبنی ہوگا کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں مگر ہم پر حجت نہ ہوگی
کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلا علاقہ نہ تھا یہ
تقریر بحمد اللہ تعالے وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل و شبہات کی دافع
و نافی ہے اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح ایسی لاؤ جس سے صاف صاف
ثابت ہو کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حقیقۃً شفق ابیض گزار کر
وقت اجماعی عشا میں مغرب پڑھی یا اسطرح پڑھنے کا حکم فرمایا مگر بحول اللہ تعالے
قیامت تک کوئی حدیث ایسی نہ دکھا سکو گے بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جنمیں حضور
اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے
موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جنکا بیان واضح ہو چکا پھر ہمیں کیا جبر ہے کہ ایسی
احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعیین و تخصیص
اوقات کہ نصوص قاطعہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں۔
ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالی ولی التوفیق حدیث انس رضی اللہ
تعالی عنہ مروی بطریق عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن انس جسکے
ایک لفظ میں ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے الشیخان وابو داود
والنسائی حدثنا قتیبۃ زاد ابو داود وابن موھب المعنی قالا نا
المفضل ح والبخاری وحدثنا حسان الواسطی وھذا لفظہ
ثنا المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم یجمع بینہما واذا زاغت صلی الظہر ثم رکب لفظ قتیبۃ ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب دوسرے لفظ مین ہے ظہر کو موخر فرماتے یہانتک کہ عصر کا اول وقت داخل ہوتا پھر جمع کرتے مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی نا لیث بن سعد عن عقیل فذکرہ وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینہما تیسرے لفظ مین یہ لفظ زائد ہے کہ مغرب کو تاخیر کرتے یہانتک کہ شفق ڈوبنے کے وقت اُسے اور عشا کو ملاتے یا اُنھین جمع فرماتے کہ شفق ڈوب جاتی مسلم حدثنی ابو الطاہر وعمرو بن السواد قالا انا ابن وہب ثنی جابر بن اسمعیل عن عقیل وفیہ یؤخر المغرب حتی یجمع بینہا وبین العشاء حین یغیب الشفق ورواہ النسائی قال اخبرنی عمرو بن سواد بن الاسود بن عمرو وابو داود مختصرا قال حدثنا سلیمان بن داود المہری کلاہما عن ابن وہب ورواہ الطحاوی حدثنا یونس قال انا ابن وہب وفیہ حتی یغیب الشفق غیبت شفق کے جوابات شافیہ تو بحمد اللہ اوپر گزرے ملاجی کا بڑا ناز یہان ان لفظون پر ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک موخر فرما کر جمع کرتے اُسپر حتے کے معنے مین لا طائل نحویت بگھار کر فرماتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ تاخیر ظہر کی اس حد تک کرتے کہ منتہے تاخیر کا اول وقت عصر کا ہونا یعنے ابھی تک ظہر نہ پڑھتے کہ عصر کا وقت آجاتا ان معنے سے کسیکو انکار نہین مگر محرفین للنصوص کو اول وقت عصر کا منتہے تاخیر کہنا ہے

نہ نماز ظہر کا اگر ظہر کا ہو تو تم یجمع بینہا کے کچھ معنے نہین بنتے کہ بعد ہو چکنے ظہر کے

اول وقت عصر تک پھر جمع کرنا ساتھ عصر کے کسطرح ہو اھ ملخصا مهذبا ان

لنتر انیون کا **جواب** تو بہت واضح ہے عصر یا وقت عصر یا اول وقت عصر

یا دخول وقت عصر تک ظہر کو متوخر کرنے کی جسطرح یہ معنے ممکن کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک

کہ وقت عصر داخل ہوا یونہی یہ بھی متصور کہ ظہر مین اسقدر تاخیر فرمائی کہ اوسکے

ختم ہوتے ہی وقت عصر آگیا خود علمائے شافعیہ ان معنے کو تسلیم کرتے ہین یہ صحیح

بخاری شریف مین فرمایا باب تاخیر الظہر الی العصر امام عسقلانی شافعی نے

فتح الباری پھر قسطلانی شافعی نے ارشاد الساری مین اسکی شرح فرمائی باب

تاخیر الظہر الی اول وقت العصر بحیث انہ اذا فرغ منہا یدخل وقت

تالیہا لا انہ یجمع بینہما فی وقت واحد حافظ الشان کے لفظ یہ ہین المراد

انہ عند فراغہ منہا دخل وقت العصر کما سیأتی عن ابی الشعثاء الخ اور یہ ظاہر ہے

فارغ ہوتے ہی جو عصر اپنے شروع وقت مین پڑھی جائیگی بداہتہ دونون نمازین مجتمع

ہوجائینگی تو اس معنے کو تحریف یا جمع بینہما کے مخالف کہنا صریح جہالت ہے

اقول وباللہ التوفیق تحقیق مقام یہ ہے کہ یؤخر الظہر مین ظہر سے صلاۃ ظہر مراد

ہونا تو مہمل ہے نماز ہی قابل تاخیر و تعجیل ہے نہ وقت جسکی تاخیر و تعجیل مقدورات عباد

مین نہین اور صلاۃ ظہر حقیقۃ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مجموع افعال کا نام ہے نہ ہر

فعل یا آغاز نماز کہ جزء نماز ہے اور ایسے حقائق مین جزء شے شے نہین جو اسم کسی مرکب

مجموع اجزائے متعاقبہ فی الوجود کے مقابل موضوع ہو بنظر حقیقت اسکا صدق جزء

آخر کے ساتھ ہوگا نہ اس سے پہلے مثلا مکان اس مجموع جدران و سقف و تعمیر کا نام

تو جب نیو بھری کی ... پہلی ایت ... ثابت ...
حقیقت صلاۃ جیسے شرح مطلب ... اور معتبر ... ہین تو حکم
انتہائے تاخیر نماز میں وقت فراغ ... خود زبانہ عدم ...
اسم باقی ہے ایک حدیث کے الفاظ دیکھیے تاخیر نماز کی انتہا ابتدائے وقت
پر بتائی گئی ہے اور اُسکی انتہا فراغ پر تھی تو ثابت ہوا کہ ظہر سے فراغ وقت ظہر کے
جزء اخیر مین ہوا یہی بعینہ ہمارا مقصود ہے اگر معنے وہ لیے جائین جو ملاجی بتاتے
ہین کہ اول وقت عصر مین نماز ظہر شروع کی تو تاخیر ظہر اول وقت عصر پر منتہی نہوئی
بلکہ اوسط وقت عصر تک رہی یہ خلاف ارشاد حدیث ہو تو بلحاظ حقیقت شرعیہ معنے
حدیث وہی ہین جنھین ملاجی تحریف نصوص بتا رہے ہین ہان مجازاً آغاز نماز پر بھی
اسم نماز اطلاق کرتے ہین تو ہمارے اور ملاجی کے معنے مین وہی فرق ہے جو حقیقت
و مجاز مین بحمد اللہ اس بیان جلی البرہان سے واضح ہوگیا کہ ملاجی کا استبعاد تاخیر و
منتہائے نماز ظہر مین تفرقہ پر حکم کرنا جہالت تھا ملاجی نے اتنا سچ کہا کہ منتہی تاخیر کا
اول وقت عصر کا ہوتا آگے جو یہ حاشیہ چڑھایا کہ یعنی ابھی تک ظہر نہ پڑھے کہ وقت
عصر آجا تا زاد جاتے بیدلیل ہے طرفہ یہ کہ خود بھی حضرت نے انھین لفظون سے تفسیر
کی جنھین دونون معنے محتمل مگر عقل و روایت تو باہم اچھے طریقون نقیض پر ہین ملاجی ...
ثم اقول ... اللہ ... ظہر کی وقت عصر تک تاخیر ... کنار ... لفظ
آئے کہ ظہر اول وقت عصر مین پڑھی جائے مخالف ہین نص نہ تھی ...
مین آخر وقت اول و اول وقت آخر آن واحد مشترک ہین ...
صلاۃ و فراغ عن الصلاۃ دونون مستعمل تو بحکم مقدمہ اولے جس نماز کے فراغ ...

مختتم ہو جائے اُسے جسطرح یون کہہ سکتے ہین کہ اپنے وقت کے جزء اخیر مین تمام ہوئی
ہو ہین یہ بھی کہ وقت آیندہ کے جزء اول مین اُس سے فراغ ہوا اور بحکم مقدمۂ ثانیہ
تعبیر ثانی کو ان لفظون سے بھی ادا کرسکتے ہین کہ نماز وقت نماز آیندہ مین پڑھی کہ نماز
پڑھنا فراغ عن الصلاۃ تھا اور فراغ عن الصلاۃ آخر وقت مین ہوا اور آخر وقت ماضی
اول وقت آتی ہے ولہذا ساتون احادیث مذکورۂ امامت جبریل و سوال سائل
مین جب کہ بظاہر عصر ماضی و ظہر حال دونون ایک وقت پڑھنا نکلتا تھا بلکہ حدیث
امامت عند الترمذی و حدیث سائل عند ابی داؤد مین صاف تصریح تھی کہ آج کی ظہر
کل کی عصر کے وقت پڑھی خود امام شافعی و جمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالےٰ نے
انمین صلاۃ عصر دیروزہ کو ابتدائے نماز اور صلاۃ ظہر امروزہ کو فراغ نماز پر حمل کیا یعنی
ایک مثل سایہ پر کل کی عصر شروع فرمائی تھی اور آج کی ظہر ختم اسیکو یون تعبیر فرمایا
کہ ظہر امروز و عصر دیروزہ کے وقتمین پڑھی امام اجل ابوزکریا نووی شافعی رحمہ اللہ
تعالیٰ شرح صحیح مسلم شریف مین زیر حدیث اذا صلیتم الظھر فانہ وقت الی ان
یحضر العصر فرماتے ہین احتج الشافعی والاکثرون بظاھر الحدیث الذی نحن فیہ واجابوا
عن حدیث جبریل علیہ السلام بان معناہ فرغ من الظھر حین صار ظل
کل شیئ مثلہ و شرع فی العصر فی الیوم الاول حین صار ظل کل شیئ مثلہ فلا
اشتراک بینھما مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین ہے فی روایۃ حین کان ظل کل شیئ
مثلہ کوقت العصر بالامس ای فرغ من الظھر ثم کما شرع فی العصر
فیہ الاول ثم قال الشافعی و بہ یندفع اشتراکھما فی وقت واحد
ثم اقول ہان مین علماء سے کیون نقل کرون خود علماء ہی اپنے ہی لکھے کو نہ دیکھین

اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک شہیدا مسئلہ وقت ظہر مین جو ایک
مثل کا اثبات پیش نظر تھا پاؤن تلے کی سوجھی اکا پچھا نے سوچے سمجھے صاف
صاف انھین معنے کا اقرار کر گئے یہ کیا خبر تھی کہ دو قدم چلکر یہ اقرار جان کا آزار ہو جائیگا
حدیث سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ نقل کرکے فرماتے
ہین معنے اسکے یہ ہین کہ پہلے دن عصر جب پڑھی کہ سایہ ایک مثل آگیا اور دوسرے
دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ ہوئے یہ معنے نہین کہ ظہر پڑھنی شروع کی دوسرے دن
اسیوقت جسمین پہلے دن عصر پڑھی تھی اھ ملخصا کیون ملاجی جب صلاۃ بمعنی
فراغ عن الصلاۃ آپ خود لے رہے ہین تو اخر الظہر کے معنے اخر الفراغ عن الظہر
لینا کیون تحریف نصوص ہو گیا ہان اسکا علاج نہین کہ شریعت تمھارے گھر کی ہے
اپنے لیے تحریف تبدیل انکا تکذیب جو چاہو حلال کرلو مزہ یہ ہے کہ فقط اسی پر
قناعت نہ کی لاج کا بھلا ہو حدیث امامت جبریل عن ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما بھی نقل کی اور ابوداود کے لفظ چھوڑکر خاص ترمذی ہی کی روایت لی جسمین
صاف نقل کیا کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقت مین پڑھی اور بکمال خوش طالعی
اسے بھی لکھدیا کہ معنے اسکے بھی وہی ہین جو حدیث نسائی کے بیان کیے گئے یعنے
پہلے دن عصر شروع کی ایک مثل پر اور دوسرے دن فارغ ہوئے ظہر سے ایک
مثل پر ملاجی جب ایک نماز دوسری کے وقتمین پڑھنا ان صریح لفظون کے بھی
خود یہ معنے لے رہے ہو کہ نماز پڑھی تو اپنے وقت مین مگر اُس سے فراغ دوسری
کے ابتدائی وقت پر ہوا تو آپ کس منھ سے یہ حدیثین اثبات جمع مین پیش
کرتے اور انھین نص صریح ناقابل تاویل بتاتے ہو ان مین تو تصریح دکھا بھی نہ سکے

له اقتباس وبناسب المقام ههنا الشهادة للمصنف ۱۲ منه

وصاف صاف اس حدیث ترمذی مین تھی جب اسکے یہ معنے بنا رہے ہو انکی
مدرجہ اولے بنینگے اور اول تا آخر تمھارے سب دعوے قلب ہو تو انبغیظ کم سنیں
انصاف ہو تو ایک یہی حرف تمھاری ساری محنت کو پہلی منزل پہنچانے کے
لیے بس ہے و للہ الحمد یہ کلام تو ملاجی کی جہالتوں سے متعلق تھا اب مثل حدیث ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث کے بھی جواب بعون الوہاب اسی طرح صواب
لیجیے وباللہ التوفیق **جواب اول** دخول عصر سے قرب عصر مراد ہے
جسکی اکیس ۲۱ مثالین آیات واحادیث سے اوپر گزرین خصوصا حدیث ہشتم تین
ہمنے روایت صحیحہ صحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی سے روشن ثبوت دیا
کہ دوسرے وقت تک تاخیر در کنار ایک نماز اپنے آخر وقت مین دوسرے وقت
کے قریب پڑھنے کو یہانتک کہا جاتا ہے کہ دوسری نماز کے وقت مین پڑھی
الی ھذا الجواب اشار الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالی حیث قال قد یحتمل
انیکون قولہ الی اول وقت العصر الی قرب اول وقت العصر **جواب ثانی**
اقول وقت ظہر دو مثل سمجھو خواہ ایک اسکی حقیقت واقعیہ کا ادراک طاقت بشری
سے خارج ہے آسمان بھی صاف ہو زمین بھی ہموار تاہم پیمایش اقدام یا کوئی چیز
زمین مین کھڑی کر کے ناپنا تو ہرگز غایت تخمین مقصود تک بھی بالغ نہین نہایت
تصحیح عمل امثال دائرہ ہندیہ ہے وہ بھی حقیقت امر ہرگز نہین بتا سکتا **اولا**
دائرہ کی صحت سطح کا استوا سطح دائرۃ الافق سے اسکی پوری موازات مقیاس کا
سطح دائرہ نصف النہار سے ذرہ بھر مائل نہ ہونا دخل و مخرج کے نقاط نا متجزیہ
کی صحیح تعیین قوس محصورہ کی ٹھیک تنصیف پھر ظل کا خط نا متجزی پر واقعی انطباق

پھر اسکی حقیقی مقدار پھر اسپر مثل یا مثلین کہ ادنیٰ کمی بیشی زیادت انہین سے کسی پر متیسر نہین ثانیا بفرض محال عادی یہ سب حق حقیقت پر صحیح بھی ہوجاین تاہم خط کا سطح عظیمہ نصف النہار مین ہونا معلوم نہین بلکہ نہ ہونا ثابت و معلوم ہے کہ شمس لوح تقاطع معدل و منطقہ اپنی سیر خاص سے لمحہ بھر بھی ایک مدار پر نہین رہتا تو منتصف ما بین المدخل والمخرج ہمیشہ خط نصف النہار سے شرقی یا غربی ہے مگر جب کہ دائرۃ الزوال پر مرکز نیر کا انطباق اور احد الانقلابین مین حلول آن واحد مین ہو اور وہ نہایت نادر ہے ثالثا اس نادر کو بھی فرض کر لیجیے تاہم علم کیطرف اصلا سبیل نہین کہ حلول انقلاب یا وصول دائرہ جاننے کے طرق جو زیجات مین موضوع ہین سب ظنی اور تخمینی ہین کسی کوکب کی تقویم حقیقی معلوم کرنا حساب کا کام ہے نہ ارصاد کا جداول جیوب و ظلال و میول و اوساط و تعاویل مراکز و مواضع اوجات و تفاوت ایام حقیقیہ و وسطیہ و فصل ما بین المرکزین و عروض و اطوال بلاد و درج و اجزائے استوائیہ و طوالع و مطالع بلدیہ وغیرہا امور کہ اس ادراک کے ذرائع ہین سب فی انفسہا محض تخمین ہین اور اسپر ثبات زیجات بر فع و اسقاط حصص کسرات تخمین بالائے تخمین بالائی ہے اسے جسنے ہر تقصیر و تطہیر مین عجز و جہل بشر کو ظاہر کیا اور ذرہ ذرہ عالم اپنے کمال علم و قدرت کو جلوہ دیا سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم و لہذا المتقو وقتین سے کچھ پہلے اور کچھ بعد تک عامہ خلق کے نزدیک وقت مشکوک ہے اسیکو وقت بین الوقتین کہتے ہین اسمین نظر ناظر کبھی حالت شک مین رہتی ہے کبھی بقائے وقت اول کبھی دخول وقت آخر گمان کرتی ہی اور واقع وہ ہے جو رب العزۃ جل و علا کے علم مین ہے صاحب وحی خصوصا

عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب بحکم منبانی العلیم الخبیر
عین وقت حقیقی پر مطلع ہو کر نماز ظہر ایسے اخیر وقت میں ادا فرمائے اور سلام پھیرتے ہی
معاً وقت عصر کی ابتدائے حقیقی جو خاص علم الٰہی میں تھی شروع ہو جائے اور دیگر
ناظرین کہ وحی سے بہرہ نہیں رکھتے براہ اشتباہ اُسے وقت آخر میں گمان کریں اصلا
محل تعجب نہیں نہ معاذ اللہ اس میں بعض صحابہ کرام رضے اللہ تعالے عنہم کی کسر شان
کہ علوم خاصہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حضور کا شریک نہ ہونا کچھ منافی
صحابیت نہیں بلکہ واجب و لازم ہے فقیر غفر لہ المولے القدیر احادیث کثیرہ سے
خاص اس جزئیہ کی نظیریں پیش کر سکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم نے ایسے وقت نمازیں پڑھیں یا سحری تناول فرمائی کہ ناظرین کو بقائے وقت
میں شک یا خروج وقت کا گمان گزرا بلکہ اجلہ حذاق صحابہ کی تمییز و معرفت
میں دیگر ناظرین شریک نہ ہوئے علم محمدی تو علم محمدی ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
مثلاً **حدیث ۱** حدیث سائل کہ صحیح مسلم و سنن ابو داود و سنن نسائی و مسند
امام احمد و حجج امام ابن ابان و مصنف طحاوی میں سیدنا ابوموسے اشعری رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی اس میں ظہر روز اول کی نسبت مسلم و نسائی کی روایت یوں ہے
فاقام بالظہر حین زالت الشمس والقائل یقول قد انتصف النہار وھو
کان اعلم منھم ظہر سورج ڈھلتے ہی قائم فرمائی اس حال میں کہ کہنے والا کہہ
ٹھیک دوپہر ہے اور حضور ان سے زیادہ جانتے تھے ابو داود کے یہ لفظ ہیں حتی
قال القائل انتصف النہار وھو اعلم یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا دوپہر
ہوا اور حضور کو حقیقت امر کی خوب خبر تھی احمد و حجج و طحاوی کے لفظ یوں ہیں

والقائل یقول انتصف النہار ... کہنے والا کہتا دوپہر
ہوا ابھی دوپہر بھی نہ ہوا حضور کے علم اُن کے علموں کو کیا نسبت تھی
حدیث ۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی وکتاب
طحاوی مین پارہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارہ
انکار جمع بین الصلاتین کہ عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب مذکور ہوگی یہ ہے
صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا ابوداود کے لفظ یون ہین صلی صلاۃ
الصبح من الغد قبل وقتہا طحاوی کی روایت یون ہے صلی الفجر یومئذ
لغیر میقاتہا یعنے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی الحجہ
کی دسوین تاریخ مزدلفہ مین صبح کی نماز اُسکے وقت سے پہلے پڑھی بے وقت پڑھی
امام بدر عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قولہ قبل
میقاتہا بان قدم علی وقت ظہور طلوع الصبح للعامۃ وقد ظہر لہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم طلوعہ اما بالوحی او بغیرہ یعنے قبل وقت پڑھنے کے
یہ معنی ہین کہ اور لوگون پر صبح کا طلوع کرنا ظاہر نہ ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو وحی وغیرہ سے معلوم ہوگیا حدیث ۳ صحیح بخاری شریف مین
عبد الرحمن بن یزید نخعی سے خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
نسبت ہے ثم صلی الفجر حین طلع الفجر قائل یقول طلع الفجر وقائل یقول لم
یطلع الفجر واولہ قال خرجنا مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا الحدیث
یعنے ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو چلے مزدلفہ
پہنچے وہان حضرت عبد اللہ نے نماز فجر طلوع فجر ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا فجر

ہو گئی ہے کوئی کہتا ابھی نہیں حدیث ۴ امام جعفر طحاوی انھین عبد الرحمن نخعی
سے راوی قال صلی عبد اللہ باصحابہ صلاۃ المغرب فقام اصحابہ
یتراءت والشمس فقال ما تنظرون قالوا ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ ھذا واللہ
الذی لا الہ الا ھو وقت ھذہ الصلاۃ الحدیث یعنے عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے اپنے اصحاب کو نماز مغرب پڑھائی اُن کے اصحاب اٹھکر سورج دیکھنے لگے
فرمایا کیا دیکھتے ہو عرض کی یہ دیکھتے ہین کہ سورج ڈوبا یا نہین فرمایا قسم اللہ کی جسکے
سوا کوئی سچا معبود نہین کہ یہ عین وقت اس نماز کا ہی) نماز سے فارغ ہو کر بھی اُن کے
اصحاب کو شبہہ تھا کہ سورج اب بھی غروب ہوا یا نہین فان صلی حقیقۃ فی
الفصل دون الارادۃ والفاء للتعقیب حدیث ۵ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ طحاوی بطریق انس رضی اللہ تعالی عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم قمنا
الی الصلاۃ قلت کم کان قدرھا بینھما قال خمسین آیۃ یعنے حضور پر نور صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے مین نے پوچھا
بیچمین کتنا فاصلہ دیا کہا پچاس آیت پڑھنے کا حدیث ۶ بخاری ونسائی
بطریق قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان نبی اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام
نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما
من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر ما یقرء الرجل خمسین آیۃ یعنے نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے سحری تناول فرمائی

جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے کھڑے ہو گئے نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا کہا اسقدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے امام تورپشتی حنفی پھر علامہ طیبی شافعی پھر علامہ علی قاری شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں ھذا التقدیر لا یجوز لعموم المؤمنین الاخذ به وانما اخذه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاطلاع الله تعالیٰ ایاه وکان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم معصوما عن الخطأ فی الدین یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُسے اسلیے اختیار فرمایا کہ رب العزۃ جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی پر اطلاع فرمائی تھی اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے **حدیث ۷** نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپنے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع میں نے کہا بعد صبح کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا) رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محل یہی ہے کہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح اور

واقفی جو شخص سحری کا پچھلا نوالا کھاکر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے
وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے **حدیث ۸** ابوداود نے اپنی سنن مین
باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت اور اسمین انھین
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے جنکی حدیث مین ہم یہان کلام کر رہے ہین روایت
کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی السفر فقلنا
زالت الشمس اولم تزل صلی الظہر ثم ارتحل جب ہم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر مین ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا بھی
نہین حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسوقت نماز ظہر پڑھکر کوچ فرما دیتے
حدیث ۹ ابوداود اسی باب مین اور نیز نسائی و طحاوی انھین انس رضی اللہ
تعالے عنہ سے راوی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا نزل منزلا
لم یرتحل حتی یصلی الظہر فقال له رجل وان کان نصف النہار قال وان کان نصف النہار
یعنے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتے ظہر پڑھے
کوچ نفرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو نسائی کے لفظ یون ہین فقال له رجل
وان کانت بنصف النہار قال وان کانت بنصف النہار یعنے کسی نے پوچھا
اگرچہ وہ نماز دوپہر مین ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر مین ہوتی **لطیفہ اوّل**
ملاجی کو تو یہ منظور ہے کہ جہان جیسے بنے اپنا مطلب بنائین یہان تو قول انس
رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ وقت عصر کا آغاز ہوجاتا ایسی تحقیق یقینی پر حمل کیا جسمین
اصلا گنجائش تاویل نہین اور مسئلہ وقت ظہر مین جب علماے حنفیہ نے حدیث
صحیح جلیل صحیح بخاری شریف سے استدلال کیا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

ایک سفر مین ہم حاضر رکاب سعا[illegible] افضل الصلاۃ وا[illegible]
تھے موذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد انھون
نے پھر اذان کا قصد کیا پھر فرمایا وقت ٹھنڈا کر ایک دیر کے بعد انھون نے پھر
ارادہ کیا فرمایا وقت ٹھنڈا کر حتی ساوی الظل التلول یہان تک کہ ٹیلون کا
سایہ اُن کے برابر آگیا سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ان شدۃ الحر
من فیح جہنم گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو انہین نماز ظہر ٹھنڈے وقت
مین پڑھو ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما مین کہ وہی زمانہ ابراد ہے
ٹیلون کا سایہ اصلا نہین ہوتا بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے امام اجل ابوزکریا نووی
شافعی شرح مسلم شریف مین فرماتے ہین التلول منبطحۃ غیر منتصبۃ ولا
یصیر لہا فی العادۃ ظل الا بعد زوال الشمس بکثیر ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے
ہین نہ بلند عادۃً انکا سایہ نہین پڑتا مگر سورج ڈھلنے سے بہت دیر کے بعد امام ابن
اثیر جزری شافعی نہایہ مین فرماتے ہین ھی منبطحۃ لا یظہر لہا ظل الا اذا
ذہب اکثر وقت الظہر ٹیلے پست ہوتے ہین اُن کے لیے سایہ ظاہر ہی نہین
ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے) جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت
اور نیز مشاہدہ و عقل و قواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلون کے سائے کی ابتدا زوال سے بہت
دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلون کے برابر اسوقت پہنچیگا جب بلند
چیزونکا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا اسوقت تک حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے گرمیون مین ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا اور اسکے بعد موذن کو
اجازت اذان عطا ہوئی تو بلا شبہہ دوسری مثل مین وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا

جیسا کہ ہمارے امام رضی اللہ تعالے عنہ کا مذہب ہے یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالے

لاجواب تھی یہاں ملا جی حالت اضطراب مین فرما گئے کہ مساوی کہنا لازمی یعنی

سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا

ہے نہ باینطور کہ گز رکھکر ناپ لیا تھا کیون حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ

تعالی عنہ نے تو گز رکھکر ناپا تھا یونہین تخمینا مساوات بتادی مگر انس رضی اللہ

تعالی عنہ کا گز رکھکر ناپ لینا آپکو معلوم ہو گیا ہو گا آخر دخول وقت عصر یونہین تو

معلوم ہو گا کہ سایہ اِس مقدار کو پہنچ جائے اُسکا علم بے ناپے کیونکر ہو بلکہ

یہاں تو غالبًا دو ناپون کی ضرورت ہے ایک وقت نصف النہار کہ سایہ اصلی

کی مقدار ناپین دوسری اسوقت کہ سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب کو پہنچا یا نہین

جب اُنھون نے ایک ناپ نہ کی یونہین تخمینا فرمادیا انھون نے دو ناپین کا ہیکو کی ہونگی

یونہین تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہو گیا جیسے آپ وہان احتمال

نکالا چاہتے ہین کہ واقع مین مساوی نہ ہوا ہو گا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی

یہان بھی وہی احتمال پیدا رہیگا کہ واقع مین وقت عصر نہ آیا تھا ظہر اپنے ہی وقت مین

ہو گی یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جا بجا جو باتین خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا

کرے تو آنکھین دکھاؤ تحریف نصوص بتاؤ اس تحکم کی کوئی حد ہے لطیفہ (۲)

اقول خدا انصاف دے تو یہان تخمینہ مین اتنی ہی غلطی ہو گی جتنی دیر مین ظہر

کی دو رکعتین پڑھی جائین اور حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ مین سخت

فاحش غلطی ماننی پڑے گی جسے اُن کیطرف بیدلیل نسبت کر دینا صراحۃً سوء

ادب خود امام شافعی المذہب کی تصریح سے واضح ہوا کہ سایہ تلول کی ابتدا

اُسوقت ہوتی ہے جب بلند چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے
اکثر گزرجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹیلون کا سایہ ابھی نصف مثل تک بھی نہ پہنچیگا اور
چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا ایک مثل سے گزرجائیگا اول تو جسطرح ظہور ظل
مین تفاوت شدید ہے کہ اتنی دیر کے بعد انکا سایہ پیدا ہوتا ہے یونہیں زیادت
ظل مین فرق رہیگا بلند چیزونکا سایہ اپنی نسبت پر جتنی دیر مین جتنا بڑھے گا
ٹیلونکا سایہ اپنی نسبت مین اُس سے کم بڑھے گا کما لا یخفے علی العارف بقواعد
الفن تو لاجرم جسوقت ٹیلون کا سایہ پیدا ہوا اور بلندیون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا
نصف مثل سے زائد تھا ایک کچھ دیر کے بعد بلندیون کا سایہ نصف مثل سے کم بڑھکر
ایک مثل ظل اصلی سے گزرگیا اُسوقت ٹیلون کا سایہ اُس کم از نصف سے بھی کم ہوگا
اور اس تحفظ نسبت تفاوت کو نہ بھی مانیے تو خیر کم از نصف ہی جانیے پھر بہرحال
اس سے اتنی دیر اور بعد اکیجیے جسمین اذان کا حکم ہوا اور اُسکے بعد جماعت فرمائی گئی تو
حساب سے آپکے طور پر اُسوقت ٹیلونکا سایہ کوئی چہارم ہی کی قدر رہتا ہے اُسے
ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمادینا کہ سایہ برابر ہوگیا تھا کس قدر بعید و ناقابل قبول
ہے کیا اچھا انصاف ہی کہ یا تو تخمین مین اُتنی غلطی نامسموع کہ جسمین دو رکعتین پڑھ لیجائین
یا اپنی داؤن کو بیچاری غلطی مقبول کہ سیر مین پسیری کا دھوکا بحمد اللہ تعالی اس تقریر سے
یہ بھی واضح ہوگیا کہ وہان تخمین سے جوابدینا محض جہل و باطل تھا لطیفہ ۳) اقول
وہان ایک ستم خوش ادائی یہ کی ہے کہ وہ تخمینا برابر ہونا بھی مع سایہ اصلی کے ہے نہ سایہ
اصلی الگ کرکے وھذا لا یخفی علی من لہ ادنی عقل تو در اصل سایہ ٹیلون کا بعد نکال لنے
سایہ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم مین اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی

فارغ ہوتے ہونگے ملاجی ذرا کچھ دنون جنگل کی ہوکھاؤ ٹیلونکی ہری ہری ڈوب ٹھنڈے
وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھونکے تیور ٹھکانے آئین علما تو فرماتے ہین کہ
ٹیلون کا سایہ پڑتا ہی نہین جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جائے
ملاجی اُن کے لیے ٹھیک دوپہر کا سایہ بتارہے ہین اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی
مثل جبھی تو کہتے ہین کہ وہابی ہوکر آدمی کی عقل ٹیلونکا سایہ زوال ہوجاتی ہے
(لطیفہ ۴) اقول اور بڑھکر نزاکت فرمائی ہے کہ مساوات سایہ کے ٹیلونسے
مقدار مین مراد نہ ہو بلکہ ظہور مین یعنے پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات
نہ تھی ٹیلون سے کیونکہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی
ظاہر ہوگیا بس برابر ہوگیا ٹیلون کے ظاہر ہونے مین اور موجود ہونے مین نہ مقدار
مین اس جواب کی قدر ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتادین وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک
کہ ٹیلونکا سایا اُنکے برابر آیا اسکے یہ معنے کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہوگیا
اگرچہ وہ مدس گز ہون یہ جو برابر اے سبحن اللہ اسے کیون تحریف نصوص کہیے گا کہ یہ تو
مطلب کی گڑھت ہے ایسا لقب تو خاص بیچارے حنفیہ کا خلعت ہے ملاجی اگر کوئی
کہے کہ مین ملاجی کے پاس رہا یہان تک کہ اُنکی داڑھی بانس برابر ہوگئی تو اسکے معنے
یہی ہونگے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بانس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی
معدوم جب روآن کچھ کچھ چمکا چمکتے ہی بانس برابر ہوگیا کہ اب بانس بھی موجود بال
بھی موجود ع مرغک از بیضہ برون آید و دانہ طلبد (لطیفہ ۵) اقول
بیتکلف چراغی و تحریف صریح قابل ملاحظہ کہ خود ہی حنفیہ و شافعیہ کے مسئلہ مختلف
فیہا مین شافعیہ سے حجت لانے کو فتح الباری امام عسقلانی سے یہ عبارت نقل کی کہ

يحتمل ان يراد بهذه المساواة مساواة الظل بجنب المثل بعد ان لم يكن ظل

جسمین ٹیلون کے لیے سایہ اصلی ہونے کی صاف نفی تھی حضرت تو وہ دعوے کرچکے تھے

کہ انکا سایہ اصلی آدھی مثل کے قریب ہوتا ہے لاجرم معدوم چیزمین جانب شرق کی قید

بڑھائی کہ مشرق کیطرف معدوم تھا اور اسے فتح الباری کیطرف نسبت کر دیا کہ

جیسا کہ کہا فتح الباری مین ویحتمل ان یراد لم یلاجی دھرم سے کہنا یہ تحریف تو نہین

(لطیفہ ۶) **اقول** فتح الباری کے طور پر تو مشارکت فی الوجود غایت بن سکتی ہے

کہ دوپہر کو ٹیلونکا سایہ اصلا نہ تھا دیر فرمائی یہانتک کہ موجود ہوا اگرچہ ٹیلون سے

سایہ مساوی ہونیکی ہرگز یہ معنے نہین مگر آپ اپنی خبر لیجیے آپ کے نزدیک تو ٹھیک

دوپہر کو ٹیلون کا سایہ آدھا مثل تھا تو ظہور وجود مین برابری صبح سے شام تک

دن بھر رہی اس غایت مقرر کرنے کے کیا معنے کہ وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک کہ سایہ

وجود مین ٹیلون کے برابر ہو گیا اور جانب شرقی کی قید حدیث مین کہان یہ کی

نری من گڑھت ہے تاویل گڑھی مساوات فی الظہور تفریع کی مساوات فی الوجود

اور مفرع علیہ وجود شرقی کیا جب تک وجود غربی شمالی تھا مساوات فی الوجود

نہ تھی اب کہ وجود شرقی ملا مساوات ہوئی کچھ بھی ٹھکانے کی کہتے ہو (لطیفہ ۷)

اقول ملاجی جب آپکے دھرم مین سایہ وقت نصف النہار بھی موجود تھا

تو زوال ہوتے ہی قطعاً شرقی ہوا تو یہ مساوات خاص آغاز وقت ظہر پر پیدا

ہوئی اور حدیث مین یہ ارشاد ہے کہ موذن نے تین بار ارادہ اذان کیا ہر بار

حکم ابرد دیا تاخیر ملا یہانتک کہ سایہ مساوی ہوا کیا یہ ارادہ اسے اذان وحکمہاے

ابراد سب پیش از زوال ہو لیے تھے شاید سہ پہر دن چڑھے ظہر کا وقت ہو جاتا ہوگا

ملاجی تحریف نصوص اسے کہتے ہین ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سرا پا کشش نز
(لطیفہ ۸) اوّل جب کچھ نہ بنی تو مارے درجے یہ تیسری نزاکت

اس حدیث کے جواب مین فرمائی کہ یہ تاخیر آنحضرت سے سفر مین ہوئی شاید آنحضرت نے
اس ارادہ سے کی ہو کہ ظہر کو عصر سے جمع کرینگے پس سفر پر حضر کو قیاس مع الفارق
ہے ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث ابراد ظہر کی ہے یعنے وقت ٹھنڈا کر کے
پڑھنا یا تفویت ظہر کی کہ وقت کھو کر پڑھنا حدیث مین علت حکم یہ ارشاد ہوئی
ہے کہ شدت گرمی جوشش جہنم سے ہے تو گرمی مین ظہر ٹھنڈا کر دیا یہ کہ ابھی اذان
نہ کہیو ہم عصر سے ملا کر پڑھینگے ملاجی اس حدیث کی شرح مین خود علمائے شافعیہ
کا کلام سنو کہ معنی ابراد مین آپکی یہ گڑھت بھی ٹوٹے اور سفر و حضر سے فرق کی بھی
قسمت پھوٹے ارشاد الساری امام قسطلانی شافعی شرح صحیح بخاری باب الابراد
بالظہر فی السفر مین اسی حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کے نیچے ہے (قال کنا مع
النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فی سفر) قیدہ ھنا بالسفر واطلقہ
فی السابقۃ مشیرا بذلک الی ان تلک الروایۃ المطلقۃ محمولۃ علی ھذہ
المقیدۃ لان المراد من الابراد التسہیل ودفع المشقۃ فلا تفاوت بین السفر
والحضر اسیمین ہے (فقال لہ ابرد حتی رأینا فیٔ التلول) غایۃ الابراد حتی
یصیر الظل ذراعا بعد ظل الزوال او ربع قامۃ او ثلثہا او نصفہا وقیل غیر
ذلک ویختلف باختلاف الاوقات لکن یشترط ان لا یمتد الی اخر الوقت
ہان خوب یاد آیا علمائے شافعیہ کی کیون سنیے آپ اپنے ہی لکھی کو نہ دیکھیے مسئلہ وقت
مستحب ظہر مین فرما گئے اگر ابراد اختیار کرے تو لازم ہے کہ ایسا ابراد نہ کرے کہ وقت

ظہر کا خارج ہو جائے یا قریب آجائے حد میں ابراد کی علما میں اختلاف ہو لکن یہ سب کے نزدیک شرط ہے کہ ابراد اس مرتبہ کا نہ کرے کہ ظہر کے آخر وقت کو پہنچ جاوے کہا فتح الباری میں اختلف العلماء فی غایۃ الابراد لکن یشترط ان لا یمتد الی اخر الوقت جب آخر وقت کے قریب تک نہ آنا لازم و شرط ابراد ہے تو حکم ابراد کو خراج وقت پر حمل کرنا کیسا عذر بارد ہے ملا جی ایمان سے کہنا یہ حدیث سے جواب ہے یا اپنی سخن سپروری کے لیے صراحۃً نص شرع کی تحریف حدیث صحیح کا رد۔ شافعیہ حنفیہ کے مکالمات محض تفنن طبع کے لیے ہین ورنہ مذاہب متقرر ہو چکے علامہ زرقانی مالکی شرح مواہب آخر جلد ہفتم مین فرماتے ہین قد اجاب الحافظ ابن حجر عن ذلک وعن غیرہ من ادلۃ المانعین وھی عشرۃ بما یطول ذکرہ مع انہ لا کبیر فائدۃ فیہ اذ المذاھب تقررت انما ھو تشحیذ اذھان آپ اپنی خبر لیجیے آپ تو محقق مجتہد ہین سب ارباب مذاہب کے ضد ہین آپ کیون صحیح بخاری کی حدیث جلیل مین یون کھلی تحریفین کر رہے ہین دعوے باطلہ عمل بالحدیث کے چھلکے اتر رہے ہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ؎ (لطیفہ ۹) **اقول** ملا جی خود جانتے تھے کہ یہ تاویلین نہین محض مہمل پوچ تقریرون سے جیسے بنے حدیث کو رد کرنا ہو لہذا عذر بدتر از گناہ کے لیے ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی ہے کہ احادیث صحیحہ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر نہین رہتا ثابت ہین پس جمعا بین الادلہ یہ تاویلین حضرۃ کنگہین ان تاویلون کو حضرۃ کہنا تو ملین خوب جانتے ہونگے کہ جھوٹ کہہ رہے ہو خاک حضرۃ تھین کہ ایک دم مین سلفہ ہو گئین مگر اس ڈھٹائی کا کہان ٹھکانا کہ صحیح حدیث بخاری شریف کو بحیلۂ جمع بین الادلہ یون دانستہ بگاڑتے

حالانکہ نہ قصہ واحد نہ لفظ مساعد اور حدیث ابن عمر دربارۂ غیبت شفق مین باوصف
اتحاد قصہ جمع بین الادلہ حرام اور رد احادیث صحاح واجب الالتزام (**لطیفہ ۱**)
اقول جمع تقدیم کی نامندمل جراحت بھرنے کو حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالے
عنہ مین وہ لن ترانیان تھین کہ ظاہر پر حمل واجب ہی جب تک مانع قطعی نہ ہو اب
اپنے داؤن کو ظاہر نص صریح کے یون ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے خیر بحمد اللہ آپ ہی کی
گواہی سے ثابت ہو لیا کہ جمع بین الادلہ کے لیے ایسی رکیک و پوچ و بیچ تاویلات
تک روا ہین تو یہ صاف و نظیف و شائع و لطیف معانی و محامل کہ ہمنے جمعا
بین الادلہ احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالے عنہم مین اختیار کیے ایمین
اپنی چون و چرا کی گلی آپنے خود بند کر لی و للہ الحمد ع عدو شود سبب خیر گر
خدا خواہد طرفہ یہ کہ آپ مستدل ہین اور ہم خصم جب آپکو ایسے لچریات نفع دینگے
ہمین یہ واضحات بدرجہ اولے نافع اور آپکے تمام ہواجس و وساوس کے قاطع
ہونگے **فائدہ عائدہ** سنن مین ایک حدیث اور ہے جس سے ناواقف کو
جمع تاخیر کا وہم ہو سکے فقیر نے کلام فریقین مین اُس سے استناداً یا جواباً اصلا
تعرض نہ دیکھا ملاجی بہت دور دور کے چکر لگا آئے جہان کچھ بھی لگتی پائی بلکہ نہ
لگے لگاؤ بھی جمع کر لائے سنن کچھ دور نہ تھین اُس کے آس پاس گھوما کیے مگر
اُس سے دہنے بائین کتراتے اسی سے اُسکا نہایت نامفیدی مین ہونا ظاہر مگر
شاید اب کسی نئے متوہم یا خود حضرت ہی کو تازہ وہم جاگے لہذا اُس سے تعرض
کردینا مناسب فقی سنن ابی داؤد **حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن**
محمد الجاری وفی سنن النسائی اخبرنا المؤمل بن اہاب قال حدثنی

یحیی بن محمد بن الجاری وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبد الرحمن ثنا
نعیم بن حماد قالا نا عبد العزیز بن محمد (زاد نعیم) الدراوردی عن مالک
عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غابت له الشمس بمکة
فجمع بینهما بسرف (زاد نعیم) یعنی الصلاتین ولفظ المؤمل غابت الشمس
ورسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بمکة فجمع بین الصلاتین بسرف قال ابو داود
حدثنا محمد بن هشام جار احمد بن حنبل نا جعفر بن عون عن هشام
بن سعد قال بینهما عشرة امیال یعنی بین مکة وسرف یعنی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مکہ معظمہ مین آفتاب ڈوبا پس مغرب وعشا موضع سرف
مین جمع فرمائین ابو داود نے ہشام بن سعد سے (کہ ملاجی کے حسابون رافضی مجروح
مردود الروایہ متروک الحدیث ہے تقریب مین کہا صدوق له اوهام ورمی
بالتشیع) نقل کی کہ مکہ و سرف مین دس میل کا فاصلہ ہے **اقول** وباللہ
التوفیق اصول حدیث و نیز اصول محدثہ ملاجی پر یہ حدیث ہرگز قابل حجیت نہین
اصول حدیث پر اُسکی سند ضعیف اور اصول ملائیہ پر تو ضعف در ضعف در ضعف
کیا جانیے کتنے ضعفون کی طومار اور نری مردود و متروک ہے اولا دو
طریق پیشین مین یحیی بن محمد جاری ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ
امام بخاری نے فرمایا یتکلمون فیه ائمہ محدثین اُسپر طعن کرتے ہین) میزان مین یہی
حدیث اُسکے ترجمہ مین داخل کی اور کتب ضعفا مین زیر ترجمہ ضعفا اُنکی منکر
حدیثین ذکر کرتے ہین اور اسکے ساتھ طریق دوم مین مؤمل بن اہاب ہے تقریب
مین کہا صدوق له اوهام طریق ثالث مین نعیم بن حماد ہے یہ اگرچہ فقیہ و

حاشیہ: عن الدراوردی عن مالک ۱۲ منه — ای عند الطحاوی وبعض عند ابی داود

فرائض وان تھا مگر حدیثین حالت مین پیچھے سے بھی بدتر ہے تقریب مین کہا صدوق یخطی کثیرا یہان تک کہ ابو الفتح ازدی نے کہا حدیثین اپنے جی سے گڑھتا اور امام ابو حنیفہ کے مطاعن مین جھوٹی حکایتین وضع کرتا تھا یہ اگرچہ مجازفات ازدی سے ہو مگر ذہبی نے طبقات الحفاظ و میزان الاعتدال دونون مین اوسکے حق مین قول اخیر یہ قرار دیا کہ وہ باوصف امامت منکر الحدیث ہی قابل احتجاج نہین جامع صحیح مین اسکی روایت مقرون ہے نہ بطور حجیت امام جلال الدین سیوطی لآلی مین اسکی حدیث اذا اراد اللہ ان ینزل الی السماء الدنیا نزل عن عرشہ بذاتہ ذکر کرکے فرماتے ہین ۱ تعبنا نعیم بن حماد من کثرۃ ما یأتی بھذہ الطامات وکم ندرأ عنہ وعن الطرطوسی الراوی عنہ۔ فلا ادری البلاء فی الحدیث منہ او من شیخہ نعیم ۱ ھ ملخصا یعنے نعیم بن حماد اس کثرت سے یہ طامات روایتین لاتا ہو کہ ہم تھک گئے کہان تک اوسکا اور اسکے شاگرد طرطوسی کا بچاؤ کرین مجھے نہین معلوم کہ اس حدیث مین بلا اسیطرف سے اوٹھی یا اوسکے استاد نعیم سے **ثانیا** پھر ان سب طرق مین عبد العزیز بن محمد دراوردی ہے تقریب مین کہا صدوق کان یحدث من کتب غیرہ فیخطئ تو ہر طریق مین دو راوی صدوق و یخطئ ہوئے خصوصاً ثالث مین تو ایک کثیر الخطا اور ثانی مین تیسرا صدوق لہا وہام اور ملاجی کے اصول پر ایسے رواۃ کی حدیثین مردود و متروک و واہیات ہین۔ **ثالثا** مدار حدیث ابو الزبیر عن جابر پر ہے ابو الزبیر کی نسبت خود ملاجی کہہ گئے کہ وہ فقط صدوق ہے اور اسکے ساتھ مدلس قال فی التقریب صدوق الا انہ یدلس اور یہان ان[1] سے راوی لیث بن سعد نہین اور روایت مین

سلہ قید بھذا لان الراوی عنہ اذا کان اللیث لا یضر تدلیسہ من تدلیسہ کما افادہ فی فتح المغیث وغیرہ فلیحفظ فانھا فائدۃ نفیسۃ قد ... فی ذلک ... ۱۲ منہ سلمہ ربہ

عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس اصول محدثین پر مقبول رابعاً میلونکی گنتی حدیث میں نہین نہ زید و عمرو کی ایسی حکایات پر وہ اعتماد ضرور جسکے سبب توقیت صلاۃ کا حکم معروف و مشہور ثابت بالقرآن العظیم والاحادیث الصحاح چھوڑ دیا جائے خصوصاً ہمارے نزدیک تو یہ دس میل بتانا بوالارافضی متروک ہے زمینون کا ناپنا میلونکا گننا ان حملہ و رواۃ کا کام نہ تھا بلکہ سرے سے ان اعصار و امصار مین اس طریقہ کا اصلا نام نہ تھا یونہی ہر شخص اپنے تخمینہ سے یا کسی اور کی سنی سنائی بتا دیتا و لہذا شمار مین اسقدر شدت سے اختلاف پڑتا ہے کہ ان گنتیون سے امان اٹھا تی دیتا ہے ذو الحلیفہ کہ مکہ معظمہ کے راستے پر مدینہ طیبہ کے قریب ایک مشہور و معروف مقام ہے اُسکے اختلاف دیکھیے امام اجل رافعی احد شیخین مذہب شافعی اور اُن سے پہلے امام ابو المحاسن عبد الواحد بن اسمعیل بن احمد شافعی معاصر امام غزالی اور اُنسے بھی پہلے امام ابو النصر عبد السید بن محمد شافعی نے فرمایا مدینہ سے ایک میل ہے امام قسطلانی شافعی نے فرمایا یہ وہم ہے بشہادت مشاہدہ مردود بعض نے کہا دو ایک میل امام عینی نے فرمایا چار میل امام حجۃ الاسلام شافعی نے فرمایا چھ میل ہے اسیطرح امام مجد شافعی نے قاموس مین کہا امام اجل ابو زکریا نووی شافعی نے فرمایا یہی صحیح ہے بعض علما نے کہا سات میل امام جمال اسنوی شافعی نے فرمایا حق یہ کہ تین میل ہے یا کچھ قدرے قلیل زیادہ ہو مشاہدہ اسپر گواہ ہے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین ہے بعدہ من المدینۃ میل کما عند الرافعی وکذا فی البسیط انھا علی ستۃ امیال وصحح فی المجموع وھو الذی قال فی القاموس وقیل سبعۃ وفی المھمات للصواب المعروف

بالمشاهدة انها علی ثلثة امیال او تزید قلیلا اسیمین ہے وقول من قال

کابن الصباغ فی الشامل والرویانی فی البحر انه علی ستة من المدینة وہم یردہ

الحس عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے من المدینة علی اربعة میال

ومن مکة علی مائتی میل غیر میلین وقیل بینہما وبین المدینة میل او میلان

دیکھیے ایسے معروف مقام میں کہ شارع نے اسے اہل مدینہ طیبہ کے لیے میقات

احرام مقرر فرمایا ایسے اجلہ ائمہ میں ایسے شدید اختلاف ہیں جنھیں ترازوے تخمینہ کی

جھونک کیسطرح نہیں سہار سکتے ایک دو تین چار چھ سات میل تک اقوال مختلف

پھر تصحیحوں میں بھی دونا دونکا تفاوت ایک فرماتے چھ میل صحیح ہے دوسری

فرماتے تین میل حق ہے موطاے امام مالک میں بسند صحیح علی شرط الشیخین ہے عن یحیی

بن سعید انه قال لسالم بن عبد الله ما اشد ما رأیت اباک اخر المغرب

فی السفر فقال سالم غربت الشمس ونحن بذات الجیش فصلے المغرب بالعقیق

یعنی یحیی بن سعید انصاری نے امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم

سے پوچھا آپنے اپنے والد ماجد کو سفر میں مغرب کی تاخیر زیادہ سے زیادہ کسقدر

کرتے دیکھا فرمایا ذات الجیش میں ہمیں سورج ڈوبا اور مغرب عقیق میں پڑھی (آب

رواہ موطا لامذہ امام مالک میں ان دونوں مقاموں کے فاصلہ میں اختلاف پڑا

یحییکی روایت میں ہے دو میل یا کچھ زائد عبد اللہ بن وہب نے کہا چھ میل [illegible]

وضاح اندلسی تلمیذ التلمیذ امام مالک نے کہا سات میل عبد الرحمن بن قاسم نے

کہا دس میل علامہ زرقانی نے جزم کیا کہ بارہ میل شرح موطا میں [illegible]

اثنا عشر میلا وقال ابن وضاح سبعة امیال وقال [illegible]

وقال القعنبی ذات الجیش علی برید من المدینۃ وقال ابی فی فتحہ وابن یحیی وبینہما میلان او اکثر قلیلا وفی روایۃ ابن القاسم عشرۃ امیال

ان اختلافات کو خیال کیجیے کہاں دو میل کہاں بارہ میل **خامسا** یہ واقعہ عین ہے اور وقائع عین میں ہر گونہ احتمالات سرعت سیر کے لیے کوئی حد محدود نہیں کہ اس سے زائد نا منصور ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا سہ منزلہ کرنا اوپر گزرا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے اصبح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بملل ثم راح وتعشی بسرف سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ملل میں صبح ہوئی پھر تشریف لیچلے اور شام کا کھانا سرف میں تناول فرمایا فصل اول میں گزر چکا کہ ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے اور یہیں کلام امام بدر محمود عینی سے منقول ہوا کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے دو کم دو سو میل ہے ایک سترہ وہ اور دس میل سرف کے نکال لیجیے تو ایکدن میں اکسو اکہتر میل راہ طی ہوئی پھر غروب شمس سے لیتے قرب عشا تک کہ ہنوز بقدر تین رکعت پڑھ لینے کے مغرب کا وقت باقی ہو دس میل قطع ہو جانا کیا جائے عجب ہے خصوصا او اخر جوزا و اوائل سرطان میں کہ ان دنوں حوالی مکہ معظمہ میں وقت مغرب کما بیش ڈیڑھ گھنٹا ہوتا ہے اعتبار نہ آئے تو آزما دیکھیے کہ عمدہ گھوڑے تیز تاتے ڈیڑھ چھوڑ ایک گھنٹے میں دس میل بلکہ زائد قطع کر لینگے حدیث موطا میں کہ ابھی مذکور ہوئی جزم علامہ زرقانی اور نیز روایت ابن القاسم تلمیذ امام مالک پر اسکی نظیر یہیں پیش نظر اور نیز ثابت ہو چکا کہ سالم قائل جمع نہیں وہ تصریحا فرما چکے کہ ان کے والد ماجد رضی اللہ تعالی عنہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ فرمائی تو لاجرم غروب آفتاب کے بعد دس بارہ

میل چلے اور مغرب وقتین پڑھی و لہذا ابو الولید باجی مالکی نے اس حدیث کی شرح مین کہا اراد ان یعرف اخر وقتہا المختار یحیے بن سعید انصاری کا اس سوال سے یہ ارادہ تھا کہ مغرب کا آخر وقت مختار معلوم کرین منتقی مین وحمل ذلک علی المعروف من سیر من جد خروج وقت پر پڑھنا ہوتا تو کوشش سیر پر حمل کی کیا حاجت تھی بالجملہ حدیث برتقدیر صحت بھی اصلا جمع حقیقی کی مفید نہ جمع صوری سے جدا و بعید و الحمد للہ العلی المجید الحمد للہ کلام اپنے ذروۂ اقصے کو پہنچا اور جمع تقدیم و تاخیر دونون مین طاجی کا ہاتھ بالکل خالی رہگیا ایک حدیث سے بھی جمع حقیقی اصلا ثابت نہو سکی و للہ الحجۃ السامیہ امید کرتا ہون کہ اس فصل بلکہ تمام رسالہ مین ایسا کلام شافی و متین و کافی و مبین برکات قدسیہ روح زکیہ طیبہ علیہ امام الائمہ مالک لازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم و اقدم رضی اللہ تعالی عنہ سے حصہ خاصہ فقیر مہین ہو و الحمد للہ رب العلمین

فصل چہارم نصوص نفی جمع و ہدایت التزام اوقات مین

یہ نصوص دو قسم ہین اول عامہ جنمین تعیین اوقات کا بیان یا انکی محافظت کی ترغیب یا انکی مخالفت سے ترہیب ہے جنسے ثابت ہو کہ ہر نماز کے لیے شرع مطہر نے جدا وقت مقرر فرمایا ہے کہ نہ اُس سے پہلے ہو سکے نہ اُسے کھو کر دوسرے وقت پر اُٹھا رکھی جائے بلکہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہونی چاہیے دوم خاصہ جنمین بالخصوص جمع بین الصلاتین کی نفی ہے (قسم اول نصوص عامہ) (الآیات)

رب العزۃ تبارک و تعالے نے محافظت و التزام اوقات کا حکم سات سورتون مین نازل فرمایا بقرہ نساء انعام مریم مومنون معارج ماعون آیت اول ربنا

غرض قال ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا ۰ بیشک نماز مسلمانون پر فرض ہے وقت باندھا ہوا کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت بعد تاخیر روا بلکہ فرض ہے کہ ہر نماز اپنے وقت پر ادا ہو تین بیان معنی آیت مین کلام علمائے کرام لاؤن اس سے بہتر یہی ہیکہ خود ملاجی کی شہادت دلاؤن مسئلہ وقت ظہر مین ایک مثل تک تمامی وقت بتانے کے لیے فرماتے ہین

کہا اللہ تعالیٰ نے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا یعنی ہر نماز کا

وقت علیحدہ علیحدہ ہے تفسیر مظہری مین ہے قولہ تعالیٰ کتبا موقوتا یقتضی

الکون لکل صلاۃ وقتا علیحدۃ تو مقتضا آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت

مین دوسری نماز ادا نہین ہوسکتی ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ۔

آیت ۲ قال مولانا جل وعلا حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا لله قانتین ۰ محافظت کرو سب نمازون اور خاص بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے) محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر ہونے پائے بیچ والی نماز نماز عصر ہے اُسوقت لوگ بازار وغیرہ کے کامونمین زیادہ مصروف ہوتے ہین اور وقت بھی تھوڑا ہے اسیلیے اُسکی خاص تاکید فرمائی بیضاوی شریف علامہ ناصر الدین شافعی مین ہے حافظوا علی الصلوٰت بالاداء لوقتہا والمداومۃ علیہا مدارک شریف مین ہے حافظوا علی الصلوٰت داوموا علیہا لمواقیتہا ارشاد العقل السلیم مین ہے حافظوا علی الصلوٰت ای داوموا علی ادائہا لاوقاتہا من غیر اخلال بشئ منہا آیت ۳ قال العلی الاعلیٰ تبارک وتعالیٰ والذین ہم علی صلاتہم یحافظون ۰ اولئک

ھذا الوضع فیہ بلبل العلماء الاشئ سرہ عن ابی حنیفۃ والشعری وعن بعض التابعین اجمع العلماء علی خلافہ والوجہ لاٰنالا یعنی رونیہ والیہم غیرہم وعلیہ عن ابی یوسف خلافہ علیہم لجماعۃ فضیلۃ اتفاقا صحیحا ازہر عن القاری ۱۲ منہ

ھم الوارثون ۝ الذین یرثون الفردوس ھم فیہا خالدون ۝ اور وہ لوگ جو
اپنی نماز کی نگاہداشت کرتے ہین کہ اسے وقت سے بیوقت نہین ہونے دیتے
وہی سچے وارث ہین کہ جنت کی وراثت پائینگے وہ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہین
معالم شریف امام بغوی شافعی مین ہے یحافظون یداومون علی حفظہا و
یراعون اوقاتہا کرر ذکر الصلوٰۃ لیتبین ان المحافظۃ علیہا واجبۃ
آیت ۴ قال المولی الاجل عزوجل والذین ھم علی صلاتہم یحافظون
اولئک فی جنٰت مکرمون ۝ اور وہ لوگ کہ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین
ہر نماز اسکے وقت مین ادا کرتے ہین وہ جنتون مین عزت کیے جائینگے جلالین شریف
امام جلال الملۃ والدین شافعی مین ہے یحافظون بادائہا فی اوقاتہا تفسیر
نسفی شریف مین ہے المحافظۃ علیہا ان لا تضیع عن مواقیتہا آیت ۵
قال المولی تقدس وتعالی والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وھم
علی صلاتہم یحافظون ۝ اور جنھین آخرت پر یقین ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہین
اور وہ اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین کہ وقت سے باہر نہ ہو جائین تفسیر
کبیر مین ہے المراد بالمحافظۃ التعھد لشروطہا من وقت وطہارۃ وغیرہما
والقیام علی ارکانہا واتمامہا حتی یکون ذلک دابہ فی کل وقت محافظت وقت
کے یہ معنی جو ہم نے علمائے حنفیہ کے سوا ہر آیت مین علمائے شافعیہ سے نقل کیے
کہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہو خود احادیث مین ارشاد ہوئے جنکا ذکر عنقریب
آتا ہے انشاء اللہ تعالی آیت ۶ قال رب العلی عزوعلا فخلف من بعدھم
خلف اضاعوا الصلوٰۃ پھر آئے اُن کے بعد وہ برے پس ماندے جنھون نے نمازین

[illegible]

ضائع کین) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین اخروھا عن مواقیتہا وصلوھا لغیر وقتہا یہ لوگ جنکی مذمت اس آیۂ کریمہ مین فرمائی گئی وہ ہین جو نمازونکو اُنکے وقت سے ہٹاتے اور غیر وقت پر پڑھتے ہین ذکرہ الامام البدر فی عمدۃ القاری باب تضییع الصلوات عن وقتہا والامام البغوی فی المعالم افضل تابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین ھو ان لا یصلے الظہر حتی انی العصر نماز کا ضائع کرنا یہ ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا ذکرہ محی السنہ تفسیر انوار التنزیل مین ہے اضاعوا الصلوۃ ترکوھا او اخروھا عن وقتہا **آیت ۷**

قال سبحنہ اعظم شانہ فویل للمصلین ○ الذین ھم عن صلاتہم ساھون ○ خرابی ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازون سے غافل ہین کہ وقت نکال کر پڑھتے ہین تفسیر جلالین مین ہے ساھون غافلون یؤخرونہا عن وقتہا تفسیر مفاتیح الغیب مین ہے ساھون یفید انہ اخراجہا عن الوقت وکون الانسان غافلا فیہا اس آیہ کریمہ کی یہ تفسیر خود حدیث مین وارد ہوئی کما سیاتی انشاء اللہ تعالی (**الاحادیث**) **اقول** وباللہ التوفیق ملاجی نے تو جھوٹ ہی کہدیا تھا کہ احادیث جمع چودہ صحابیون سے مروی ہین جنھین خود بھی نہ گنا سکے بلکہ صراحۃً تسلیم کر گئے کہ انمین اکثر کی روایات اُنکو کچھ مفید نہین صرف چار مفید سمجھین جنکا حال بتوفیقہ تعالی واضح ہو گیا کہ اصلاً انھین مفید نہ سمجھین ایک فقیر غفر اللہ تعالے لہ کہتا ہے کہ اس مبحث مین ہماری مفید حدیثین جو اسوقت نظر مین جلوہ فرما ہین چالیس سے زائد ہین کہ تیئیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالے

عنہم سے مروی ہوئین عمر فاروق علی مرتضے سعد بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن عمرو جابر بن عبد اللہ ابوذر غفاری ابو قتادہ
انصاری ابو درداء ابو سعید خدری ابو مسعود بدری بشیر بن عقبہ بن عمرو مدنی ابو موسے
اشعری بریدہ اسلمی عبادہ بن صامت کعب بن عجرہ فضالہ زہرانی حنظلہ بن الربیع
انس بن مالک ابو ہریرہ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالی علے
بعلہا وابیہا وعلیہا وعلیہم اجمعین وبارک وسلم انمین سات حدیثین ورہ مولی المسلمین
ومحبوبہ سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم وسلم کی روایتین تو جمع صور ہی مین
گزرین باقی اکیس صحابہ سے چھتیس حدیثین بتوفیقہ تعالی یہان بینیے ملاحی کیطرح
اگر مجملات کو بھی شامل کر لیجیے اور واقعی ہین اسکا استغراق بر وجہ حق وصحیح حاصل
تو معاذ بن جبل واسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم کو ملا کر عدد صحابہ پچیس اور احادیث
مجملہ شامل کر کے شمار احادیث پچاس سے زائد ہوگا خیر یہان جو حدیثین ہین انمین بھی
وہ چند نوع ہین۔ **نوع اول** احادیث محافظت وقت اداء اسکی ترغیب اور
اسکے ترک سے ترہیب **حدیث ۱** امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعھن وسجودھن ومواقیتھن
وعلم انھن حق من عند اللہ دخل الجنۃ او قال وجبت لہ الجنۃ او قال حرم علی النار
یعنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچون
نمازون کی ان کے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ
اللہ جل وعلا کی طرف سے ہین جنت مین جائے یا فرمایا جنت اسکے لیے واجب

ہو جائے یا فرمایا دوزخ پر حرام ہو جائے **حدیث ۲** ابو داود سنن اور طبرانی
میں بسند جید ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات
الخمس علی وضوئهن ورکوعهن وسجودهن ومواقیتهن الحدیث پانچ چیزیں ہیں
کہ جو انھیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں جائیگا جو پنجگانہ نماز کی ان کے وضو ان کے
رکوع انکے سجود ان کے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ وحج وزکوۃ وغسل جنابت
بجالائے **حدیث ۳** امام مالک و ابو داود و نسائی و ابن حبان اپنی صحاح میں
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہیں خمس صلوات افترضهن الله تعالی من احسن وضوءهن وصلاهن
لوقتهن واتم رکوعهن وخشوعهن کان له علی الله عهد ان یغفر له ومن لم یفعل
فلیس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه پانچ نمازیں اللہ تعالی نے
فرض کی ہیں جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انھیں ان کے وقت پر پڑھے اور
انکا رکوع وخشوع پورا کرے اسکے لیے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے اور
جو ایسا نہ کرے تو اسکے لیے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے
هذا لفظ ابی داود **حدیث ۴** ابو داود بطریق ابن الاعرابی میں حضرت قتادہ
بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعهدت
عندی عهدا انه من جاء یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته الجنة ومن لم
یحافظ علیهن فلا عهد له عندی میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں

اور اپنے پاس عہد مقرر کر لیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا آئیگا اُسے جنت
مین داخل کرونگا اور جو محافظت نہ کریگا اُسکے لیے میرے پاس کچھ عہد نہین
حدیث ۵ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہین وہ ارشاد
کرتا ہے من صلی الصلوٰۃ لوقتها فاقام حدها کان له علی عهد ادخله الجنة ومن لم
یصل الصلوٰۃ لوقتها ولم یقم حدها لم یکن له عندی عهد ان شئت
ادخلته النار وان شئت ادخلته الجنة جو نماز اُسکے وقتین ٹھیک ٹھیک
ادا کرے اُسکے لیے مجھپر عہد ہے کہ اُسے جنت مین داخل فرماؤن اور جو وقت مین
نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اُسکے لیے میرے پاس کوئی عہد نہین چاہون
اُسے دوزخ مین لیجاؤن اور چاہون تو جنت مین حدیث ۶ طبرانی بسند
صالح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایکدن حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمھارا
رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب
کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا تمھارا رب جل وعلا فرماتا ہے
وعزتی وجلالی لا یصلیها احد لوقتها الا ادخلته [illegible]
لغیر وقتها ان شئت رحمته وان شئت عذبته [illegible]
کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھیگا اُسے جنت مین داخل فرماؤنگا [illegible]
غیر وقتین پڑھیگا چاہون اُسپر رحم کرون چاہون عذاب [illegible]

اوسط میں انس بن مالک رضی الل[illegible]

علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلے الص[illegible]

لہا قیامہا وخشوعہا ور[illegible] وہی بیضا[illegible]

حفظک اللہ کما حفظتنی [illegible] ولم یسبغ لہا وضو[illegible]

ولم یتم خشوعہا ولا رکوعہا [illegible] سجودہا خرجت وہی سوداء مظلمة

تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف

الثوب الخلق ثم ضرب بہا وجہہ جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے

اُنکا وضو و قیام و خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی

نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جسطرح تو نے میری حفاظت کی اور جو غیر وقت

پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر

یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جسطرح تو نے مجھے ضائع کیا یہانتک کہ جب

اُس مقام پر پہنچے جہانتک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کیطرح لپیٹ کر

اُسکے موںھ پر ماری جائے (والعیاذ باللہ رب العلمین) **حدیث ۸** ابوداود

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ علی الصلوات الخمس مجھے حضور

اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے اُنمیں یہ بھی تعلیم فرمایا

کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر **حدیث ۹** بخاری مسلم ترمذی [illegible]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی قال سالت رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلوۃ علی وقتہا

مین نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب مین زیادہ کیا عمل
اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اوسکے وقت پر ادا کرنا حدیث ۱۰ بیہقی شعب الایمان
مین بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شیء احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلوٰۃ
لوقتها ومن ترك الصلاة فلا دین له والصلاة عماد الدین ایک شخص نے
خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ اسلام مین سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی
جس نے نماز چھوڑی اوسکے لیے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے حدیث ۱۱
طبرانی معجم اوسط مین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ثلث من حفظهن فهو ولی حقا ومن ضیعهن فهو
عدو حقا الصلاة والصیام والجنابة تین چیزین ہین کہ جو اونکی حفاظت
کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انھین ضائع کرے وہ پکا دشمن نماز اور روزے
اور غسل جنابت حدیث ۱۲ امام مالک موطا مین نافع سے راوی ان عمر
بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی عماله ان اهم امرکم عندی الصلاة فمن
حفظها وحافظ علیها حفظ دینه ومن ضیعها فهو لما سواها اضیع الحدیث
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملون کو فرمان بھیجے کہ تمھارے
تمام کامون مین مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اُسے حفظ اور اُسپر محافظت کرے اوسنے
اپنے دین کی حفاظت کرلی اور جسنے اُسے ضائع کیا وہ اور کامون کو زیادہ تر
ضائع کریگا نوع آخر حدیث امامت جبریل علیہ الصلاۃ والسلام جسمین انھون نے

ہر نماز کے لیے جدا وقت معین کیا **حدیث ۳** بخاری و مسلم صحاح امام
مالک و امام ابن ابی ذئب موطا اور ابو محمد عبد اللہ دارمی مسند مین حضرت ابو مسعود
انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بھذا
امرت اسیکا حضور کو حکم دیا گیا ہے ابن ابی ذئب کے لفظ یون ہین عن ابن
شھاب انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابی مسعود
الانصاری ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلوۃ فدخل علیہ ابو مسعود فقال
ان جبریل نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی وصلی وصلی وصلی
ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال ھکذا امرت یعنے جبریل امین
نے دونون روز امامت سے تعیین اوقات کر کے عرض کی ایسا ہی حضور کو حکم
ہے مسند امام ابن راہویہ مین مطول مفصل ہے فی آخرہ ثم قال جبریل ما بین ھذین
وقت صلاۃ پھر جبریل نے عرض کی ان دونون کے درمیان وقت نماز ہے۔
حدیث ۴ دارقطنی و طبرانی و ابو عمر بن عبد البر ابو مسعود و بشیر بن ابی مسعود
دونون صحابیون رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی جبریل نے عرض کی ما بین ھذین
وقت یعنی امس والیوم کل اور آج کے وقتون کے درمیان ہر نماز کا وقت ہے
حدیث ۵ ابو داود ترمذی شافعی طحاوی ابن حبان حاکم حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی الوقت ما بین
ھذین الوقتین وقت وہ ہے جو ان دونون وقتون کے درمیان ہے **حدیث ۶**
نسائی طحاوی حاکم و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے عرض کی الصلاۃ ما بین صلاتک امس

وصلاتك اليوم نماز دیر وزہ وامروزہ کے بیچمین نماز ہے بزار کے یہان ہے ثم
قال ما بین ھذین وقت ان دو کے اندر وقت ہے حدیث ۱۷ نسائی
واحمد واسحق وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہما سے راوی
جبریل نے گزارش کی ما بین ھاتین الصلاتین وقت ان دو نمازون کے
اندر وقت ہے حدیث ۱۸ طحاوی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے گزارش کی الصلاۃ
فیما بین ھذین الوقتین نماز ان دو وقتون کے درمیان ہے (نوع آخر)
حدیث سائل جسے حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے امامتین فرماکر ہر نماز
کا اول و آخر وقت بتایا حدیث ۱۹ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی حضرت
بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
وقت صلاتکم بین ما رأیتم تمھاری نماز کا وقت اسکے درمیان ہے جو تمنے
دیکھا مسلم کے دوسرے طریق مین ہے ما بین ما رأیت وقت اے سائل
جو تونے دیکھا اسکے اندر وقت ہے ترمذی کے یہان یون ہے مواقیت
الصلاۃ کما بین ھذین نمازون کے وقت ایسے ہین جیسے ان دو کے
درمیان حدیث ۲۰ مسلم ابی داود نسائی ابن ابی طحاوی حضرت ابو موسے
اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے
فرمایا الوقت بین ھذین وقت ان دو کے درمیان ہے حدیث ۲۱
طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ جیسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما سے اور امام عیسے بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان

رجلا أتى النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا ما بین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کل جن دو وقتوں پر مین نے نماز پڑھی
ان کے اندر اندر سب وقت ہے و لفظ الجح ثم قال ما بینھما وقت ان دو کے
درمیان وقت ہے حدیث ۲۲ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور انور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین
ھذین وقت ان دو کے درمیان وقت ہے وفیہ الاقتصار علی
ذکر الفجر فکانہ مختصر قلت فقد رواہ الدارقطنی فی سننہ من حدیث
قتادۃ عن انس مطولا واللہ تعالی اعلم (نوع آخر) حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی پیشین گوئی کہ کچھ لوگ وقت گزار کر نماز پڑھینگے تم انکا اتباع
نہ کرنا اسے مطلق فرمایا کچھ سفر و حضر کی تخصیص ارشاد نہوئی حدیث ۲۳ مسلم
ابوداود ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وضرب فخذی کیف انت
اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تامرنی قال
صل الصلاۃ لوقتھا الحدیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین رہجائیگا
جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کرینگے مین نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے
ہین فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا حدیث ۲۴ احمد ابوداود ابن ماجہ بسند صحیح عبادۃ
بن صامت رضے اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلھم اشیاء عن الصلاۃ لوقتھا

حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلاۃ لوقتہا الحدیث میرے بعد تم پر کچھ حاکم
ہونگے کہ اُنکے کام وقت پر اُنھین نماز سے روکینگے یہانتک کہ وقت نکلجائیگا
تم وقت پر نماز پڑھنا **حدیث ۲۵** ابوداود حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاۃ لغیر میقاتہا
قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلاۃ لمیقاتہا
واجعل صلاتک معہم سبحۃ مجھسے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے فرمایا تم لوگون کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے
مین نے عرض کی یا رسول اللہ جب مین ایسا وقت پاؤن تو حضور مجھے کیا حکم دیتے
ہین فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور اُن کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہوجا

(نوع آخر) ارشاد صریح کہ جب ایک نماز کا وقت آیا دوسری کا وقت
جاتا رہا قضا ہوگئی اور اسکی ممانعت ومذمت **حدیث ۲۶** مسلم وابوداود
ونسائی وعیسی بن ابان حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظہر مالم یحضر العصر و
وقت المغرب مالم یسقط ثور الشفق ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا
وقت نہ آئے اور مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے ھذا مختصر

حدیث ۲۷ ترمذی وطحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش
عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان للصلاۃ اولا و آخرا وان اول وقت صلاۃ الظہر

حین تزول الشمس و اٰخر وقتہا حین یدخل وقت العصر و فیہ ان اول المغرب حین تغرب الشمس و ان اٰخر وقتہا حین یغیب الشفق بیشک نماز کے لیے اول و آخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلنے سے اور ختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتدا وقت مغرب کی سورج چھپنے سے اور بیشک انتہا اسکی وقت کی شفق ڈوبنے **حدیث ۲۸** مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و طحاوی و ابن حبان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان تؤخر صلاۃ حتی یدخل وقت صلاۃ اخری سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے) یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی حین فاتتہم صلاۃ الصبح لیلۃ التعریس وھو عند ابی داؤد و ابن ماجۃ من دون قولہ ان تؤخر یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہانتک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر و گناہ ہے **حدیث ۲۹** بزار و محی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین ھم عن صلاتہم ساھون ۝ قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتہا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنھیں اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے خرابی ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں ارشاد فرمایا

وہ لوگ جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا کر پڑھین) بغوی کی روایت یون ہے
اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی (فساق بسندہ) عن مصعب
بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے مین سوال فرمایا اس سے مراد وقت کھونا
ہے حدیث ۳۰ امام ابن ابان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی قال وقت الظھر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت
المغرب الی العشاء والعشاء الی الفجر ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت
مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا کا فجر تک حدیث ۳۱ امام طحاوی شرح
معانی الآثار مین راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا التفریط
فی الصلاۃ تو نماز مین تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخرحتی یجئ وقت الاخری یہ کہ
تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہانتک کہ دوسری کا وقت آجائے حدیث ۳۲
نیز اسیمین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال لا تفوت
صلاۃ حتی یجئ وقت الاخرے نماز فوت نہین ہوتی جب تک دوسری کا وقت
نہ آجائے یعنے جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہوگئی تنبیہ ان آیات
واحادیث سے جواب مین قائلین جمع کی غایت سعی ادعائے تخصیص ہے جسے ملاجی نے
کئی ورق کی طولانی تقریر مین بہت ہی چمک کر بیان کیا جسکا حاصل یہ کہ آیات
متکاثرہ واحادیث متواترہ ہر نماز کے لیے جدا وقت بتا رہی ہین محافظت وقت کی
نہایت تاکید شدید فرما رہی ہین وقت ضائع کرنے کو گناہ عظیم وموجب عذا

الیہ ٹھہرا رہی ہین مگر ہمین سفر وغیرہ حالات مین ظہر وعصر و مغرب وعشا مین
پابندی وقت کچھ ضرور نہین چاہین وقت سے پہلے پڑھ لین جاہین وقت گذر
پڑھین اصلا محذور نہین بلکہ دو چار روایتین ہمارے خیال کے مطابق قرآن عظیم
و احادیث متواترہ کے مخالف آگئین وہ ہمین بیقیدی بتا گئی ہین یہان ملا جی نے
بہت کچھ ابحاث اصول کو خرچ کیا ہے جسکا جواب ایسا ہی عریض وطویل دیا گیا ہے
وانا اقول ثبت العرش ثم النقش ارشادات صریحہ قرآن عظیم و احادیث
متواترہ کے مقابل ایسا ہی سامان جمع کر لیا ہوتا تو ان کے مقابلہ کا نام لینا تھا
سبحٰن اللہ چند محتمل روایات جنمین روایۃ درایۃ سو احتمالات نہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے انکے ثبوت ہی پر یقین نہ بعد تسلیم ثبوت خواہی نخواہی معنی جمع حقیقی
کی تعیین احتمالی باتو نپر خدا اور رسول کے صریح احکام کیونکر اٹھا دیے جائین ایسے
حکمون کے مقابلہ کو انھین کے پایہ کا جلی واضح ثبوت درکار تھا نہ یہ کہ بزور زبان
اپنے دامن کہدیجیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہیں تھا مین لکھدیجیے احادیث
صحاح جو جمع پر قطعا و یقینا دلالت کرتی ہین اور بس آپکے فرمانے سے وہ نصوص
قاطعہ یقینیہ مفسرہ ہوگئین ملا جی بس اسی ایک نکتہ پر بحث کا فیصلہ ہے ان روایات
کا اثبات جمع حقیقی تقدیم وتاخیر مین نص قطعی یقینی مفسر ناقابل تاویل ہونا ثابت کر دیجیے
یہ قرآن عظیم و احادیث متواترہ کے مقابل نری زبان زوریون سے کام نکالنے کا
اقرار کیجیے مین صرف نصوص قرآن و حدیث کا نام لیتا ہون ایحضرت نمازون کی توقیت
اُن کے لیے اوقات کی تعیین تو ضروریات دین سے ہے اور ہمارا آپکا تمام امت مرحومہ
کا اجماع قائم کہ وقت سے پہلے نماز باطل اور عمدًا قضا کر دینا وقت کھو دینا حرام تو اکبر

ظنیت وقطعیت عمومات کی بحث سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ اس فعل جمع کا جو حاصل ہو
یعنی نماز پیش از وقت یا تفویت وقت اسکی حرمت پر تو ہم اور آپ سب
متفق ہو لیے اب آپ مدعی ہین کہ اس حرام قطعی کی یہ صورت خاص حلال ہے
جیسا وہ حرام قطعی ہے ویسا ہی قطعی ثبوت اسکی حلت کا دیجیے ورنہ یقینی کے
حضور ظنی محتمل کا نام نہ لیجیے خدا کی شان اور نواب جمع تقدیم مین بھی یہی جرأت
کی ادعا کہ تاویل کو دخل نہین احادیث صحاح قطعًا دلالت کرتی ہین حالانکہ مفسر
یقینی ہونا درکنار ابو داود سا امام جلیل الشان تصریح فرماگیا کہ اسکے بارے مین
اصلا کوئی حدیث صحیح بھی نہ ہوئی مگر ان یہ کہیے کہ اپنی زبان اپنا دعوے بے
ثبوت مانگنے والیکا کچھ دینا دھرا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
(**لطیفہ**) ملاجی نے ایک مثل پر انتہائے ظہر کے اثبات مین حدیث
سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ وحدیث امامت جبریل علیہ
الصلاۃ والسلام سے استدلال کیا جنمین تھا کہ پہلے دن کی ظہر حضور اعلی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے سورج ڈھلتے ہی پڑھی اور دوسرے دن کی اسوقت کہ
سایہ ایک مثل کو پہنچ گیا اس تمسک پر اعتراض ہوتا تھا کہ ان حدیثون مین کل کی
عصر بھی تو اسیوقت پڑھنی آئی ہے تو ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہوجانا نہ نکلا بلکہ
بعد مثل ظہر وعصر دونون نمازون مین وقت مشترک ہونا مستفاد ہوا ملاجی اسکے
دفع مین فرماتے ہین روایت نسائی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرت نے پہلے دن
عصر جب پڑھی کہ ایک مثل سایہ آگیا اور دوسرے دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ
ہوچکے یہ معنے نہین کہ کچھ وقت بقدر چار رکعت دونون نمازون مین مشترک

دلیل مرجح باعث اختیار کرنے معنی اول کی یہ ہے کہ روایت کی ہے مسلم نے عبد اللہ
بن عمرو سے ان النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال وقت الظہر الی ان یحضر العصر
اور کہا اللہ تعالی نے ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا
یعنے ہر نماز کا وقت علیحدہ علیحدہ ہے اسیوطے فرمایا آنحضرت صلعم نے انما التفریط
علی من لم یصل حتی یجیٔ وقت الصلوۃ الاخری رواہ مسلم وغیرہ تو مقتضا
احادیث اور اس آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقتین دوسری نماز ادا نہین ہوسکتی پھر اگر
حدیث جابر مین معنے وہ نہ کرین جو ہمنے کیے ہین کہ پڑھ چکے ایک مثل مین بلکہ یہ
کرین کہ پڑھنی شروع کی جب کہ ایک مثل ہوئی تو تعارض ہوگا درمیان ان
احادیث کے جنسے امتیاز اوقات ہر نماز کی معلوم ہوتی ہے اور اس حدیث جابر
مین جس سے اشتراک نکالتے ہین اور وقت تعارض موافقت کرنی چاہیے اور
صورت موافقت کی یہ ہے جو ہمنے بیان کی اور شاہد اسکی حدیث جبریل ہے
معنی اسکے بھی وہی ہین بعینہ اسی دلیل سے جو گزری حدیث نسائی مین اھ
ملخصا الحمد للہ یہ تو آیہ کریمہ اور ہماری حدیثون سے حدیث ۲۶ و ۲۹ کی نسبت
ملاجی کی شہادت ہے کہ مقتضے احادیث و آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقتین
دوسری ادا نہین ہوسکتی مگر مجھے یہان ملاجی کا ظلم ظاہر کرنا ہے فاقول باللہ التوفیق اولا
حدیث جبریل و حدیث سائل مین یہ معنے کہ ملاجی نے شافعیہ کی تقلید جامد سے
سیکھکر جمائے ہر گز نہین جتے حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالی عنہ
مین نسائی کے یہان یون ہے ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین

مصلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ منہ

کان ظل الرجل مثل شخصه فصلی الظهر دوسری روایت مین ہے ثم مکث حتی اذا کان فئ الرجل مثله جاءه للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءه من الغد حین کان فئ الرجل مثله فقال قم یا محمد فصل فصلی الظهر مسند اسحق مین بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالی عنہ یون ہے اتاہ حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا دارقطنی و طبرانی ابو عمر کے یہان بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہما یون ہے جاءہ حین کان ظل کل شئ مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءه الغد حین کان ظل کل شئ مثله فقال صل الظهر فصلی یہ سب حدیثین تصریح صریح ہین کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لیے حاضر اُسوقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اُسوقت نماز پڑھنے کیلیے عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پڑھی اسکے یہ معنے کیونکر ممکن کہ ختم مثل تک نماز سے فارغ ہو لیے تھے۔ حدیث سائل بروایت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ مین ابوداود کے یہان یون ہے امر بلالا فاقام الفجر حین انشق (الی قوله) فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله اسمین تصریح ہے کہ ایک مثل ہونے پر بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے ظہر کی تکبیر کہی تو مثل تک فراغ کیسا ثانیاً آیہ کریمہ تو آپ کے نزدیک عام ہے اور احادیث جبریل و سائل خاص اور آپکے اصول مین عام و خاص متعارض نہین بلکہ عام اُس خاص سے مخصص ہوجائیگا و لہذا خود بھی یہان معارضہ صرف احادیث مین مانا

نہ آیت و حدیث مین پھر اُن حدیثون کے مقابل آیت کا پیش کرنا کیا معنے
کیا آپکے واسطے انکو آیت عام نہین بنتی یا تخصیص حرام ہو جاتی ہے ثالثاً احتمال
مین دفع معارضہ یون بھی ممکن کہ حدیث تفریط مین وقت الصلوٰۃ الاخرے سے اُسکا
وقت خاص مراد لیجیے یعنی نماز قضا جب ہوتی ہے کہ دوسری نماز کا وقت خاص آ جائے
جب تک وقت مشترک باقی ہے قضا نہ ہوئی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو مین ظہر
عصر دونون سے جسین چاہیے وقت خاص لے لیجیے اور دوسری مین وقت مطلق
یعنی ظہر کا وقت خاص وقت عصر آنے تک ہی جب عصر کا وقت آیا ظہر کا خاص وقت
نہ رہا اگرچہ مشترک باقی ہو یا ظہر کا وقت عصر کے وقت خاص آنے تک ہے کہ اُسکے
بعد ظہر کا وقت خاص خواہ مشترک اصلا نہین رہتا تو صورت موافقت آپ ہی
نہ تھی جس سے آپ احتمال اشتراک کو دفع کر سکین ملاجی مدعی بننا آسان ہے مگر
دلیل کے گرانبار عہدون سے سلامت نکلجانا مشکل اب اس صریح ظلم
نا انصافی کو دیکھیے کہ مسئلہ وقت ظہر مین آیت و احادیث توقیت کے عموم
ظواہر پر وہ ایمان کہ نہ آیت صالح تخصیص نہ حدیثین لائق تاویل نہ انکے مقابل صحاح
احادیث قابل قبول بلکہ واجب کہ وہ حدیثین تاویلون کی گردھت سے موڑ
کر لیجائین اگرچہ وہ اُس تاویل سے صاف ابا کرتی ہون اور انہین ہرگز تاویل کی
اگرچہ بے دقت اُسے جگہ دیتی ہون اور جب مسئلہ جمع کی باری آئی فوراً پلٹ
جائے اب آیت و احادیث واجب التخصیص اور اُن کے مقابل نری احتمالی حدیثین
واجب الاعتماد و قطعی التخصیص اور انکے لیے آیات و احادیث کے مطابق صاف
محال مردود و باطل غرض شریعت اپنے گھر کی ہے اجتہاد کی کوٹھری دو ہر